Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

INDIAN INSTITUTE

۷- پیسے نامہ - ۸- کوڑی نامہ ۹- نجارہ نامہ -
۱۰- جوگن نامہ - ۱۱- روٹی نامہ -
بکٹ کہانی - تصنیف مولوی الٰہی بخش بطور بارہ ماسہ
سراپای تصویر غم - نظم و نثر میں سراپا کا بیان ہے
تصنیف اشرف علی تخلص مست -

باغ عاشق قصہ گل و صنوبر مصنفہ پنڈت کنہیا لال -
سکندر نامہ بری و بحری اردو ترجمہ نظم سکندر نامہ نظامی
از خوش فکری مخمور کامل مولوی غلام حیدر گویا موی خلیع بردہ ولی
داستان عبرت افزا -
سراپای پیری -

تذکرہ شعرا

سراپا سخن - شعرای قدیم و جدید اردو کا تذکرہ
ہے مؤلفہ سید محسن علی -
گلستان بیخزان معروف بہ نغمہ عندلیب شعرا کا

تذکرہ بجواب گلشن بیخار مولفہ حکیم قطب الدین دہلوی -
گلدستہ سخن شعرا کا تذکرہ ہے کہ مشاعرہ خاص اس
مطبع میں مرتب ہوا اور اسمین نامی گرامی شعرا کا ذکر و کلام ہے

کتب مجموعات نایاب

عجائب المخلوقات - بالتصویرات واشکال -
ایضًا - بالتصویرات رنگین -
مطلع العلوم و مجمع الفنون مترجمہ منشی زین العابدین
ایضًا - ایضًا - ایضًا -
مطلع العجائب ترجمہ اردو معلومات الآفاق مترجمہ
مولوی مہدی علی خان -
ایضًا - مع رنگ -
اعجاز محمدی - عملیات مرتبہ سیتارام -
نقش سلیمانی - مدونہ خواجہ محمد اشرف علی -
طلسم عجائب - مرتبہ مرزا نادر حسین -
حرز سلیمانی - مولفہ خواجہ اشرف علی -
نافع الخلائق - ہر قسم کے اعمال و ادعیہ اور نقوش
و نیرنجات اقسام اقسام سکو مند کتاب اسم بامسمی ہے
تصنیف و تالیف حاجی محمد زردار خان جاگیردار -
اندرجال نقش و شعبدون کا ذکر ناگری سے اردو
ترجمہ مترجمہ سوامی دیال -
تاثیر الانظار تلخیص و لب لباب طلسم فرنگ تاثیر جذب
مقناطیسی کا بیان ملخصہ سید محمد تقی -
طلسم فرنگ علم مقناطیسی کا بیان مترجمہ پنڈت موتی لال

طلسم روحانی تعبیرات خوابہای مختلف مولفہ مولوی حسین احمد
عجائبات فرنگ حالات انگلستان کیفیت سفر یوسف خان
کمل پوش نامی سیاح ممالک یورپ -
چمنستان بہار اشعار و معما مولفہ منشی رگھبیر نرائن
رسالہ سوال جواب جغرافیہ طبیعی مولفہ شیخ الٰہی بخش مختار -
رسالہ معجزات انسانی - بقاعدہ طاقت مقناطیسی
کا بیان انگریزی سے ترجمہ مترجمہ میر امداد حسین -
رسالہ قیافہ - قیافہ شناسی کے اصول خطوط
دست و پا اور صحب اعضا کے دیکھنے سے سعد و نحس
اور واقعات آیندہ مولفہ منشی دیبی پرشاد -
رسالہ رزم آرا فن سپاہگری کی بابت مین مولفہ خواجہ احمد

کتب علم موسیقی

قانون ستار ستار بجانے کے اصول کی گتین ہر راگ کی
اور ٹپہ ٹھمری خیال دھرپت ہولی وغیرہ کا مذکور مولفہ
سید صفدر حسین خان ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دہلی -
غنچہ راگ عجیب و غریب رسالہ ہے جسمین نغمات شعب اور
مقامات موسیقی اور اوسکے اصول کا بیان ہے مولفہ
نواب نظام الدولہ محمد مردان علیخان رعنا مرحوم -

کتب فسانۂ نظم

الف لیلہ منظوم چار جلد تصنیف مختلف —
۱- جلد - نظم دلکش مرزا اصغر علیخان نسیم دہلوی -
۲- جلد - نتیجہ طبع شگفتہ خوش فکر منشی طوطارام شایان —
۳- جلد " " منہ —
۴- جلد - از منشی شادی لال شاگرد مرزا نسیم دہلوی
مجموعۂ قصص مشمولہ پانچ قصہ مؤلف مختلف —
۱- قصۂ سوداگر بچہ — ۲ — قصۂ ماہی گیر ۳ قصۂ جمجمہ
— ۴ — قصۂ منصور — ۵ — قصۂ شاہ روم —
قصۂ سوداگر بچہ فقط
قصۂ ماہی گیر - فقط
قصۂ جمجمہ — فقط
قصۂ منصور فقط
سنگاسن بتیسی - منظوم منشی رنگین لال —
گلزار ابراہیم - ابراہیم ادہم کا سچا فسانہ مؤلفہ حسن
چشمۂ شیرین فرہاد شیرین کا قصہ —
مخبر نعمت تصنیف منشی جے گوپال ثاقب تخلص
ایجاد رنگین - مختصر مختصر حکایات مصنفہ سعادت یار خان
رنگین دہلوی -
مجموعۂ - چوہے نامہ و بلی نامہ و آفیونی نامہ -
جوگن نامہ مصنفہ میاں باطن اکبر آبادی
قصۂ مقتول جفا معروف باسم تاریخی فسانہ غم
مؤلفہ حافظ محمد امیر الدین —
پدماوت بھاکھا محشی با جل معانی از ملک محمد جائسی
ایضاً بھاکھا سے اردو میں شعر بشعر نظم فرمایا مولوی
قاسم علی بدایونی نے —
ایضاً — از عبرت و عشرت —
مجموعۂ قصۂ قاضی جونپور — و قصۂ سکندر و قصۂ حفاظت شیطانی
و قصۂ چار لوکون کا — دل لگی کا قصۂ عقل و حمق کا مقابلہ
مؤلفہ مولوی الطاف —

مثنوی گلزار نسیم - قصۂ ازبکاولی منظوم از
دیا شنکر نسیم لکھنوی —
فسانۂ عجائب مؤلفہ منشی بھولا ناتھ فراغ تخلص —
نل دمن راجہ نل اور دمن کا فسانہ منظوم —
ہدیۂ انتظار - از مولوی ممتاز علی سندیلوی —
ایضاً ایضاً
مثنوی میر حسن —
یوسف زلیخا - اردو منظوم تصنیف نگار —
شیرین خسرو با تصویر مصنفہ منشی گوبند پرشاد فضا
بنجارہ نامہ مصنفہ میاں نظیر اکبر آبادی —
لیلیٰ مجنون تصنیف میر تقی ہوس —
بہار دانش منظوم تصنیف طپش —
مجموعۂ قصۂ سپاہی زادہ با تصویر بارہ قصہ —
۱- قصۂ سپاہی زادہ — ۲ — قصۂ چار باغ رنگین
۳- قصۂ محمود شاہ — ۴ — قصۂ سوداگر بچہ —
۵ — عاشق کا جنازہ — ۶ — قاصد نامہ —
۷ — ہنس نامہ — ۸ — تندرستی نامہ — ۹ — سکھ نامہ
۱۰ — دولت نامہ — ۱۱ — بھوپال نامہ — ۱۲ رنگین نامہ
بحر دانش یعنے قصۂ سوداگر بچہ —
شاہنامۂ اردو منظوم تصنیف منشی مول چند —
طلسم شایان یعنے داستان امیر حمزہ منظوم مصنفہ
منشی طوطارام شایان —
قصۂ شاہ روم —
ایضاً —
نالۂ منظور منظوم مؤلفہ سید منظور احمد —
مثنوی ابر کرم —
مجموعۂ قاصد نامہ و قصۂ شاہ روم وغیرہ گیارہ قصہ
۱- قصۂ شاہ روم — ۲ — قاصد نامہ — ۳ — ہنس نامہ —
۴ — رنگین نامہ — ۵ — آشا دال نامہ — ۶ — گرہ شناس

وہ نازک قدم جسکو مژگان ہو خار ٭ رکھے چشم پر گر کوئی بیقرار ٭ قد و قامت اوسکا وہ آفت تمام ٭ قیامت کرے جسکو جھک کر سلام ٭ خموشی بھی اون چتونون سے پدید ٭ بنازم کہ مارا چنین آفرید ٭ جس وقت وہ پری بن ٹھن کے آراستہ ہوئی ناگاہ گل بادشاہ آیا یہ اوسکو دیکھکر خلوت گاہ مین آئی آنکھہ بچاکر کترا تا ہوا وہ بھی پیچھے پیچھے چلا ہرچند وہ نہین نہین کرتی رہی اوسنے آغوش مین اوٹھایا چھپر کھٹ مین لٹایا اور کہا **شعر**

ملا ہے شب وصل مین شرم کیسی ٭ دہن سے دہن کو زبان سے زبان کو ٭ غرض بہت سا چھیڑا گدگدایا ستایا اور رولایا اوٹھایا لٹایا **شعر**

آغوش تمنا مین اوس گل نے آکر مسکا ٭ لبہاے نزاکت سے اک شور تھا بس بس کا ٭ ہرچند من بھاے منڈیا ہلائی تیوری چڑھائی ناک بھون بنائی مگر وہ نشۂ شوق سے چور بادۂ ذوق مین مسرور آج کب سنتا تھا **نظم**

ہوا پھر وہ گل اوسکی گردن کا ہار ٭ نکالے جو تھے ہجر کے دل مین خار ٭ ملادیے تک گال سے اوسکے گال ٭ لیے بوسۂ لب علی الاتصال ٭ لیا خوب سیب ذقن کا مزا ٭ عجب ہاتھ اک نار پستان لگا ٭ ہوا پھر تو پوشیدہ سب آشکار ٭ نہ عقدے کو چھوڑا وہان زینہار ٭ ہوا سفتہ الماس سے اوسکا دُر ٭ صدف کو کیا آب نیسان سے پُر ٭ اوٹھے بستر خواب سے پھر شتاب ٭ ہوا ایک کو دوسرے سے حجاب ٭ وہ بدلی جو پوشاک تھی پاش پاش ٭ مبادا ہو راز اوس علامت سے فاش ٭ اوس نازنین نے وہ پوشاک ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینکدی اور کہا اس کم بخت نے میری آنکھہ شرمندہ کی گل بادشاہ ہنستا ہوا وہانسے باہر نکل آیا پھر تو وہ حجاب طرفین سے برطرف ہوا روزمرہ جام عیش چھلکنے لگا ہر وقت ہر ایک بہکنے لگا پھر آگر صاحب نے چار مکان چارون بہنون کے واسطے اپنے مکان کے نزدیک خالی کیے چھت پردے سے مکمل ہر ایک کی بود و باش کے لیے دیے جسطرح اس داستان مین ہر ایک اپنی مراد کو پہونچا ہر حاجت مند کے مقصد و مراد کا انصرام نیک ہو ٭٭٭ **شعر**

الٰہی بحق قصہ انبیا ٭ تو کر عفو ناصر کے جرم و خطا

تمت

للہ الحمد والمنہ کہ قصہ دلپذیر و نثر بیتاثیر مسمّی بہ گل گل ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۱ع [uncertain] مین مطبع مشہور و نیک دور جناب منشی نولکشور صاحب واقع کانپور مین حسن اہتمام و بلیغ انتظام لالہ بشیشر دیال صاحب منصرم سے بزیور طبع آراستہ ہوا
فقط

زخم تلوار کے اوسکے بدن پر لگی کہا نہیں یارونکے اشتیاق و انتظار مین آج تک پہولون کی بدہی ہار ہے اگر بارہا گل شاہ نے
سنا کہ اگر شاہ نے زخم کاری بدن پر کہایا حریف کو بہگایا جواہر سے کہا دیکہتے ہو مجہے نشانہ تیر ملامت کا کیا جب تک مین
تدبیر کرون اپنے تئین بچاؤن اپنے واسطے سامان ہلاکت کا کیا اس بات کا گل نے ہر ایک سے شکوہ کیا اور اس جراحت کا
اوسے ملال ہا اگر شاہ نے کہا آپ خفا نہون آج سے عہد کیا ہے کہ تا زندگی قدم باہر رکہون اپنے بیگانہ کے سامنے ہون
وہ تو یہی چاہتا تہا دل مین شاد شاد ہوا ظاہر مین کہا اسواسطے آزردہ ہوتا ہون کہ خدا نخواستہ اگر آپ کے دشمن
ضایع ہوتے ہم تصدق تو ہوتے مگر بدنام ہوگئے ہوتے پہر سرداساسی کہا کہ مرہم سلیمانی کے پہاہے بناکر زخمون
پر رکہدو اوس مرہم کی تاثیر سے دو تین روز مین زخم اچہے ہوگئے غسل صحت کیا ہر ایک جگہہ سے تصدق آیا جشن ہوا

وصل کی داستان اور اوسکے سامان کا بیان

کہتے ہین کہ گل شاہ
کو اسکی آرزو اور حسرت تہی کہ وہ زہرہ جبین پوشاک زنانی پہنے ہمیشہ وہ انکار ہی کرتی تہی اور بسبب نازک مزاجی
کے دنیا داری بہی نہوتی تہی کسی روز مہربان پایا گلے سے لگایا اور جواس پر بہی رخ نہ کیا دور سے دیکہہ لیا

شعر معشوق نمیشود بفرمان ٭ گر بندہ زر خریدہ باشد ٭ ایک روز اسکی دل نے خوشی کی سر سے قدم تک
بلائین لین وہ عادی اگر صاحب نے کہا کہو کیا کہتی ہو کہا اگر رد نہ کرو تو کہون کہا رد نہوگا جی چاہتا ہے آپکو زنانی
پوشاک پہنے دیکہون کہا جب وہ لباس کبہی نہین پہنا مگر تمہارے کہنے سے پہنتے ہین وہی جوڑا بنایا کہ بڑے
تکلف سے بنا تہا آراستہ کیا **نظم** کرون فقرہ حسن کو اوسکے باز ٭ سراپا تہی سرمایہ حسن و ناز ٭ اعانت کرین
شب کی گرہ اوسکے بال ٭ طلوع سحر تا قیامت محال ٭ سیاہی درازی مین تہی بے مثال ٭ شب ہجر عمر خضر و المثال ٭
قدم تک گئی تہی وہ زلف صنم ٭ سر فتنہ تہا اوسکے زیر قدم ٭ جبین صنم لوح روی کتاب ٭ ہر ابرو تہا اک
مصرعہ انتخاب ٭ فرو دستہ تیرہاے خدنگ ٭ نگہہ برق شمشیر الماس رنگ ٭ قیامت نہان گوشہ چشم مین ٭ اجل کا
مکان غمزہ چشم مین ٭ کیا دل نے یہ وصف مینی قبول ٭ کہ اک شاخ مین ہین دو نرگس کے پہول ٭ دو رنگ اوسکی
عارض ہین تہی اسطرح ٭ مطلا ہو مصحف کا روجسطرح ٭ یہ نازک تہا لعل لب لبستان ٭ کہ دندان معدوم پشت لب ہے
عیان ٭ مرصع تہے زیور سے یون اوسکے گوش ٭ پری کا ہوا بال طاؤس دوش ٭ بنای جو وہ دست قدرت نے
ہاتہہ ٭ لیے چوم صانع کے صنعت نے ہاتہہ ٭ یہ بازو تہے گوا رشتہ نور ہے ٭ پہسل جا اگر چشم بہی تل دہرے ٭
کلائی کا یہ رنگ تہا ہر وسو ٭ نمو شمع مین جسطرح پشت ورو ٭ کہون اوسکے پنجہ کو گر اسم ذات ٭ لکہون آرزو
سے وہ رنگین نکات ٭ دیکہا کوئی عضو مین نے کرخت ٭ مگر ایک سینہ تہا البتہ سخت ٭ وہ اوبہری ہوئی چہاتیان
دونون آہ ٭ کہین رکہکر جسکو پل نگاہ ٭ زبس آئینہ سان تہی تن کی صفا ٭ کہ سینہ پہ پڑتا ہے عکس آنکہہ کا ٭ پسینے
کے قطرون مین بوے گلاب ٭ صفائی شکم سے خجل ماہتاب ٭ درخشندہ ناف اوس دُر پاک کی ٭ کمر زہرہ تہی
پر دہ خاک کی ٭ وجود کمر کی لطافت گواہ ٭ نہان چشم سے مثل تار نگاہ ٭ وہ رانین بنائین تہین سانچے مین ڈہال ٭
پہسل جاے جن پر نگاہ خیال ٭ نمو ساق کیون دلکش شمع طور ٭ کہ تہی پشت پا رشک رخسار حور ٭

وہ نازک قدم جسکو مژگان ہو خار ✤ رکھے چشم پر گر کوئی بیقرار ✤ قد و قامت اوسکا وہ آفت تمام ✤ قیامت کرے جسکو جھک کر سلام ✤ خموشی بھی اون چتونون سے پدید ✤ بنازم کہ ما را چنین آفرید ✤ جس وقت وہ پری بن ٹھن کے آراستہ ہوئی ناگاہ گل بادشاہ آیا یہ اوسکو دیکھکر خلوت گاہ مین آئی آنکھ بچاکر کتراتا ہوا وہ بھی پیچھے پیچھے چلا ہر چند وہ نہین نہین کرتی رہی اوسنے آغوش مین اوٹھایا چھپر کھٹ مین لٹایا اور کہا **شعر** ملا مجھے شب وصل مین شرم کیسی ✤ دہن سے دہن کو زبان سے زبان کو ✤ غرض بہت سا چھیڑا گدگدایا ستایا اور رولایا اوٹھایا لٹایا **شعر** آغوش تمنا مین اوس گل نے اگر مسکا ✤ لبہاے نزاکت سے اک شور تھا بس بس کا ✤ ہر چند من بھاے منڈیا ہلا کے تیوری چڑھائی ناک بھون بنائی مگر وہ نشۂ شوق سے چور بادۂ ذوق مین معمور آج کب سنتا تھا **نظم** ہوا پھر وہ گل اوسکی گردن کا ہار ✤ نکالے جو تھے ہجر کے دل مین خار ✤ ملادیر تک گال سے اوسکے گال ✤ لیے بوسۂ لب علی الاتصال ✤ لیا خوب سیب ذقن کا مزا ✤ عجب ہاتھ اک نار پستان لگا ✤ ہوا پھر تو پوشیدہ سب آشکار ✤ نہ عقدے کو چھوڑا وہان زینہار ✤ ہوا سفتہ الماس سے اوسکا دُر ✤ صدف کو کیا آب نیسان سے پُر ✤ اوٹھے بستر خواب سے پھر شتاب ✤ ہوا ایک کو دوسرے سے حجاب ✤ وہ بدلی جو پوشاک تھی پاش پاش ✤ مبادا ہو راز اوس علامت سے فاش ✤ اوس نازنین نے وہ پوشاک ٹکڑے ٹکڑے کرکے پھینکدی اور کہا اس کم بخت نے میری آنکھ شرمندہ کی گل بادشاہ ہنستا ہوا اونسے باہر نکل آیا پھر تو وہ حجاب طرفین سے برطرف ہوا روزمرہ جام عیش چھلکنے لگا ہر وقت ہر ایک بہکنے لگا پھر اگر صاحب نے چار مکان چارون بہنون کے واسطے اپنے مکان کے نزدیک خالی کیے چھت پر دے مکمل ہر ایک کی بود و باش کے لیے دیے جس طرح اس داستان مین ہر ایک اپنی مراد کو پہونچا ہر حاجت مند کے مقصد و مراد کا انصرام نیک ہو ✤✤✤

شعر الٰہی بحق شہ انبیا ✤ تو کر عفو ناصر کے جرم و خطا

تمت

للہ الحمد والمنہ کہ قصہ دلپذیر و نثر پرتاثیر مسمّیٰ بہ **اگر گل** ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۱ع مین مطبع مشہور نزدیک و دور جناب منشی **نولکشور** صاحب واقع کانپور مین حسن اہتمام و بلیغ انتظام لالہ **بشیشر دیال** صاحب منصرم سے بزیور طبع آراستہ ہوا

فقط

زخم تلوار کے اوسکے بدن پر لگی کہا نھین ہارونکے اشتیاق و انتظار مین آج تک پھولون کی بدھی ہارتے اکارت ہا گل شاہ نے
سنا کہ اگر شاہ نے زخم کاری بدن پر کھایا حریف کو بھگایا جواہر سے کہا دیکھتے ہو مجھے نشانہ تیر ملامت کا کیا جب تک مین
تدبیر کرون اپنے تئین وہان پہنچاؤن اپنے واسطے سامان ہلاکت کا کیا اس بات کا گل نے ہر ایک سے شکوہ کیا اور اس حرکات کا
اوسے ملال ہا اگر شاہ نے کہا آپ خفا نہون آج سے عہد کیا ہے کہ تا زندگی قدم باہر رکھون نہ بیگانہ کے سامنے ہون
وہ تو یہی چاہتا تھا دل مین شاد و شاد ہوا ظاہر مین کہا اسواسطے آزردہ ہوتا ہون کہ خدانخواستہ اگر آپ کے دشمن
ضایع ہوتے ہم تصدق نہ ہوتے مگر بدنام ہوگئے ہوتے پھر سر داسامی کہا کہ مرہم سلیمانی کے پھائے بناکر زخمون
پر رکھدو اوس مرہم کی تاثیر سے دو تین روز مین زخم اچھے ہوگئے غسل صحت کیا ہر ایک جگہ سے تصدق آیا جشن ہوا

وصل کی داستان اور اوسکے سامان کا بیان

کہتے ہین کہ گل بادشاہ
کو اسکی آرزو اور حسرت تھی کہ وہ زہرہ جبین پوشاک زنانی پہنے ہمیشہ وہ انکار ہی کرتی تھی اور بسبب نازک مزاجی
کے دنیاداری بھی نہوتی تھی کسی روز مہربان پایا گلے سے لگایا اور جو اس پر بھی رخ نہ کیا دور سے دیکھ لیا
شعر معشوق نخوت و بفرمان ٭ گر بندۂ زر خریدہ باشد ٭ ایک روز اسکی دونی خوشامد کی سر سے قدم تک
بلائین لین بہ عاجزی اگر صاحب نے کہا کہو کیا کہتی ہو کہا اگر رد نہ کرو تو کہون کہا رد نہوگا جو چاہتا ہے آپکو زنانی
پوشاک پہنے دیکھون کہا مینے وہ لباس کبھی نہین پہنا مگر تمھارے کہنے سے پہنتے ہین وہی جوڑا پہنا کہ بڑے
تکلف سے بنا تھا آراستہ کیا **نظم** کرون وصف قد حسن کو اوسکے بار ٭ سراپا تھی سرمایۂ حسن و ناز ٭ امانت کی رین
شب کی گرد اوسکے بال ٭ طلوع سحر تا قیامت محال ٭ سیاہی درازی مین تھی بے مثال ٭ شب ہجر عمر خضر دی مثال
قدم تک گئی تھی وہ زلف صنم ٭ سر فتنہ تھا اوسکے زیر قدم ٭ جبین صنم لوح روی کتاب ٭ ہر ابرو تھا اک
مصرعۂ انتخاب ٭ فرد دستہ تیرہائے خدنگ ٭ نگہ برق شمشیر الماس رنگ ٭ قیامت نہان گوشۂ چشم مین ٭ اجل کا
مکان غمزۂ چشم مین ٭ کیا دل نے یہ وصف بینی قبول ٭ کہ اک شاخ مین ہین دو نرگس کے پھول ٭ وہ رنگ اوسکے
عارض مین بھی اس طرح ٭ مطلا ہو مصحف کا رو جس طرح ٭ یہ نازک تھا لعل لب لبستان ٭ کہ دندان موئی پشت لب سے
عیان ٭ مرصع تھے زیور سے یون اوسکے گوش ٭ پری کا ہو ابال طاؤس دوش ٭ بنا ہو جو وہ دست قدرت نے
ہاتھ ٭ لیے چوم صانع کے صنعت نے ہاتھ ٭ یہ بازو تھے گول اور شانی بھرے ٭ پھسل جا گر چشم بھی تل دھرے
کلائی کا یہ رنگ تھا ہر دو سو ٭ نہو شمع مین جس طرح سے پنشت ور و ٭ کہون اوسکے پنجہ کو کر اسم ذات ٭ لکھون آب زر
سے وہ رنگین نکات ٭ نہ دیکھا کوئی عضو مین نے کرخت ٭ مگر ایک سینہ تھا البتہ سخت ٭ وہ ابھری ہوئی چھاتیان
دونون آہ ٭ کہین دیکھ لے جسکو بل نگاہ ٭ زبس آئینہ سان تھی تن کی صفا ٭ کہ سینہ پہ پڑتا ہے عکس آنکھ کا ٭ پسینے
کے قطرون مین بوئے گلاب ٭ صفائی شکم سے خجل ماہ تاب ٭ درخشندہ ناف اوس دریاک کی ٭ بگڑ زہرہ تھی
پر وہ خاک کی ٭ وجود کمر کی لطافت گواہ ٭ نہان چشم سے مثل تار نگاہ ٭ وہ رانین بنائین تھین سانچے مین ڈھال
پھسل جائے جن پر نگاہ خیال ٭ نہو ساق کیون دلکش شمع طور ٭ کہ تھی پشت پا رشک رخسار حور ٭

موتی آنسو دن کے گل تکیون پر ٹپکتے ہین یہ حال دیکھکر ضبط نہو سکا گل شاہ بھی بیساختہ رو دئے لگا اگر صاحب کی آنکھ کھل گئی کہا مجھے تمنے ساری خدائی مین شرمندہ کیا ہمین دیکھیہ کے ایک ایک آنکھ بچا کے ہنستے ہین کچھہ لوگ سرگوشی کرتے ہین کچھہ اشارہ کرتے ہین کچھہ بولیان بولتے ہین خیر جو کچھہ کیا اچھا کیا اسکو کیا منہ دکھائین جان لبون اپنی عزیز تک تھی اب ہم بھی اپنی جان پر کھیلتے ہین یہ کہکر زہر کی گولی رومال سے کھولی گل شاہ نے دھوکا دیا پوچھا یہ زہر ہلاہل کہان پایا بات نہین اگلا یا پھر جھپٹ کے وہ گولی ہاتھہ سے لی کہا حق بجانب ہو تمھارا رنج بجا ہے آپ نے مجھہ ڈوبتے کو سنبھالا امردہ کو زندہ کیا تمام عمر تابع فرمان ہون بندہ احسان ہون سمجھایا بوجھایا غرض دیر تک بہت سی منت اور خوشامد کرتا رہا پھر گھر مین تاکید کی کہ خبردار سوائے شہزادی کے انہین کوئی کچھہ نہ کہنا اور انکے غضب سے خوفناک رہنا گل بادشاہ کی ایک دائی تھی کمال تندمزاج چڑھی بوڑھی بڑی ہوا سے لڑتی اگر صاحب کی بدلطفی اور بدمزاجی پر اوسے غصہ آیا کسی بات مین دخل دیا اوسکو برا بھلا کہا نکال دیا روتی ہوئی اپنے صاحبزادی کے پاس حمایت کی آس مین گئی وہ اور بھی جھنجھلایا ملزم کیا کہ تمنے اونکی بات مین کیون دخل دیا ہمنے تو پہلے ہی منع کیا تھا کہ کبھی دخل نکرنا اچھا ہوا جیسا کیا ویسا پایا بعد عرصہ کے ایکدن خود اگر صاحب نے بادشاہ سے کہا مجھہ مین اس دائی نے پرورش کیا گود مین کھلایا مینے اوسے برا بھلا کہا نکالدیا لوگ کیا کہینگے مجھے بدنام کرینگے غرض اوسے بلایا اوسکی خاطرداری بہت سی کی سمجھایا کہ میرے انکے درمیان کبھی دخل نہ دیا کیجئے یہ بازوبند مرصع لیجئے اوسنے وہ زیور طلائی لیا اور پہنا اوس بات کو کس کر گوہر نایاب کیطرح گرہ مین باندھا

جوگی صاحب کو غنیم سے شکست فاش ہونی اگر صاحب نے اوس ملک مین آنکر اوسکی پاداش کی

ایکدن کا ذکر ہے کہ ایک خواجہ سرا جوگی صاحب کے خدمتگذارون مین سے اگر صاحب کی خدمت مین باریاب ہوا اونسے پوچھا میان صاحب جوگی صاحب کی خیر و عافیت بیان کرو خواجہ سرانے کہا کیا عرض کرون اون پر تو مصیبت کا حادثہ پڑا ہے حریفون نے چار طرف سے نرغہ کیا ملک چھین لیا لشکر منتشر مفقود الخبر ہوا اسے نیر اقبال اونکے آپ تھے جو آپ گئے مقدر پھر گیا یہ خبر وحشت اثر سے طاقت ضبط نرہی حمید کو مع اسپ طلب کیا ہر چند گل بادشاہ نے بہت سمجھایا کہ مین اپنی فوج بھیجتا ہون نمانا فورا روانہ ہوا اثنائے راہ مین حمید کی نظر صحرا مین ایک طرف جا پڑی جوگی صاحب کو دیکھا کہ خارغم مین ایک طرف اولجھا پڑا تھا زمین سے اوٹھا کر فیل فلک شکوہ پر سوار کیا شہزادہ کی آنیکی خبر سنکر ہمایون بعقلمون دونون وزیر جوگی کے اوسکی رکاب ظفر انتساب مین حاضر ہوئے حقیقت حال مفصل عرض کی شہزادہ نے کہا وہ عالی گہر خاک چھانیے دستیاب ہوا خاطر جمع رکھو قصہ کوتاہ حریف سے مقابلہ ہوا اگر صاحب کے آفتاب جمال کے آگے لشکر غنیم ستارون کیطرح درہم برہم ہوا اور تمام ناز و ادا اپنی بیگانہ کا انتظار نہ کیا مردانہ و شیرانہ حریف سے سرگرم پیکار ہوا ابیات ہوا اسطرح رو کش وہ ہم نبرد * پڑیں تیغ زن قیامت اسکو مانند گرد * کیا جسپہ تلوار وہ تول کر * سپر بعینہ رکھدی وہین کھول کر * جوانمرد عاجز ہوئی شمشیر زن * نہین تھی وہ زن بلکہ تھی تیغ زن * وہ لڑائی فتح کی مگر وہ

رنگینی رچی یہ مضمون رنگین ہاتھہ لگا کہ اس رنگ کو شنجرف خوش رنگ سے لکھوں یا رنگ حنائی سے رنگوں کہ دو نا رنگ دیگا دوستان
یکرنگ نے کہا کہ اور ہزار مضمون دست بستہ حاضر ہین اونمین سے حنا کی طرح باندھو یہ مضمون تو خود بخود رنگینی پیدا کر دیگا
لفظ مہندی سے ہزارون جہان معمور ہوے آرایش اور حباب اور کنول کے تختون کا مہندی کی سینیون اور گلکاری کی شمعون
چو بھون کا چھپر کہتا بیان ہو چارون بہنین آگر کی سمن داسا اور محبوبہ پری موتی رانی اور روشن آرا پری اربع عناصر
کی طرح جمع ہوئین مہندی لیکر چلین نہایت کر و فر بڑی ٹھاٹھہ سے دولہ کے مکان مین داخل ہوئین القصہ سمن داسا نے
گُل کے ہاتھہ مین مہندی لگائی ایک چھلّا اوسکے ہاتھہ پر کہدیا کہا یہ وہی کا چھلّا ہے کہ جسکے لیے تم نے اپنے تئین
انگشت نما کیا ہے محبوبہ نے کہا آخر تمنے پری کو شیشہ مین اوتار کام کیا روشن آرا نے کہا چشم بد دور دولہ تو خوب ہے
لیکن اگر حسن آرا کے تلوے کی برابری نہین کر سکتے موتی رانی نے کہا کہ خبردار خبردار یاد رکھنا اون کی جوتی دیکھیو کسی کا منہ
نہ دیکھنا گُل شاہ یہ باتین سنتا تھا باغ باغ ہوتا تھا غرض اسی طرح ہنستیان بولتیان ہین ہزارون باتین مزہ کنایہ کی
کہین یاہ پر دہ اور گلنار اون چارون کا جواب یکر ایک کے بدلی چار سنتی تھین خوب چھیڑیان چلین پھر ہار پھول کی
کشتیان بھیجین ریت رسوم سے فراغت کر کے رخصت ہوئین دوسرے دن برات کا آیا گُل بادشاہ کو دولہ بنایا موتیون کا
سہرا باندھا گھوڑا بھی اسکی سواری کا پری بنا پھولون کی پاکھر سہرا بندھا سنہری زین تھم اوسکی رنگین اگر مانی بہزاد
دولہ کی تصویر کھینچین تو چشمون مین لیجائین شہزادین اور گھوڑی کی تصویر کے تصور مین انکو ہوش و حواس اڑ جائین غرض کہ
تجمل و تکلف سے سسرال مین پہونچا ادھر اہتمام بڑی تیاری اور تکلف سے ہر ایک سے ہر ایک بات مین رکاوٹ
بگاڑ اوسکا لکھہ بناوٹ گوری گورے بلوری ہاتھہ موتی کی لڑیان دانت جو بات تھی حسرت و یاس کے سانچے مانگہ تا بابا
نے تبدیل لباس کی سو سو طرح سے ترغیب دی منظور نہوئی ریت و رسم بھی خلاف رسم کی کی خاطر نازک کا ہر ایک
کو لحاظ اور پاس ان باتون سے سوا دولہ کے ہر ایک اور داس دولہ کو اندر رکھی نہ بلایا آرسی مصحف بھی دکھایا مشہور
کیا کہ اگر حسن آرا کی بہن کو ساتھ گل حسن آرا کی شادی ہے جب نکاح سے فراغت ہوئی شربت پلایا ہار پان بٹے جواہرات تصدق
مین لٹے برات کی رخصت کا وقت آیا سمن داسا کو دولہن بنایا سکھپال مرصعی مین سوار کر کے رخصت کیا جہیز اسقدر
دیا کہ دبیر جیخ بھی اوسکی تعداد و شمار مین قاصر دیوان قدرت کی سوا منشیان کائنات کی احاطہ تحریر سے باہر دولہ کی فرط
خوشی دیکھہ کے جوگی حسن آرا کو بڑا تردد اور پیش و پیش تھا کہ دشمن اس کی شادی مرگ نہو جائین دانستہ طرح طرح کے کلام
نا ملایم پیش کر کہ وہ عاشق سنتا بھی تھا بجز قبول اور بہت خوب کے اور جواب کیسا بڑے سامان سے برات چلی دولہ کے
دروازہ پر پہونچی سواری خود اوتاری فوراً زمین نیاز پر گرا سجدہ شکر کو طول دیا پھر چند بار سکھپال کے گرد پھرا
تصدق ہوا بسنت نے کہا اے بادشاہ بر آخدا ایسا نہ کیجیے اگر خدا ایک ذرا ہوش مین آئیو آج سب مرادین حاصل ہین
دولہن پہلے سے علیحدہ مکان مین داخل ہین جلدی جائیے اپنے تئین وہان پہونچائیے یہ عجب تماشا ہے سکھپال ہی مین
سمن داسا ہے گل شاہ جلدی جلدی وہان پہونچا گرد پھرنے لگا تصدق ہونے لگا دیکھا کہ رات کی بیداری سے دولہن کے
کشتہ غم پریشان کو خواب نے غلبہ تام کیا اور وہ تو آرام کیا قطرے پسینے کے گویا مہتاب پر الماس جڑے ہین اور بہت سے

تو بھی آپ کی بدظنی نہ گئی اور مجھسے وہ حرکت ناشایستہ کی اب مین سکا آپ سے کیا عوض لون چاہیے کہ ہر طرح سے ذلیل
کرون بادشاہ نے کہا حضرت سلیمان کی قسم ہے یہ بلا ناگہانی ہے یہ آفت آسمانی ہے شہزادہ نے کہا جھوٹی قسمین نہ کھاؤ بس باتین بناؤ
سبحان اللہ آنکھون مین خاک ڈالتے ہو چند رایتے ہو ٹالتے ہو گل اوسکے قدم پر گرا شہزادہ نہ سکا اوٹھا رخصت ہوا
گل بادشاہ اس امر سے نہایت متعجب ہوا **بیان ترویج و مناکحت طالب و مطلوب و عقد وصل
حبیب و محبوب** لکھنے والا اس داستان شیرین بیان کا لکھتا ہے کہ لال دیو اور منصور شاہ مین برسون پیام سلام
رہا کچھ بادشاہ سے وصلت کا انصرام نہوا آخر گل بادشاہ جوگی صاحب کی خدمت مین گیا نہایت منت و سماجت سے
پیش آیا جوگی صاحب نے کہا اگرچہ بسبب اہلیت آپ مجکو بزرگ جانتے ہین اور اس فقیر کو مانتے ہین مگر مین بہت تھوڑا تھوڑا
ہوتا ہون کہ مجھ مین تم مین کیا مناسبت تم بادشاہ ہو مین گدا ہون بادشاہ نے کہا اللہ والی دیندار بادشاہ دین و دنیا
ہین اور دنیا دار ہم ایسے سگ دنیا ہین بقول شخص مصرع بادشہ آتے ہین پابوس گدا کیواسطے * اور آپ میری عمو بھی ہین باپ چچا
مین کیا فرق ہے میرا سلسلہ شرع سے آپ پر حق ہے غرض ان باتون کے بعد بادشاہ نے تتمہ اپنی سوز نہانی کا ظاہر کیا اور پیام
وصلت سے ماہر کیا جواب صاف دیا کہ یہ فقیر شوریدہ سر کوئی دختر نہین رکھتا اگر ہوتی انکار نکرتا اور طریقہ شریعت سے باہر
نہوتا سب جانتے ہین کہ بارہ برس کی ریاضت مین حق تعالی نے ایک فرزند عطا کیا اوسکے سوا یہ سرو آزاد کوئی ثمر نہین
رکھتا بادشاہ نے کہا تقصیر معاف یہ تقریر اونکے مناسب حال نہین جو شہمال وزیر نے بشرط رضامندی آپکے اونکی نسبت میرے
ساتھ کردی ہے اگر وہ صاحب زادہ ہوتا وزیر اس امر پر کیون آمادہ ہوتا جوگی صاحب نے کہا دریافت کیا جائیگا اسکا جواب کل دیا جائیگا
پھر جوگی صاحب ماہ تابان کے پاس گیا کہا تم اگر صاحب کو بلاؤ گل شاہ کا آنا اور یہ گفتگو ذکر سناؤ اور پوچھو کہ شرع مین کیا شرم ہے بفضل الٰہی سے بالغ عاقل ہو
اگر تمکو تزویج مین اوس سے عذر نہو تو طریقہ مصالحت درمیان مین آئے اور نہین کلام منازعت پیش کیا جائے ہر چند جواب صاف مین
خرابی ہے طرفین کی بربادی ہے اگر صاحب نے وہ پیام سنا ماہ تابان نے کہا ہر چند یہ امر طبیعت پر بہت ناگوار ہے لیکن خیال
بربادی اہل شہر ان کی شروط یہ اختیار کیا جاتا ہے اول لباس مردانہ اوتری دوسرے میری رضا اپنی رضا پر مقدم سمجھے تیسری میرے
مقدمے مین اور کو دخل نہو چوتھے جوگی صاحب کی ملاقات سے مانع نہو ماہ تابان نے جوگی صاحب سے وہ مقدمہ بیان کیا
جوگی صاحب نے کم و کاست گل صاحب پر عیان کیا فوراً گل بادشاہ نے دستاویز لکھی مہر کردی جوگی صاحب نے منصور شاہ
کو مع خوشحال وزیر بلا بھیجا سب مفصل بیان کیا وزیر گل بادشاہ کی اہلیت اور حسن تمیز پر ہزار آفرین بادشاہ نے تحسین کی
گل بادشاہ بامراد و شاد و شاد رخصت ہوا لال دیو اور قریش بیاہ کی تیاری مین مصروف ہوئے دولہا دولھن مانجھے بیٹھے چند روز
جھٹ پٹ گذر گئے نوشاہ کیطرف سے ساچق بڑی دھوم دھام سے چلی ہزارون گھڑے چاندی سونے کے لاکھون تخت
مرصع آرایش کے شعر ہر اک تخت تھا رشک تخت سپہر * ہر اک کھیل تھا غیرت ماہ و مہر * امیرونکا ازدہام وزیرون کا
اہتمام آتشبازی کا چھٹنا ہاتھی گھوڑون کا بھڑکنا اور نارونکا زور جھیونکا شور رسالہ سوار پیادے قطار قطار بڑی دھوم دھام
سے ساچق گئی جوگی صاحب نے بعزت تمام دولہ کو مسند پر بٹھایا شربت پلایا پان کھلایا خلعت پہنایا فقیرون کو کشتیان ہار
شاگرد پیشہ کو انعام بیشمار دیا بعد فراغت دولہ کو رخصت کیا اودھر سے مہندی کیجانیکی تیاری ہوئی اپنی طبع رنگین مین

یہ گھوڑی پر سوار ہو کر حمید کو ساتھ لیکر روانہ ہوا خوش طبعی کرنا اگر صاحب کا گل شاہ سے پتلی طلسم کی لاکر اور حیران و متعجب ہونا گل شاہ کا اوس سے شرما کر ایک دن شہزادہ نے رفیقوں سے کہا کون کون حاضر ہے آج شغل تیراندازی ہو دیکھیں کون اس پر قادر ہے پے در پے ہر ایک نے شکر کیا کہ اونکی نشست سے ہماری طبیعت کو تسلی حاصل ہوئی تھی الحمد للہ کہ اوس چلہ نشین کے گوشۂ خاطر میں بلندی اور بستگی آئی تیر کیطرح کمر بستہ دستہ ئی جواہر نے نشانہ پوچھا کہا کوئی گل توڑ کر رکھو آکہا اوسنے کیا ایسی خطا کی کہ ہمنام تک نشانہ بنا ہر چند وہ بیچارہ بار رہ دو شکل کمان ہو گیا ہے مگر آپ کی منت گیری نہیں جاتی یہ باتیں تھیں کہ گل دشاہ بھی آیا او دیکھا اگر شاہ تیر کو کمان سے جوڑ کر کھڑا ہے نشانہ بنکر سامنے کھڑا ہوا اور کہا اے شہزادے ؎ درون سینہ من زخم بی نشان زدہ ٭ بحیرتم کہ عجب تیر بیکمان زدہ ٭ گل حاضر ہے برائے خدا نشانہ کرو شہزادہ کھل کھلا کر ہنس پڑا پھر گل شاہ نے کہا ای صاحب کچھ شرط بھی تجویز کی ہے اگر شاہ نے کہا جسکا تیر اوس درخت کے پار ہو وہ دوسرے کا مختار ہو گل بادشاہ نے کہا کیوں صاحب اگر میرا تیر نشانہ سے خطا کرے تو آپ مجھے کیونکر دیکھیں کہا ناک کان چھیداونگی زنانی پوشاک پہناؤں اوسنے کہا چھیداؤ ہم تو حاضر ہیں دل سے ہارے ہیں تمہاری حلقہ بگوش ہیں یہ کہکر اس انداز سے تیر اوس درخت پر لگایا کہ خطا کی پھر شہزادہ نے تیر کو اوس درخت سے دو سار حریف کو شرمسار کیا منہ پھیر کر مسکرا کر کہا میں تم سے شرط جیتا گل نے کہا صدقے اس کہنے کے اور قربان شرما کے مسکرائی کہ اب جلدی چلو مجھے عورت بناؤ مجھسے خدمت لو پاؤں دبواؤ پھر میری تیراندازی کی سیر دیکھو غرض اسی طرح ہنستے بولتے رہے وقت رخصت گل سے کہا تم نہادھو کر عورت بنو ہنا ہم آتے ہیں وہ اودھر گیا شہزادہ اپنے مکان میں آیا ماہ تابان سے کہا کوئی ایسا طلسم آپ کے پاس ہے کہ جس سے مرد خجل ہو اوسنے کہا ایک پتلی طلسم کی ہے اگر مرد کے پہلو میں رکھدو وہ پتلی عورت بنجا اور اپنے منہ سے وہ باتیں کہے کہ مرد منفعل ہو شہزادہ نے وہ پتلی طلسم کی لی حمید کو ساتھ لیا گل شاہ کے خلوتکدہ میں آیا اوسکو سوتا پایا وہ پتلی اوسکے برابر لٹا دی اور آپ چھپ رہا دفعتاً وہ پتلی سو برس کی بڑھیا بن گئی سر سفید زندگی سے نا امید پشت خم چشم پر نم ہاتھ پاؤں میں رعشہ نوجوانوں کا تماشا بلا سے بدتر کریہ منظر صورت دلالہ شیطان کی خالہ جو اوسے دیکھے زندگی پر تاسف کرے ؎ ضعیف اسقدر تھی وہ دیرینہ سال ٭ ہوئے تھے سفید اوسکے پلکوں کے بال ٭ جو بن لگتی بدن کو نسیم پگاہ ٭ لرزتی تھی وہ مثل برگ گیاہ ٭ کوئی دانت منہ میں تھا نہ زنہار ٭ کہ وہ تی ضعیفی کو وہ ڈھاڑھ مار ٭ ہوا [illegible] سے یہ حال تھا ان ٭ چنین جسطرح دامن پیرہن ٭ مگر اسپر سرخ کپڑے پہنے لکھوٹا جمائی کاجل مستی مہندی لگائی گل بادشاہ سے وہ بلا کی طرح لپٹی مچھیاں لینے لگی گل اوسکی گرمی سے بیتاب ہوا جل بھنکے کباب ہوا کہنے لگا اے کمبخت تو کون ہے اوسنے کہا جان صاحب آپ کاہیکو پہچانیے گا غرضکہ آشنا تھی جیسے کہ تجسے سابقہ ہوا تیری عشق اور دام محبت میں گرفتار ہوئی تو اور نہیں مرتا ہے میں تجپر مرتی ہوں آج بعد مدت کو پھر اکیلا پایا کے سرگرم اختلاط ہوئی ہوں گل نے گریبان پھاڑ ڈالا اور زیروں کو پکارا وہ حمید سے ٹوٹی تھی کہ اگر شاہ موجود ہوا گل نے چاہا کہ اس آفت ناگہانی سے چھوٹ کر بھاگے وہ کب چھوڑتی تھی گھبرا کر شاہزادے نے ہاتھ پکڑا اوسنے کہا یہ گرمی اپنی نانی صاحبہ سے کیجیئے یہ قدیم سے آپ پر عاشق ہیں گل شاہ شرم کے مارے عرق عرق ہوا آنکھیں نیچی کر لیں سر اوٹھایا تلوار کی طرف ہاتھ دوڑایا شہزادہ نے حمید سے اشارہ کیا اسکو ہٹا دیا کہا لعنت ہے اس واقعات پر لطف ہے ان حرکات پر سو دن گھڑی گان بازی میں نادانستہ میری بھائی افلاطون سے وہ حرکت ہوئی اوسپر میں ہزار آدمی میں طمانچہ مارا اذیت دی

نہو سکا آہستہ سے ایک طمانچہ مارا شہزادہ خواب سے چونک اوٹھا گلزار رخسار سوسن کی طرح نیلگون ہو گیا کچھ نہ کہا وہان سے اپنے مکان مین آیا حمید سے فرمایا کسی کو اس وقت آنے نہ دینا بسنت بچھلی گر کباب لیکر حاضر ہوا حمید نے عرض کی کہ بسنت کو خدمت مین بلایا اوسنے کباب گذرانے پھر عرض کی کہ ابھی خسارہ قمر لقا جرم کلف سے میرا دیکھا تھا اور گل نے افلاطون کو طمانچہ مارا تھا طرفہ ماجرا ہے کہ نشان اسکا چہرہ واقدس سے پیراج ہویدا ہے شہزادہ نے اوسکو باتون مین لگایا ٹالا بالا بتایا چند روز خلوت مین رہا کئی دن کے بعد جواہر وزیر شہریار آیا حمید سے عرض کروایا کہا میری پاس اونکا پیام نہ لاؤ اوسے کہو جاؤ اپنے بادشاہ کی خبر لو اول منزل پہونچا عرض بکمال منت وسماجت پروانگی ہوی صحبت رہی دستر خوان بچھا کھانا کھانیکو فرمایا وزیر دونے عذر کیا اور کہا وہان بھی حضرت کی عنایت ہے اگر صاحب نے کہا کچھ کہو یہان کھانے مین کیا قباحت ہے کہا کیا عرض کرین کہ جسدن تک حضرت تشریف لے گئے تھے گل شاہ اچھی طرح کاروبار مین متوجہ تھے بعد حضرت کی تشریف لانیکے عجب عارضہ مین گرفتار ہین آب طعام سے بیزار ہین خفقان ہے بیمار ہین دو چار دن مین فی الحقیقت نصیب دشمنان مردہ کی صورت ہو گئی ہین عجب حال اونکا سمجھ مین نہین آتا کچھ کہا نہین جاتا جب نوش فرمائین گے تب غلام بھی کھائینگے شہزادہ نے کہا اے بھائی آؤ دو چار لقمہ کھاؤ وہ ایسے فریب قبل لاتا ہے کوئی کسی کے ساتھ مر نہین جاتا ہے پھر اوسنے عذر کیا فرمایا تمہاری وجہ سے ہمارا بھی جی نہین چاہتا دستر خوان اوٹھواؤ اور یہ خوان کھانیکے اپنے ساتھ لیجاؤ اور اوس فاقہ کش کو کھلاؤ القصہ وزیر وہانسے رخصت ہوی خوان خاصہ کا بادشاہ کی خدمت مین لائے عرض کی کہ شہزادہ نے آپکے واسطے دعوت بھجوائی ہے رد کرنا مناسب نہین کچھ نوش فرمائیے بادشاہ نے کہا وہ تو مجھسے خفا ہین زہر دیا ہے کیا نہین بلکہ سر بسر لطف وعطا ہین

جانا اگر صاحب کا گلشاہ کی خوابگاہ مین اور عوض لینا طمانچہ کا

اس سے ہم وراہ مین کہتے ہین کہ ایک دن شہزادہ سیر چاندنی مین مشغول تھا کسی نے عرض کیا کہ اے شہزادہ دریا سے دل جی لہراتا ہے کہ آج چادر مہتاب بروی آب دیکھئے اور دامن صبح اطلاع کر کے دریا کا پاٹ لیجئے شہزادہ نے گوہر مقصود کو صدف اجابت مین بھر اور دریا پر گیا وہ کنارہ دریا کا سرد ہوا سامان چاندنی کا بیان نہین ہوسکتا جوش خواب نے چشمہ چشم پر شہزادہ کی عبور کیا شہزادہ کو حواس خمسہ کو تلاطم ہوا گرداب غفلت مین پڑے شہزادہ نے رفع غنودگی کے لیے منہ ہاتھ دھونیکو پانی ہلایا ہاتھ مین اوٹھایا شعر مطرا وسکے اوٹھانے سے بسکہ آب ہوا نہ حباب بحر اک شیشہ گلاب ہوا ہے اوس وقت ماہتاب بھی اوسکے مقابلہ مین ٹھہرا تھا پانی پانی ہوا جاتا تھا ہر ایک حباب نور دریائی دو مہتاب کو تماشی کو نکلے اکثر بحر تردد مین غوطہ زن تھی اکثر فرح و سرور سے اچھلتے تھے ہر چند شہزادہ نے نیند کو ٹالا مگر غلبہ اوسکا کم نہ ہوا جواہر نے عرض کی کہ خوابگاہ گل شاہ کی یہان سے نزدیک ہے وہان چلیے استراحت فرمائیے شہزادہ نے کہا وہ حیوان خصلت مخل خواب ہو گا اوسنے کہا وہ تو کئی دن سے اپنے چچا کے گھر مین تشریف رکھتی ہین اگر شاہ وہان گیا اور اوسکے پلنگ پر سو رہا اتفاقاً گل بادشاہ اوسی وقت آ گیا پوچھا کیا آپ آئے ہین جواہر نے کہا آئے ہین مگر اس وقت آپکا تشریف لانا بندہ کے حق مین برا ہوا اپنے اوس سے کہا تھا کہ وہ مہمان گئے ہین غرضکہ گلشاہ خوابگاہ مین آیا اوسکے پہلو سے تکیا اوٹھا کر برابر لیٹ گیا اوسنے تکیہ پہلو سمجھکر نیند مین اپنے پہلو سے خوب لپٹایا شعر کیون نہ ممنون ہون مین اپنے طالع بیدار کا ہے میسر مجکو تکیہ پہلوے دلدار کا القصہ گلشاہ نے اوس ہی پیکر کی ہم آغوشی سے خوب حظ اوٹھایا نشہ عشق مین تمیز نیک و بد نہ رہی سینہ سے سینہ گال سے گال ملایا ایک بار اگر صاحب کی آنکھ کھل گئی بیتابی اوسکو نہایت ناگوار ہوئی ایک گھونسا پہلو پر گلشاہ کو ایسا مارا کہ وہ دل پر ہاتھ دھر کر بیہوش ہو گیا

بہتر ہے آیندہ سامان اونکے مطلب کا مدنظر ہے بادشاہ نے کہا اچھا شہزادہ نے بادشاہ کی طرف سے خط لکھا اور مین سلام تمہارا خط پہونچا
مسرت بے اندازہ حاصل طبیعت مواصلت کی مائل ہوئی مصرع کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست بمجرد پہونچنے اس خط کے گل شاہ
نے لال دیو کو ادہر روانہ کیا وہ آیا بادشاہ سے عذر تقصیر بہت سا کر کے کہا کہ خدا کے فضل سے آپ شاد اور مسرور رہو امیدوار ہون
کہ میری پریشانی کو اپنی عنایت سے دور کیجئے یعنے میری میوۂ دل کو ہونے دیجئے بادشاہ نے کہا اگر شاہ کا مزاج ظاہر ہو خوشنود ہے خاطر جمع
رکھیئے اپنی طرف سے قصور نہوگا دیر تک صحبت رہی بہت سی خاطرداری کی بادشاہ سے رخصت ہو کر وزیر خوشحال گھر مین گیا
سمدھی نے بہت سی آو بھگت کی شربت پلایا چوبھا کھلایا گلنار نے سلام کیا سر اوسکا چھاتی سے لگایا محمود کو پہلو مین بٹھایا سمدھی
اور سمدھن کو بہو بیٹی کے ملنے کی مبارکباد دی اوسی چمن مین اپنی کہانی بھی بیان کی وزیر نے کہا جو حضرت نے آپسے ارشاد کیا ہے ہمکو
اوس مین انکار و اقرار کی مجال کیا ہے جسدن سے محمود کی زبانی حال آپکی پریشانی کا سنا ہے خدا شاہد ہے کہ ہمین آپکے غم کا نہایت الم ہے
انشاء اللہ تعالی جو بات دل مین ہے وہ عرصۂ ظہور مین آ جاوے گی آپ پریشانی کو دور کرین خاطر جمع رکھین لال دیو کمال بشاش ہو کر
شہر خشخاش سے رخصت ہوا گل کو وہ مژدہ سنایا خوشی سے پھولا نسمایا طمانچہ مارنا اگر صاحب کا شغل چوگان بازی
مین افلاطون کو اور ملال ہونا گستاخی افلاطون سے عاشق و معشوق کہتے ہین جب سے اگر صاحب لال
جوگی صاحب کے مکان کے قریب رہنا اختیار کیا اکثر مجلس اپنی رہے سیر و تماشے سے انکار کیا ایک دن کا ذکر سنیئے کہ شہریار بسنت
جواہر منوچہر باریاب ہوے شہزادہ نے کہا تم کئی روز سے کہان تھے جواہر نے کہا خانہ زاد تو کل بھی حاضر ہوا تھا حضرت محل مین
تشریف رکھتے تھے بہت انتظار کیا چلا گیا بادشاہ نے حکم کیا ہے کہ بہت جلد زنانی پوشاک عروسانہ تیار ہو نگا اس مین غفلت
کی تو اس علت مین بہت بیزار ہونگا اگر صاحب نے کہا تمہارے بادشاہ کے پیچھے ایک ایک علت لگی رہتی ہے وہ علتی ہو گیا ہے
بسنت نے بھی کہا غلام بھی اندنون مین بہت عدیم الفرصت ہے تیاری زیور کی مجھے خدمت ہے شہریار نے کہا کہ غلام
روشنی و جلوس وغیرہ کے تردد مین ہے منوچہر نے کہا خانہ زاد کو اہتمام محفل اور ریخت طعام سپرد ہے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ
کسی سے نامزد ہوا چاہتی ہین شہزادی نے کہا ایسا نہو تمہارا بادشاہ شادی مرگ ہو جاوے وزیرون نے کہا آپ اپنی زبان سے
یہ نفرمائین بلکہ اس کار خیر کی خیر منائین القصہ باتین دیر تک ہین بعد ازان اگر شاہ چوگان بازی مین مشغول ہوا کہ
ناگاہ کلغی اگر شاہ کی تاج سے جدا ہو کر گر پڑی افلاطون اس لحاظ سے کہ شاید کسی کا پاؤن پڑ جاے اسطرح گھبرا کر اوٹھانیکو
دوڑا کہ شاہزادہ کے گال سے اوسکا گال ملگیا شہزادہ نے غیرت پاکدامنی سے ایک طمانچہ اوسے مارا برا بھلا کہا افلاطون نے
اس دنڈ اوسے رو دیا اگر شاہ کے دل مین گل شاہ کی خار رنج کا کھٹکا پیدا ہوا کہ شاید تخت ہوا پر سوار دیکھتا ہو حسب اتفاق گل شاہ
تخت ہوا پر سوار تھا اس امر سے نہایت منقبض ہوا اور آزردہ ہو کر چلا گیا یہان شہزادہ بھی مکدر ہوا چوگان بازی سے
باز رہا دریا کی طرف شکار کھیلنے کو گیا بسنت سے کہا ہمارے واسطے مچھلی پکڑ کباب بنے گھر سے نکالا بسنت تو ادہر گیا شہزادہ
نے کہا اے جواہر میرا جی گھبراتا ہے اوسنے کہا کہ بادشاہ کیطرف چلئے دو چار گھڑی استراحت فرمایئے شہزادہ اوسکی طرف
گیا صاحب خانہ کو مکان مین نپایا اوسکی خوابگاہ مین سو رہا گل بادشاہ اوسکی آنیکی خبر سنکر کام ناتمام چھوڑ کر دوڑا آیا
کئی بار نام لیکے پکارا اگر شاہ مطلق بیدار نہوا افلاطون کی حرکت سے شعلۂ غصہ و غضب کا فون سینہ مین مشتعل تھا ضبط

گئے لال شہزادہ مع ماہ پرور محمود مع گلنار بڑی کر و فر سی اپنے وطن کی طرف چلے لال دیو اور قریش نے اونکی مفارقت
پر دست تاسف ملے گل نے بھی حال اپنا غمزدہ نکا بنایا دور تک او نھین پہونچانے آیا جب وہ متصل شہر خشخاش پہونچے
عرضی منصور شاہ کو بھیجی کہ الحمد للہ طالع ہمارا شرف سعادت سی سرفراز ہوا امیدوار ہین کہ اجازت قدمبوسی سی ممتاز ہون
منصور شاہ نے وہ خط فرط اشتیاق سے دیر تک آنکھون پر رکھا جواب اوسکا اپنے ہاتھ سے لکھا اے نور بصر طاقت انتظار
طاق اجازت طلبی مشتاق کو شاق ہے شعر آو کرو آباد مرے کشور دل کو ٭ اک عمر سے غم نے اوسے برباد کیا ہے
مجرد دیکھنے اس کے روانہ ہوے پروانہ کیطرح روانہ ہوئے یہان اگر شاہ نے سامان دعوت جیسا چاہیے مہیا کیا جب شہر مین آئے بادشاہ
بڑی دھوم سے سوار ہوا فرط شوق سے استقبال کیا شیر کو اپنے برابر محمود کو خوشحال کے ہاتھی پہ بٹھایا لال شہزادہ نے شہر
کے ہر کوچہ کو جنت کی روش پر راستہ آئینہ بندی سے ہر دیوار و در کو آراستہ دیکھا گلدستون مین گلہائے جنت کی بو باس عیشت
خوشدل و خوش لباس ہے قدم پر اگر شاہ کے حسن سلیقہ کی تعریف کرتے آئے شاہزادہ اور بادشاہ محفل مین تشریف لائے
مادر مہربان کو بہو بیٹے گئے دیدار سے شادی بے اندازہ حاصل ہوئی محمود اور گلنار کی آمد سے خوشحال مین جان آئی تصدق ہر جگہ
سے آیا انعام و اکرام امیدوار وعید نے پایا اگر شاہ نے بہت تکلف سے سامان دعوت بھیجا لال شہزادے نے کہلا بھیجا کہ ہم تمھاری
نعمت دیدار کو بھوکے ہین لیکن جب تک تم تشریف فرما نہ ہوگے مہمان لذت مائدہ نہ ہوگی ہمیشہ پیام اشتیاق بھیجا اگر شاہ یہ سنکے
اونکی محفل مین آیا لال شہزادہ نے کہا اب بادہ تشریف لائیے ہم بغل ہو جیئے اگر شاہ نے کہا مین جوگی بچہ ہون ہم بغل ہونا ترک ادب
جانتا ہون شہزادہ ان کو چہپا کہنا لگا یا ازبسکہ اگر شاہ کو انقباض اور دل تنگی تھی گھبرایا بغیر اطلاع نقب کی راہ سی روانہ ہوا
دروازہ نقب کا بند کر دیا لال شہزادہ نے کہا جوگی بچہ بہانہ ہے گیا ارکان سلطنت اس سخن سے انگشت بدندان ہوئے بعض نے
جرأت کر کے یہ عرض کیا یا حضرت ایسا نہ فرمائین اونکے حق مین فرمائین اونکے اقبال سے نام و نشان سلطنت قائم ہے نظم
اوسی گلستان مین ہے یہ بہار ٭ نہین تو یہ گلزار تھا خار خار ٭ نہ ہوتا جو وہ شاہ والاہمم ٭ نہ یہ سلطنت تھی نہ یہ دم قدم ٭
لال شہزادہ نے کہا ہمین اسکا کب انکار ہے اونھون نے خود اپنے تئین جوگی بچہ قرار دیا بہت تلاش کی نپایا شہزادے نے کہا
ہنوز اشتیاق ملاقات باقی رہا محمود نے کہا مینے دل بھر کے نہین دیکھا اب اوسکا آنا بہ طیب خاطر بہت دشوار ہے ایک نامہ شوق روانہ
کیا جواب مین لکھا کہ جوگی بچہ کو بادشاہون کی ملاقات سے کیا سروکار ہے **جانا لال دیو کا واسطے درخواست وصلت
عاشق و معشوق کے منصور شاہ کی خدمت مین اور راضی ہونا بادشاہ کا منعقد مناکحت مین** بعد چند روز
کے لال دیو نے ایک خط منصور شاہ کو اس مضمون کا لکھا کہ یہ گنہگار بسبب لائق شاہزادہ والا تبار کے کہ حضرت اونکی مفارقت مین زندگی
سے بیزار رہے بہت شرمسار ہے آجتک حضور کی خدمت سے قاصر رہا اگر غبار ملال کو مشاہدہ جمال نے آئینہ قلب مبارک سے برطرف
کیا ہو تو سعادت ملازمت حاصل کرون منصور شاہ نے وہ خط پڑھا شہزادے سے جواب کو فرمایا عرض کیا کہ قبلہ عالم جو صدمہ
میری مفارقت سے حضرت کو تھا وہی حال بھائی صاحب کی پریشانی سے اونکا تصور ہے بادشاہ نے کہا گل کی پریشانی کا
مجھے کیا چارہ اس مین کیا اشارہ ہے شہزادہ نے کہا ہماری رخصت اس قرار پر ہے کہ اگر صاحب کے ساتھ گل شاہ کی وصلت ہو کہ وہ
اوسکے عشق مین نہایت بیقرار ہے ورنہ ہماری فوج کو اونکے ایک سپاہی سے مقاومت دشوار ہے لہذا اونکو ملاقات کی اجازت

بادل مین قرار دیا کہ آخر وصل کا کوئی سامان نہین افسوس بے مروت کو میری طرف میلان نہین ہی شعر شکل امید تو کب ہمکو نظر آتی ہی پر غم
صورت یاس بھی بن بن کے بگڑ جاتی ہی ٭ اس جینے سے مرجانا ہزار درجہ بہتر ہے شعر غرض یہی ہی کہ جھگڑا تمام ہو جاوے
اوسی پہ کیون نہ مرین ہم کہ نام ہو جاوی ٭ وہ راہ رو دہوتے گئی مکان مین آکر خلوت سرا مین جا بیٹھا دروازہ حجرہ کا بند
کر لیا جب کئی روز اوسکو آہ و زاری مین گذر گئی تو کہا شعر آہ نے آہ نارسائی کی ٭ تاب طاقت نے بیوفائی کی ٭
قریش نے خبر پائی در حجرہ پر آئی ہر چند پکارا جواب نپایا سر ٹکرایا اس قدر گریہ و زاری کی کہ ایک نہر خون کی جاری کی
لال دیو نے یہ قصہ سنا قریش کی پیشانی مجروح پر مرہم چسپا اور بیت الحزن توڑ کر گل مردہ کو باہر نکالا آغوش مین لیا دم واپسین
پایا دیر کے بعد ہوش مین آیا تسلی و تشفی سے کہا ای گل تیری غم نے دل کو بیقرار بلکہ زندگی سے بیزار کیا برای خدا کچھہ
حال اپنا اظہار کر او سنے کہا آپکو کیا پڑا ہی لعل شہزادی کے مقابل مین جیسے پتھر کی قدر رسوا ہی اوسکے واسطے آپ نے کیا کیا
محنت و مشقت اوٹھائی ماہ پیکر اوس سے ملاقی مین ایک مدت سے اوسکے واسطے جان بلب تھا رنج و تعب مین کیا کیا میری
حالت تباہ ہوئی آپنے اچھی طرح خبر نلی بات نپوچھی لال دیو نے کہا اب مفصل معلوم ہوا آپ خلوت سے برآمد ہون ہمین یقین
کھائین ہین ہم بخوبی تدبیر اسکی کرینگے گل نے کہا آپ اسبات پر حضرت سلیمان کی قسم کھائین لال دیو نے کہا اگر قسم کھاتے
اور وعدہ ہو نہ پا مین گل نے کہا اوسکے مان باپ چاہتے ہین کہ اگر لال شہزادہ سے وصل مدام ہو تو اسکا عکس انجام ہوا لال دیو نے
بعد تامل کے کہا ہر چند اوسکی مفارقت کی تاب نہین رکھتا ہون جیسے تمہاری ہلاکت کے خوف سے ناگوار گوارہ کرتا ہون
اوسی وقت فرزندون کو بلا کر لال شہزادہ اور محمود وزیر کے سفر کا سامان مہیا کیا وہ اسی سامان مین مصروف اور کاروبار
سب موقوف ہوا حمید نے یہ خبر سنی کہ دو چار دن مین لال شہزادہ اپنے شہر مین داخل ہوا چاہتا ہی اگر صاحب کے
گوشگزار کی شہزادہ کمال متردد ہوا ظاہر مین ہنسا بولا باطن مین نہایت حزین آخر تنہا حجرہ مین خلوت گزین ہوا
ہر چند حمید نے پوچھا کچھہ جواب ندیا پھر نقب کی راہ سے جوگی صاحب کے پاس گیا اونے شفقت و مہربانی آنکھین موند کی
دیکھین اور رو کر استفسار کیا آج کیا صدمہ فلک نے دکھایا کہ یہ حال بنایا شہزادہ نے کہا آپنے یہ افسانہ نہین سنا کہ لال شہزادہ
دو ایک دن مین اپنے شہر مین داخل ہوا چاہتا ہی محمود کی شادی مین لال دیو اور خوشحال وزیر سے یہ عہد و پیمان ہوا تھا کہ جس وقت
لال شہزادہ تمہاری قید سے چھوٹ کر اپنی سلطنت پر تخت نشین ہوگا ہم اگر گل سے منعقد کرینگی چنانچہ وہی عہد و پیمان وفا
ہوتا ہی کوئی دن مین اودھر سے یہ پیغام ہوگا کہ ہمنے تمسے جو کہا تھا سو کیا تم بھی قید غم سے ہمین رہائی دو میں اس معاملہ مین نہایت متردد ہون
ماں باپ کی اطاعت سے تجاوز کرون خدا اور رسول سے شرمندگی کھینچون اور اگر اطاعت کرون تو شرم آتی ہی کہ حاکم ہو کر محکوم
ہون ناگوار کو گوارہ کرون جوگی صاحب نے کہا ای فرزند مصرعہ پیش آئی ہی وہی جو کچھہ کہ پیشانی مین ہے ٭ اس کے رد کرنے
مین سوائے گشت و خون کے نتیجہ نیک نہین ہی شہزادہ نے کہا آپکی خدمت سے جدا ہونیکا بڑا رنج و الم ہی آپکے تنہا ہونیکا بڑا غم
ہی جو اسبات سے نہایت رویا پھر غبار ملال کو اوسکے چہرے سے دھویا بہت سمجھایا شہزادہ نے کہا اب ہمارے مکان کو میدان سے
اوکھڑوا کر اپنے ایوان کے برابر نصب کیجئے دو تین دن مین عمارت وہان سے اوکھڑ کر یہان نصب ہوئی اگر صاحب نہایت
ملول اور غمناک اوس صحرا کا دامن چاک چاک ہوا جانا لال شہزادے کا مع محمود وزیر شہر خشخاش کو واسطے بودو باش

ایک لشکر ساتھ لیکر اودھر روانہ ہوا چار طرف شور پڑ گیا کہ عسکری پہلوان لشکر فراوان ساتھ لیکر آیا ہے فتنۂ خوابیدہ کو
سر اوٹھایا ہے گل بادشاہ اور لال دیو مع فریدون اور فیقون کے آئے دیکھا کہ عسکری پہلوان اگر صاحب کو احاطہ کیے بیٹھا
ہے جب اگر کو خطاب کرتا ہے جان من کہتا ہے گل بادشاہ کے بدن میں شعلۂ غیرت بھڑکنے لگا چاہا کہ خنجر سے کام اوسکا تمام
کرے اگر شاہ نے اشارہ سے منع کیا اور اوس سے کہا کہ اے بیہودہ یاوہ گو کیا بکتا ہے آدمی کو چاہیے زبان سنبھال کر بولے تو اپنے
زور پر نازاں ہے نہیں جانتا کہ اس سن میں بڑے بڑے رستم مجھسے عاجز ہو گئے ہیں تو اس قابل ہے کہ مجھے اپنی دامادی میں لے
عسکری نے کہا میں جانتا ہوں کہ تم عورت ہو تمہارے گانے کے آرزومند ہیں شہزادہ نے چاہا کہ اس عقدۂ مشکل کو ناخن شمشیر
سے کھولے جوگی جیسا نے شہزادہ سے کہا یہ مہمان ہیں انکی خاطرداری کا سامان کرو خاصہ کھلاؤ کوئی بازی چوسر کی کھیلو
عسکری بھی اس بات پر راضی ہوا کھانا کھایا چوسر بچھی اگر اور گل ایک تاک بیٹھے دونوں نے جگ باندھا اوس وقت کا بھی اون بھاؤ بازی مقرر
ہوئی کہ جو کوئی غالب ہو وہ اپنی بادشاہت کا مالک ہے دو شہزادی نے تین بازیان پے در پے اوس سے جیتیں حریف نے کہا البتہ
ملک پایا میں تجھسے ہار بیٹھا لیکن سودا اوس سے ہاتھ نہیں اوٹھایا اگر شاہ نے کہا اب تو بندۂ سرکار ہے ہمکو تیری ذلت وعزت
کا اختیار ہے یہ گفتگو تھی کہ عسکری کی نگاہ فتح نامہ پر جا پڑی اوس میں بالاجمال ہر ایک مہم کے سر ہونیکا حال لکھا تھا پہلی
مہم چالیس بادشاہ کا شہر خشخاش میں آنا اور عاجز ہو کر غاشیۂ اطاعت شاہی کو دوش پر لینا دوسری مہم راجہ باسک کی
بیٹی کے لیے اژدہا بنا تیل کے کڑاہ میں کودا حمام گرم میں نہایا ان صعوبتوں سے اوسے لا کر شہریار وزیر کو دی تیسری مہم یہ کہ شاہ
لالہ کے ملک میں گیا اوسے سر کیا وہاں سے عجوبہ پری کو لا کر جواہر کو بخشدی چوتھی مہم یہ کہ سیمرغ سے شہباز کی خبر سنی تن تنہا اودھر
کا قصد کیا سات دریا کو طے کر کے اوسے دام میں لیا پانچویں مہم یہ کہ محمود وزیرزادے کی شادی سے اوٹھا کر ماموں کے ملک کو عام
ہوا اور غنیم کو ہزیمت دیکر سلطنت رفتہ کو قائم کیا چھٹی یہ مہم سر کیا کہ بڑی دانائی سے قابو میں لاکر بسنت وزیر کو سنگسار کیا
ساتویں مہم یہ کہ روشن آرا پری کے واسطے چھ مہینے تک چھپر کا بنا رہا اس کو کبھی سے وہ ہاتھ آئی منوچہر کو حوالہ کی پری اوسکی
برابری پر وہ قدم مارے جو ایسے کار نمایاں کر دکھائے جب اوسنے مضمون فتح نامہ کا پڑھا ہوش اوڑ گئے نشہ ہرن ہوئے
دل میں کہنے لگا جسنے ایسی جوانمردی کی ہو اوسے کیونکر گوارا ہو گا کسی کو اپنے اوپر حاکم کرے یہ خیال خام یہ بات بدانجام ہے
نہایت منفعل گستاخی سے خجل ہوا بیٹھنا کا بہانہ کیا اپنے ویرانہ کو روانہ ہوا گل بادشاہ نے کہا سنیے یہ سمجھنے کی بات ہے
آج تو یہ بلا جو ان تعین سے سر کر گئی حکمت چل گئی ہر ایک کو ثابت ہو چکا آپ حقیقت میں عورت ہیں ہر ایک اس عارض گلگون پر
بلبل کیطرح شیفتہ ومفتون ہے روز ہزاروں کا خون ہو گا اس سے بہتر یہ ہے کہ کہیں بیٹھیے ان باتوں سے ہاتھ اوٹھائیے
اگر شاہ نے کہا او سبحان اللہ مصرع مینڈکی کو بھی اب کام ہوا پیدا وہ شیرین نہیں کہ کوئی فرہاد کی طرح منہ چیر ان
کر کے جان دیدے اور وہ لیلی نہیں کہ قیس کی طرح دیوانہ بنکے مجھے اپنے عشق سے بدنام کرے جو سر اوٹھائیگا وہ سزا پائیگا القصہ لال دیو
اور گل بادشاہ رخصت ہوئے شہزادی نے افلاطون سے کہا کہ بیٹا فقط تیری نادانی اور ہٹ کرنے سے یہ نوبت ہوئی وہ آیا تو آنا میرا بار
لیجاتا اوسنے کہا واقعی قصوروار ہوں عفو کا امیدوار ہوں خبردار ہونا لال دیو کا گل شاہ کی بیقراری سے اور
تدبیر کرنی اوس کے وصل کی بہت ہوشیاری سے جب گل شاہ اگر صاحب سے رخصت ہوا راہ بھر جوش رقت

نام اور حقیقت مین گل اوسکی نزاکت سے بدنام تھا بلبل کے مانند آئی آخر کو دونون طرف سے شعلہ عشق کا بھڑکا مدت تک افلاطون
نے تخم عشق کو آتش کدہ دل مین چھپایا تھا کہ جا **شعر** میتوان عشق نہان داشت زمردم لیکن ہیچ زردی رنگ رخ وخشکی لب را چہ علاج
اوسکی آشفتگی اور پریشانی دیکھکر ایک دن اگر شاہ نے کہا تیرے اطوار سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی آئینہ عذار کا حیران اور زلف مسلسل کا
پریشان ہے **مصرع** منہ سے نکچھ کہا مگر آنسو نکل پڑے شہزادہ نے بہت دلداری اور تشفی سے کہا کہ تو نے آج تک شمع کی مانند
ناحق آپ کو گھلایا اور پروانہ کی طرح جلایا اے نادان مجھسے تو غیرون کیواسطے جان فشانیان کین مہینون اپنے تئین پتھر کا بنایا
صدہا طرح کی صعوبتین اوٹھائین تو میرا برادر اور قوت بازو ہے تیری مشکل کیونکر آسان کرے افلاطون نے کہا مجھے خجالت سے کیا
کہون ندامت ہے حال میرا قابل اظہار نہین ہے سچ ہے کہ دل پر اختیار نہین شہزادہ سمجھ گیا کہ شاید میری خواصون سے اختصاص
رکھتا ہے معشوقہ اوسکی مختصر اوسکی گل اندام ہے **بیت** اوسی کا داغ ہے حرم قمر مین سماتی ہے وہی سکی نظر مین پری پیکر ہے اور
نازک ادائے ہے مفتون اوسیکا وہ اسیر فدا ہے پھر اون دونون گلون کو رشتہ مناکحت مین منسلک کیا افلاطون اوس خوشی سے پھولا
نہ سمایا محفل کے پردہ مین عل کو دمساز عشرت کیا ستار ہاتھہ مین لیا ساری محفل کو صورت دیوار محو کر دیا ہرچند اوس شادی مین
کسی کو مہمان نہ کیا تھا مگر اوسکے نغمہ کی ایسی ہوا بندھی کہ دور دور کی خلقت حاضر ہوئی گل بادشاہ اور لال دیوانی جوگی صاحب
بھی تشریف لائے وحوش طیور گرد اوسکے حلقہ کیا افلاطون نے ہار اپنے گلے کا ایک آہو کی گردن مین ڈالدیا ستار ہاتھہ سے
رکھدیا آہو چلا گیا اگر شاہ سے کہا آپ میرا ہار منگوا دین مجھے جاتا تھا کہ یہ ہرن اپکا لایا ہوا تھا شہزادہ نے کہا تیری نغمہ پردازی
اوسے کھینچ لائی تھی اوسی طرح پھر کشش رشتہ شوق سے وابستہ کر اپنا ہار اوس سے منگا اوسنے کہا اوس وحشی صحرائی پر کیا اختیار ہے
اب اوسکا بلانا اپنی طاقت سے دشوار ہے آپ اس فن مین مشتاق اور اس کرتب مین طاق ہین اسیر کا رنا تمام کو سرانجام دیجیے شہزادہ
نے ہرچند انکار کیا لیکن اوسنے نمانا چار و ناچار ناگوار گوارہ کرکے وہ غیرت زہرہ نغمہ پرداز ہوا الغرض نازک کو اوس غزل سے مترنم کیا
غزل میر درد ساونون کی بادلون کی طرح سے بھرے ہوئے ۔ یہ وہ نین ہین جیسے کہ جنگل ہرے ہوئے ۔ اے دل یہ کس سے
بگڑی کہ آتی ہے فوج اشک ۔ لخت جگر کی لاش کو آگے دھرے ہوئے ۔ ہنوز وہ غزل تمام ہوئی تھی کہ وہ آہو رمیدہ آیا منہ
اپنا شہزادہ کے قدم پر رکھدیا اوسنے افلاطون کا ہار گلے سے نکال کر اپنا ہار پہنا دیا وہ گل کیطرح شگفتہ ہوکر صحرا کو گیا گل شاہ
اوس ملکے رشک سے وحشی تازہ ہوا محفل مین تحسین وآفرین کا آوازہ ہوا عسکری پہلوان نے ہرن کے گلے
مین اگر صاحب کا ہار دیکھا بیقرار ہوا سودائے **عشق گلے کا ہار ہوا** لشکر لیکر اگر صاحب کی خواستگاری
کو آیا آخر ذلیل وخوار ہوکر پھر گیا کہتے ہین کہ جب آہو ہار پہنے چراگاہ کو گیا عسکری پہلوان ہم پنجہ نریمان رستم گرد
اوسکے آگے گرد شراب کا منہ نبرد مین زر رزال پامال تہمتن ایک مثال جسامت مین گنبد گردون درازی مین آسمان کا
ستون ہفت سر اوسکے آگے بیشہ شیر نر ایک پشہ کی برابر اوسکی قوت کا ہر کہین فسانہ زور آوری مین یکتائے زمانہ صحرا
اوسکی وحشت سے پریشان اور شہر اوسکے ظلم وستم سے ویران وحشیون کی طرح جنگل مین رہتا تھا وہ آہو اوس سے بہت مانوس
تھا اوسکے پاس گیا اوس مردم آزار نے قرینے سے دریافت کیا یہ ہار اگر کے گلے کا ہے کہنے لگا سبحان اللہ جس کے ہار
کی خوشبو سے زمین وآسمان مہک رہا ہے وہ گل اندام کیسی ہوگی دیکھا چاہیے القصہ وہ دیو مست شہوت پرست

عنایت کرو قربان اس مرحمت کے تصدق تو بھیجا کہ توفیق نہ ہوئی کہ کسی دن عیادت کی تقریب سے آپ تشریف لاتے مصرع مہربانی اتقدر
نامہربانی اسقدر یہ وہ رخصت ہوا اتنے مین شہزادہ بھی تشریف لایا گل بادشاہ نے عارفانہ تجاہل کیا یہ شعر زبان پر لایا شعر دلہ واحبا تحسین
صد آفرین خوب آئے تم عیادت کے لیے ہاں اگر جیتے رہے جب بھی پھر دیکھو مرا کیا بنا ہے خالی تخلیہ کیا گل سے کہا آپکی طبیعت مجھسے نہایت خفا ہے
جواب سلام کیسا میری صورت دیکھنا ناروا ہے گل بادشاہ بیتابانہ قدم پر گرا بہت رویا قصور معاف کروایا اگر شاہ نے کہا طبیب کو کیا
دیا گل نے کہا سوا انعام اور خلعت کے ہفت گنج جواہر اوسے دیا شہزادہ نے کہا غلط کہتے ہو اگر وہ یہ پاتا تو میری پاس جھکتا کیون آتا
تمسک آپکی مہر کا موجود ہے لیجیے گل نے کہا اے شہزادہ مجھے تعجب ہے کہ طبیب بیچارہ بیمار کا تو ہی تھا اگر نے کہا میری پاپوش کو کیا غرض
تھی کہ ایسے شعلہ کا علاج کرتا چہ طبیب کے ہاتھ کو میری ہاتھ سے تشبیہ دی اور میرا نام اوسکے آگے لے آتے مین دونون شیر کہ جسکو بہانہ
سے بھیجا تھا حاضر ہوئے جھجک کر ہر دو چار گھڑی لطف صحبت اوٹھایا ناگاہ افلاطون نے اگر التماس کیا کہ آپکو کہان کہان
ڈھونڈھا گل بادشاہ کو افلاطون کا آنا نہایت ناگوار شہزادہ اوٹھنے کو تیار ہوا وزیرون کو اگر شاہ نے اپنے ساتھ لیا گل کو
مفارقت کا خار دیکے دو تین سے اپنی آیا دو چار گھڑی شغل چوگان بازی مین مصروف رہا وقت خاصہ کا آیا رفیقون کے
ساتھ خاصہ تناول فرمایا اوسکو حمیدہ کے ہاتھ گل بادشاہ کو بھیجا بادشاہ اوس عنایت سے بدل مشتاق رہا حمیدہ کو خلعت فاخرہ دیکر
رخصت کیا شہزادہ نے اہلکارون کو حکم دیا کہ روشن آرا پری کی لڑکی کی بزم نشاط ترتیب دو جا بجا رقعہ طلب بھیجے لال پری کو مع
گل بادشاہ بلایا منصور شاہ وزیرون کو لیکر آیا لال شہزادہ مع ماہ پری و محمود مع گلنار جلوہ گر ہوا شہریار وزیر مع ونی رانی کے آیا ساغر و جام
کے ہاتھ مین محبوبہ کا ہاتھ بسنت سہرا اسکے ہاتھ مین ہاتھ دی منوچہر روشن آرا پری لیکر حاضر ہوئی مبیت ہر ایک کے تھی خلعی طرحی
حال ہر ایک کا تصویر سے رنگا خیال کسی کو نذر کسی کو خلعت ہر ایک سے لطف ہر ایک پہ عنایت انواع اقسام کی طعام خوشگوار شراب کے
جام ہر ایک نے خوشی و خرمی کے ساتھ نوش کیے جب دعوت احباب سے فراغت حاصل ہوئی طبیعت نغمہ خوش آواز مطربان پر مائل ہوئی
پری پیکران نازک ادا خوش صدا سرگرم نغمہ پردازی اہل محفل محو خوش آوازی ہوئے گل شاہ سب آگ تک بھولا تھا فقط اپنے دلکو آگ سا
کی چشم بد کیواسطے اسپند وار شعلہ حسن پر جلاتا تھا ناگاہ ایک نالہ جانسوز دلسے کھینچا بیہوش ہوا اگر شاہ نے ایک پھول حمید کو دیا
کہ لال پری کی نظر بچا کر گل کو سونگھا دے سونگھا دیا فوراً افاقہ پایا لیکن آثار مردنی سب سے ہاتھ دوڑایا گھبرا کر اٹھا لا مڑتی چاہ ندامت ہوا
ہاتھ اوٹھایا غفلت خواب سمجھا آنکھین ملنے لگا پھر سنبھلکر دیکھا ندامت سے نہایت حیران خفقان ہلاکت کا سامان کیا حمیدہ نے ایک اور
پھول سونگھایا جیسا تھا ویسا پایا وہ ندامت تو رفع ہوئی لیکن ہر دم ہاتھ ملا جاتا تھا کہ پھر خوشہ جو گندم نے دیا اگر
اوسکو متوحش دیکھکر بے اختیار ہنستا تھا اس عرصہ مین حمیدہ نے شہزادے سے کہا آپ ادھر آئیے تماشا دیکھیے کہ منوچہر بیاز
کی بھیس مین زنگولہ بجاتا ہے شہزادہ نے کہا جلد ادھر لاؤ جب روبرو آیا حمیدہ سے ارشاد کیا کہ اوس قاضی کی طرح کہ جسکی کلانوت
بچی سے شادی کی تھی اسے بھی ہمارے چنچل بائی سے منعقد کرو حمیدہ نے اوس مطربہ کو حاضر کیا منوچہر آنکھ بچا کر بھاگا صورت اصلی
بناکر شہزادی کے پاس حاضر ہوا سب کی بہت ہنسی ہوئی کتنے دن تک جیسا چاہیے تھا عیش مہیا رہا فراغت ہوئی ہر ایک کو رخصت
کیا افلاطون کا مبتلا ہونا اوس گل اندام سے اور منعقد ہونا اوس خوش خرام سے کہتے ہین کہ جب اگر شاہ روشن آرا
پری کو مالک گیا تھا افلاطون کہ ماموں زاد بھائی تھا قائم مقام کر گیا تھا حسب اتفاق طبیعت اوسکی ایک ماہ رخ گل اندام

ایسی دوا دو کہ رشتہ حیات ٹوٹ جاوے اور مرغ روح میرا گلشن قفس تن سے چھوٹ جاوے ہرگز دوا صحت نہیں کھانیکا عزم بالجزم اوٹھایا ہے اگر
کہ مر جانیکا ہے حکیم نے کہا کہ ہو جان من قند آپ غم و غصہ نہ کیجئے قسم ہے بدنامی اور رسوائی سے بچئے یہ تو قیامت کو بازپرس خون ناحق کی مفت میرے
ذمہ ہوگی گل نے کہا حکیم صاحب اول تو بموجب مصرعہ خون عاشق کی بہا دیت ہے ہاں حسن ہے اور بالفرض دیت آپ بہت سہل کہانی جو
اپنا بحل کیا ہے آخر آپ مفت گنج لیجئے اور یہ دوا دیجئے کہ غم کے ہاتھ سے میرا چھٹکارا کیجئے اوسنے کہا بعد ایک وہ مال مجھکو کون دیگا
بادشاہ نے کہا ایک مسودہ بطریق تمسک کہ میری مہر سے لکھوا لیجئے پاس کسی خادم کو پکار قلمدان منگایا لا لا ہونے کہا
حکیم صاحب میں بیگانہ ممنون ہے اگر گل بادشاہ ہوش میں آیا الحمد للہ اگر اسوقت غسل صحت کریگا نصف محاصل ملک محروسہ اوسکی نذر ہے
حکیم نے کہا آپ خاطر جمع رکھیں ہرگز نہ گھبرائیں یہ تو صحت میں عنقریب بادشاہ نے تمسک حکیم صاحب کو لکھدیا اور دوسری گولی کسی
بہانہ سے کھلائی خدام حرم کو ہوشیاری کی تاکید فرمائی حکیم صاحب رخصت ہو کر اپنے مکان میں آئے جوگی صاحب بھی اوسکی عیادت کو
گئے تھے رخصت ہوئے اگر صاحب گھر میں آکر جوگی صاحب سے انجان بنکر استفسار حال کیا اوسنے کہا کام تمام ہو چکا تھا لیکن ایک
طبیب نے مسیحائی کی جان ڈالی دوسرے دن پھر وہ طبیب گیا ہر ایک نے خاطرداری اوسکی بدرجہ اتم کی حکیم صاحب نے بیمار کا مزاج
پوچھا اوسنے کہا الحمد للہ بدن میں تو درد اسقدر اور بیچینی نہیں ہے مگر دل میں جیسا درد تھا ویسا ہی ہے شعر اسکا کوئی علاج
نہیں آج کیا کروں ہے سنتا نہیں میرا نالہ جانگاہ کیا کروں ہے حکیم نے کہا اس مرض کی اوس سے بہتر کوئی دوا نہیں جون
جون تصور کو اوسکی اپنے دل سے دور کیجئے گا اپنے تئیں صحت سے مستفیض کیجئے گا گل بادشاہ نے رو رو کر کہا قطعہ حال اغیار کیونکر
ہوویں یار ہم ہے وہ عیادت کو نہ آیا جسکے تھے بیمار ہم ہے آہ کیونکر محو ہو اوس خال ابرو کا خیال ہے زہر کھالیں گلا پھیر دیں
تلوار ہم ہے پھر حکیم صاحب نے یہی کہا کہ میری تشخیص میں یہی آتا ہے کہ اوس شخص کی محبت سے ہاتھ اوٹھاؤ نہیں فتنہ کیسا اور مجھے
کہ خیال میں نہیں آتا مختار ہو بادشاہ نے کہا آہ تمکو محبت کا مزا حاصل نہ الفت اب گل میں نہ اجل تم کیا جانو اپنا تو یہ حال ہے کہ شعر
اوسنے تلواریں جبین میں یاد پر جو ہیں حرج نہیں ہم ہیں ہے ہر یار خم سر کرنے لگی فریاد ہم ہے اگر سو مرتبہ بسان چرخ دانہ گندم کیطرح مجھے
اوسکے انتقام عشق میں پیسے یا ہزار مرتبہ جلاوے فلک اگر کہ گندم عوض میں اوسکی محبت کا تخم پیدا لاکھ مرتبہ کلال قدرت خاک
سے پیلا بنائے اور پھر مٹائے اگر کرد مرتبہ جود خاکی اوسکی محبت میں مثل منصور دار پر کھینچا جائے تب بھی اوسکی زلف دوست بردار
نہوون ... مرنیکی تمنا فقط اسواسطے ہے کہ مبادا امید وصل سے آوے اور اوسکے دشمن بنام او رشد انخواستہ سوا عام نہون شعر زیست
ضبط آہ سے ہو یا نہو ہے پاس ہے ہمکو کہ وہ رسوا نہو ہے جب طبیب نے دریافت کیا کہ فی الحقیقت وہ محبت میں مبتلا ہے اور شمع
جمال پر پروانہ کیطرح عاشق ہے کہا کہ ای بادشاہ آج پھر امتحان کرتا تھا ہزار آفرین تیری ہمت پر باوجود اس بے اعتنائی کے
اگر کیواسطے آگ کیطرح جلتا ہے اور دل ستم زدہ اوسکے ذکر سے بہلتا ہے اغلب ہے کہ عنقریب اوسکے چشمہ وصال سے غنچہ خاطر پژمردہ
تر و تازہ اور غبار دامن اوسکا تیری رخ زرد کا غازہ ہوگا گل نے کہا ای مسیحا نفس البتہ اس نسخہ سے مجھکو صحت کامل و شفا عاجل
ہوئی تھوڑی عرصہ میں بادشاہ نے غسل صحت کیا طبیب نے سارے گھر کو ممنون منت کیا اگر صاحب کا جشن ترتیب دینا
صحبت احباب سے حظ اوٹھانا گل شاہ کو عورت بنانا کہتے ہیں کہ جب گل بادشاہ نے غسل صحت کیا اگر شاہ نے تصدق
بھیجا وزیر نے بسیار کیا اور جنس تصدق پیش کی گل بادشاہ نے کہا جوگی صاحب کو تسلیمات عرض کرنا اور شہزادی سے کہنا صدقے اسکے آپ کی

نے کہا او مین سے کچھ عنایت کیجیے اوسکی ترکیب بتا دیجیے اونہنے دو چار گولی کہ نام اوسکا حب حیات تھا دیکر کہا کہ اسکو شیر مین ترکیب
دیکر کھلانا روغن شیرین کی مالش کرنا یہ گولی دوا اور جوزہ مرغ کی غذا ہی شہزادہ نے آگے قالب بلا حکیم بنا اوسکی شہر مین آیا جانا
آگے حسبا کا طبیب کے مجلس مین گل بادشاہ کی دیس مین ٭ نظم ٭ مریض محبت ہے وہ خوش نصیب ٭ کہ عیسی نفس جسکا ہووے طبیب
ہے دیکھنا یار کا ہو شفا ٭ دوا اوصل ہی فضل ہی لا دوا ٭ جب وہ طبیب کامل وہان پہونچا شہرا ہوا سب نے کہا مبارک ہو حکیم مطلق نے اپنے فضل
رحمت سے طبیب حاذق بھیجا اوسکی طرف رجوع کی اونہنے انکار کیا لالاچ یوتری دوا دوش اور تدبیر و حکمت سے ہاتھون ہاتھ لا طبیب نے
ہاتھ بیمار کا نبض کے دیکھنے کو ہاتھ مین لیا تسلی اور دلاسا کیا یہ بیت شفا پڑھا کر دعا کی کہ ای حکیم حاذق اہل عاشق صادق کو میرے
ہاتھ سے شفای عاجل عطا کر پھر دانہ کا انسکی استخارہ دیکھکر وہی دوا کھلائی یخنی پلائی ہوش مین آیا بیساختہ یہ شعر پڑھا ٭ شعر ٭
از سر بالین من برخیز ای نادان طبیب ٭ دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست ٭ طبیب نے کہا ای کشتۂ شمشیر غمزہ و ناز و آختۂ سنگ کرشمہ
و انداز ہیچ بتا کہ تو بیمار ہی ایسی کس سنگ جفا سے سما رہی اونہنے جواب مین کہا حکیم صاحب برای خدا دوا سے ہاتھ اوٹھاو میرے واسطے موت بجای حیات
ہی مجھکو کچھ نہ پوچھو شعر کہا کچھ مر رہون یہ جی مین ہے ٭ خیریت ہی تو کچھ اسی مین ہی ٭ حکیم نے کہا ای عزیز موسم جوانی سرمایۂ عیش
و زندگانی ہی اس مین ہی نیکی تمنا مین نادانی ہی وہ کون ہے جسنے تجھ ایسی گل کو یون برباد اور وصل سے اپنے ناشاد و نامراد کیا ہی باغچی
دیکھو کر وہ گل کا گریبان ہوا ہی چاک ٭ کو عندلیب اس اجل اپنی سے مر گئی ٭ پروانہ کو نسا نہ جلا شام کو کہ شمع ٭ روتی ہوئی نہ
بزم سے وقت سحر گئی ٭ جو شمع کہ پروانہ سے حال پر گھل گھل کر نہ جلی اوسکا پروانہ ہونا حکمت و فطرت سے دور ہے اور جس گل کا فریاد بلبل پر
گریبان چاک نہوا اوسپر شیفتہ و دیوانہ ہونا محض عقل کا قصور ہے ای بادشاہ مثل مشہور ہے کہ جی ہی تو جہان ہی تو عبث اوس مفت آخر
ورد پچان ہے ایسی ایسی باتون سے اوسکا دل کچھ ایسا گداز کیا آخر ضبط نہو سکا یہ شعر پڑھا ۵ درد دل کچھ کہا نہیں جاتا ٭ آہ چپ بھی
رہا نہیں جاتا ٭ حکیم صاحب تم شفیق بیمار معلوم ہوتی ہو اور مین روزانہ اس سے حال اپنا کہتا ہون کہ مین ایک سوداگر شاہ نے اس وقت
مین عود کیطرح سوزان اور دود کی مانند پریشان تھا چھ مہینے اوسکی گم ہونیکے غم سے بی آب و دانہ رہا دیوانہ مشہور ہوا از بسکہ
ضعیف و ناتوان ہو گل اوسکی چوگان بازی کا تماشا دیکھتا تھا ناگاہ تخت ہوا پر سے گرا ہر استخوان چور چور ہوا حکیم نے کہا
لاحول ولا قوۃ حضرت سلامت وہ تو جوان عنا ایکدم صبیح ہی یہ عادت ہو نا بہت قبیح ہی گل بادشاہ نے کہا عادت کیسی کیا کہتے ہو
آہ کیا کہون ایسا صاحب وہ فتنۂ زمانہ مرد نہیں بلکہ زن نازنین ہے اونہنے کہا بالفرض تعجب کیا اوس سے بہتر کوئی عورت نہیں اونہنے کہا او
تو فی الحقیقت وہ سراپا نور ہی بلکہ شعلۂ شمع طور ہی اسکے سوا لیلی را بچشم مجنون باید دید مثل مشہور ہی جواسمین کلام کرے اوسکی
تجربے مین فتور ہی حکیم نے کہا مین تو یہی کہونگا کہ اوس جیسی کی بجھ کیواسطے ہاں اگر کہنا ایکی آنائی سے بہت دور ہے گل بادشاہ نے سنکر
ایکدم سرد کھینچا کہ اوسکی صدمہ سے حکیم صاحب کا بھی رنگ زرد ہو گیا حکیم نے کہا ای عاشق صادق تیری آہ کی صدمے سے دل میرا
دہلگیا اب یقین صداقت کو محک امتحان سے حاصل کیا بظاہر اس وقت تجھے وہی یاد آیا جسنے تیری دل کو ایسا ستایا گل نے حکیم صاحب
کی ہاتھ آنکھون سے لگا کر کہا کہ حکیم صاحب سچ تو یہ ہی کہ تمہاری ہاتھ اوسکی دست نازنین سے بہت شباہت رکھتی ہین شعر سرشست
اس سے ہوئی ہی شفا ٭ نہین تو اثر کچھ نہ کرتی دوا ٭ حکیم صاحب نے اس حرکت سے تیوری چڑھائی ناک بھون بنائی بھیڑی بکری کی کہا
سبحان اللہ مجھکو ایک امرد سے تشبیہ دیتی ہو گل شاہ اس کہائی پر ریا کہا واللہ باللہ زندگی سے ملول ہون نامقبول ہو برا خدا نہ کچھ

فریدون کو گذار ٭ اوس مکان مین کبھی دربار ہوا کرتا تھا ٭ جلوہ فرما تھا کوئی خسرو با عز و وقار ٭ رات دن جھلین ہوا کرتی
تھین سروار دن مین ٭ عیش و عشرت کا وہان گرم تھا ہر سو بازار ٭ شاخ گل مرغ سنجون کا نشیمن تھا مدام ٭ ارغوان دار رسید آگو کبھی
تھی صورت ہزار ٭ بار وہان تھی نہ خزان کو تو کسی موسم مین ٭ کبھی گل مہندی کا عالم کبھی لالہ کی بہار ٭ واہ نیرنگ فلک آفرین
سبحان اللہ ٭ واہ ری تیری تنک ظرفی باین عز و وقار ٭ جن پہ رہتا تھا پڑا دونون جہان کا عکس ٭ آج وہ گل اب جیند تا
ہم آئینہ دار ٭ گھونسلے سقف مین لاکھون ہی ابابیلون کے ٭ مسکن فاختہ ہے قصر کا ہر نقش و نگار ٭ چیلین منڈلاتی ہین اوڑتی ہین کوے
ہر سمت ٭ ہین خیابان مین پڑے زاغ و زغن کے انبار ٭ قصر کو جا کے جو باشندون کو وہان دیکھو ٭ تکیہ گور رکو زن آج ہے ... کا
مزار ٭ سینہ لبریز تمنا و بلب مہر سکوت ٭ نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ہے غمخوار ٭ نہ وہ ترکیب وہ منہ وہ رنگت نہ وہ
حسن ٭ نہ وہ آنکھین وہ نقشہ نہ وہ طرز رفتار ٭ وہ جھلین ہے نہ نگین نہ خود آرائی ہے ٭ کنج تاریک ہے اور عالم تنہائی ہے ٭ یہ حال
دیکھکر حیران و ششدر بارہ دری مین گیا گل بادشاہ کو گویا بیدم پایا بہت رو یا گھبرا یا سینہ سے سینہ منہ سے منہ ملایا پاؤن دبائے
شانہ ہلایا یا یاری آنکھ کھولی مصحف رخسار کی زیارت کی خواب سمجھا ٹکٹکی باندھنے کا قصد کیا فرط نقاہت سے آنکھین بند
ہو گئین شہزادہ نے ساغر آب حیات اوسکے لب سے لگایا اپنے پہلو کا تکیہ بنا کر اوٹھا بٹھایا پھر آنکھین کھولین جوش عشق کے قدم پر سر جھکایا
اگر شاہ نے کہا مین تو سمجھا تھا کہ میری جستجو مین صبا کی طرح خاک اوڑاتا ہوگا خوب جیلا نکالا اپنی تئین جان دیا الا گل تو آہستہ سے
کہا مینے اپنے تئین تمہاری جستجو مین کھویا مشت غبار کو برباد کیا شہزادہ نے اپنی روداد مفصل بیان کر کے کہا آپکے چار دن سیر و فرنگو
چار پریان ایسی دین کہ چار سو عالم مین انتخاب تھین ہے آپکا پوچھتا یا سلطنت ایسی کی کہ شاہان اولو العزم کا نام صفحہ عالم
سے مٹایا اب فقط یہی خیال ہے کہ آپ کی مہم کو انصرام کو پہونچ کر پھر آ تو دو گوشہ عافیت مین بیٹھون آنکر اوٹھا ایک آہ
درد ناک کھینچکر رباعی کہا اوسنی خدا حافظ ہے جاؤ ٭ مگر مجھکو نہ خاطر سے بھلانا ٭ اوٹھاؤ گے میں تمہاری نازنین ٭ بھلا میرا جنازہ تو
اوٹھانا ٭ یہ سنکر شہزادہ پھر بہت سی تسلی و تشفی کر کے رخصت ہوا جوگی صاحب کے مکان پر آیا اوسکو بھی نہایت سقیم تیغ فرقت سے
دو نیم پایا خاک سے اوٹھا مرہم وصل زخم دل پر لگایا شہر ختن آباد مین گیا بادشاہ کے قدم پر گرا وزیر کے سینہ سے لگا ماہان ختن
ہوا مریض محبت کو اوس شک مسیح نے جان تازہ دی گل بادشاہ نے اور ایک خیر خواہ نے جشن کی شادی کی چوگان بازی
کرایا اگر شاہ کا اور تخت ہوا سے زمین پر گرنا گل بادشاہ کا ایکدن اگر شاہ نے اپنے دوستون سے کہا جی چاہتا ہے چوگان
بازی کھیلین گل بادشاہ کے چارون وزیر اور سب امیر جمع ہوے یہ خبر گل بادشاہ کو پہونچی تخت پر سوار ہو کر آیا معشوق کو مصروف
بازی پایا عاشق شعبدہ بازی فلک سے غافل اوسکے کرشمہ و انداز کی طرف مائل ہوا ناگاہ تخت ہوا سے گیند کی طرح زمین پر گرا شیشہ
کی طرح چور ہو افتادہ سے بہت رنجور ہوا چارون وزیر کہ چوگان بازی مین مصروف تھے بیتابانہ اوسطرف دوڑے اگر شاہ نے حیران و ششدر
ہو کر وزیر ونسے کہا ہاتھون ہاتھ انکو لیجاؤ پھر میرے پاس خبر لاؤ اوسنا توانی شہزادی کا اضطراب دیکھکر وزیرون نے کہا کیون گھبراتی ہو
مین اچھا ہون شعر افتادگی برآورد از خاک دانہ را ٭ گردن کشی بخاک نشاند نشانہ را ٭ الحمد للہ کہ اپنی بادشاہ کی نظرون سے نہین گرا اگر
یہ جان تن اوسپر تصدق ہو تو عین تمنا ہے وہ ادھر روانہ ہوا اگر شاہ نرہ تا تابان کی خدمت مین جا کر پوچھا کہ جو شخص بلندی سے گر کر ہڈی اور
استخوان اوسکا خستہ شکستہ ہو جاے تو کچھ دوا اسکی معلوم ہے یا نہ تابان نے کہا بلندی کیا افتادگان سقف گردون کے سیر و دوا سے شفا پایا ہے اگر شاہ

کیا چاہیئے کہ خالق شمس و قمر نے مجھہ زہرہ طالع کو بھی کسی آفتاب سے شرف بخشا ہی یا نہیں منجمون نے کہا البتہ وہ زہرہ جبین
کسی ماہ سے ہمقران ہاں کہ مواصلت انسان سے شادمان ہوگی یہ سنکر روشن رای پری نے تقریب مناکحت کی تیاری کی آنا آنا
کو بعزت تمام اپنے مکان مین اوتروایا اہلکار طرفین کے سرگرم کار ہوے بساعت سعید شہزادی کو دولہا بنایا قاضی بڑی کروفر
سے جوڑا نارنجی گلے مین سر پر سہرا باندھا خود دولہا بنا نکاح پڑھنے کو آیا حمید نے کہا قاضی صاحب آپ تو خوب بنے ہین قاضی نے
کہا جس طرح تمہاری بادشاہ کی نظر مین روشن رای پری کی تصویر ہے جہان روشن سیاہ تھا مین بھی اوسکی کالا نوت بچی
کے خیال عشق مین تباہ ہون شعر ناچ نچاتا ہے مجھے اوسکا عشق * جب سے مر کر پاس ہم دمساز ہے * قاعدہ نجوم سے معلوم
ہوا تھا کہ اگر شاہ اس مقام پر آئین گے مضراب غم کی خلش سے مجھے نجات دینگے امیدوار ہون کہ جب حضرت کا عقد روشن آرای
کے ساتھہ بندھ چکیگا تو میرا بھی نکاح اوسکے ساتھہ ہو وے حمید نے چھیڑنے کیواسطے کہا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسماۃ
کو بھی شوق گانے بجانے کا ہے قاضی نے کہا جب سے اوسکے عشق مین مبتلا ہون اکثر یار و نے ظرافت سے میرا خطاب شادی کی
ڈومنی رکھا ہے القصہ شہزادی کا سہرا اوٹھایا نام پوچھا شہزادی نے کہا میرا نام منوچہر ہے اور اگر شاہ اسلیے کہتے ہین کہ میرے بدن مین
تابش آفتاب و شمع کی آب تاب ہے خوشبو اگر آتی ہے قاضی نے منوچہر کے ساتھہ عقد روشن رای پری کا پڑھا پھر قاضی کا نکاح مغنی صفت
کالا نوت بچی کے ساتھ ہوا بعد اسکے اگر شاہ نے با فتح و نصرت اپنے ملک کی طرف معاودت کی **معاودت اگر شاہ کی اپنے شہر**
مین اور پہلے جانا گل بادشاہ کے گھر مین جب اگر شاہ بعد قطع منازل کے اپنے شہر کے نزدیک پہنچا شہریار اور سنبت ناز الان
دگریان راہ مین ملی بادشاہ نے اونکو فقیرون کی صورت دیکھکر غصہ فرمایا کہا ای بیوقوفو تم نے ترک لباس کیا کیا حال بنایا
میری بیٹیون کو کہان کھویا اونھون نے کہا اسے اونھین بھی اسی طرح کیجیے قیاس * ہر اک ہے پریشان ہا کہ بیحواس * اتنے مین منوچہر
اوسی حال سے آیا شہزادے اوسے چھاتی سے لگایا وہ رنجیت دامادی اوسے پہنایا روشن رای پری کو اوسنے بخشدیا سے ملی وہ پری
اوس منوچہر کو * تمنا تھی جسکی مہ مہر کو * اسی عرصہ مین لال شہزادہ محمود وزیر زادہ حال پریشان چاک گریبان ملا اگر شاہ اونھین دیکھکر
خوب رویا آنسو ون سے غبار سفر دھویا دیر تک قصہ مصیبت کو فرداً فرداً کھولا گل بادشاہ کا ذکر آیا لال شہزادے نے کہا **قطعہ** کیا
کرون شرح سخت جانی کی * اوس نے مرگ زندگانی کی * حال بد گفتنی نہین لیکن * تم نے پوچھا تو مہربانی کی * غش ہے
حالت نزع ہے آنکھ کھل گئی تو جزع و فزع ہے اگر شاہ نے کہا عیادت عبادت ہے چلو پہلے اوسے دیکھین لال شہزادے کو مع محمود کے اودھر
رخصت کیا تھا گل بادشاہ کے خانہ باغ مین داخل ہوا دیکھا کہ عجب نقشہ ہے حوض بے آب فوارے شکستہ چمن خراب آبشارین خستہ
روشون پر سوکھے پتے جھڑے ہوے کیاریون مین گل کی جگہ کانٹونکے انبار پڑے ہوے فاختہ اور قمری کی صدا کوکو کے سوا اور
کوئی مرغ نغمہ سرا مثل عنقا بیت حسرت پرواز بلبل کی گواہی کے لیے * اوڑتے پھرتے تھے چمن مین جا بجا دو چار پر * کوئی
زکتری ماٹھیے کے درخت جہان تہان ٹوٹی لنگڑے کھڑے تھے کہین بحث لگتا ارنڈ کے پھول دو چار ٹیچ رہے تھے سوکھے ہوے انگورون کی
ٹٹیان اور کچھہ بیلین زمین پر لوٹتیان جنگل اجڑا استیان سبزہ فیروزہ گون عشرت فزا کہین نظر نہ آتا تھا جا بجا بلی کے
درختون کا تعفن اور رنگ روندا پھیلا ہوا تھا یہ حال خانہ باغ کا دیکھکر اگر شاہ بے اختیار رو دیا یہ اشعار زبان پر لایا **ترجیع بند**
ای قیمان مند عقف سپہر غدار * تا کی حسرت ورند و زن و شہر و دیار * آئینہ عبرت دلیا ادلی الابصار دیکھو جو خرابی ہے اگر فقر

کہ حمید کی ہاتھہ اگر شاہ کی قدم پر گھوڑا برابر تینون تھپر ہو کر بے دم پڑی ہین شہباز گئی یار اوس کی گرد پھرا اوسکی حالت پر حسرت سے بہت رویا پھر اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اس قلعہ کے اندر جاؤ ایک بگلہ ہی پکڑ لاؤ غول غول وہ باز دفعتاً قلعہ مین در آئے بگلے کو ہاتھون ہاتھہ پکڑ لائے شہباز نے کہا اگر مین بگلہ کا خون اپنے پنجہ سے اسکی تن نازنین پر ملونگا یہ جسم نازک خراشیدہ ہوگا بگلہ تو قابو مین ہے کسی جن یا انس کو کہین سے لایا چاہیے

دریافت ہونا آنا ماہ تابان کا شہباز پر اور بگلی کا لہو ملنا اوس طاؤس طناز پر اور ہیئت اصلی پر آنا اگر صاحب کا پھر شادی ہونا روشن رائے سے

وہ شہباز اسی سوچ مین غوطہ کھاتا پھرتا تھا دیکھا کہ ایک جانور درخت پر بیٹھا ہے ہر چند پر پرواز کو تولتا ہے مگر اوس سے اوڑا نہین جاتا شہباز نے پوچھا تیرا کیا حال ہے اوسنے جواب دیا کہ ابھی مین اوڑا اوڑتے یہان بیٹھہ گیا کسی سوختہ دل نے ایک نعرہ جگر سوز ایسا مارا کہ اوس شعلہ سی میرے پر جلی شہباز سمجھا کہ جوگی صاحب نے اپنے محلو مین سی کسی کو خبر کے لیے بھیجا ہے آواز دی کہ اے سوختہ آتش فراق تیری دم گرم سی طائر ہوا کی بال و پر جلی جاتے ہین خدا نے تیری بیقراری پر رحم کیا تجکو تیری فرزند کا سراغ ملا اب زمین پر اونکا خون اوسکے بدن پر لگا جب شہباز کا کہنا ماہ تابان نے سنا چیل کی طرح آسمان سے زمین پر آئی بیقراری نے ال کو زبان پر لائی شہباز نے قصہ اپنے آنے کا تمام و کمال ماہ تابان کو سنایا وہان لایا اوس تصویر کو گلے لگایا خوب وہ آنسو کا دریا بہایا بگلے کا لہو اوسکے بدن پر ملا خدا کی قدرت کاملہ سی وہ بت ہیئت اصلی پر آیا پھر خود شہزادی نے حمید اور گھوڑی کو جلایا شہباز کی آنے سی تعجب کیا اوسنے اپنی آنے کی ماہ تابان کے بلانے کی سرگذشت سب بیان کی اگر شاہ دوڑ کر ماہ تابان سے قدمبوس ہوا اوسنے چھاتی سی لگایا احوال جوگی صاحب کی بیقراری کا سنایا اگر صاحب نے کہا مین تو سمجھا تھا کہ اب قیامت تک میرا یہی حال ہے میری مفارقت سے ہر ایک کو ملال رہیگا مگر خدا نے میری مشکل کو آسان کیا تمھارا ممنون احسان ہوا بعد اسکے ماہ تابان کو ایک پالکی زر دوزی منگا کر سوار کیا خود رونق بخش خانہ زین ہوا بارہ ہزار شہباز قطار قطار ہمراہ چلے

نظم

کہا جسنے دیکھا اوسے یک نگاہ * سلیمان ثانی ہے یہ بادشاہ * اسی گھر کے قابو مہمان ہے * وہ بلقیس ہے یہ سلیمان ہے * کہا ایک نے کچھ تجھے بے خبر * اوٹھائی ہے اس نے جفا کسقدر * مہینون رہا صورت سنگ یہ * رہا دیکھتا فوز رنگ یہ * کسی اس کی تھا زندگی کا گمان * خداوند عالم نے دی بت مین جان *

خلقت تعریف کہتی تھی روشن رائے پری منتظر آمد آمد تھی نظارہ کرتی تھی چٹ چٹ بلائین لیتی تھی سبحان اللہ یہ شخص عجب صاحب اقبال ہے اس بے سر و سامانی مین مجھہ پر مبتلا ہوا ہزارون بادشاہ میری تمنا مین یہان آئی مگر کسی کی قسمت نے یاوری نہ کی ایسی ایسی باتین کرتی تھی اور حکایت گیتی آرا کی کہ اوسکی خالہ زاد بہن تھی یاد کرتی تھی حکایت یہ ہے کہ گیتی آرا پر مسعود شاہ شیفتہ و فریفتہ ہوا چودہ برس اوس ماہ چہاردہ کی غم مین کاہیدہ رہا آخر کار اوس ہلال کا ماہ کامل کی ساتھہ قران ہوا اور اوسکی وصل سے شادمان ہوا تھوڑی دنون مین وہ آدم زاد اوس سے برخاستہ خاطر ہو کر اور کسی سی طالب وصال اوسکے در پے ملال ہوا قصہ کوتاہ گیتی آرا مبتلا ہی فراق اوسکی بیوفائی شہرۂ آفاق ہوئی مینے اسیواسطے یہ طلسم بنایا تھا کہ یہان کوئی آدم زاد نہ آئے میرے دل کو شعلہ حسن سی نہ بھڑکائے

ابیات

یہ انسان مطلب کے ہین آشنا * نہین پائدار انکی مہر و وفا * وفا بستہ ہین اپنی ہم جنس سے * پری زاد کو نفع کیا انس سے * پری لاکھہ ہو انکی خاطر تباہ * یہ ہمجنس کی اپنی کرتی ہین چاہ *

پھر جی مین خیال آیا کہ منجمین سے دریافت

قصد کیا ہوش سب کے طایر ہوش اوڑ گئی یقین ہوا کہ وہ بھی خوبی طعمہ نہنگ طلسم کا ہوا اور وہ چاند سی صورت پتھر کی مورت ہوئی زلیخا کو ہر ایک
طرز طعن و تشنیع کی برا بھلا کہا امید وصال قطع ہوئی ہر ایک مایوسی کی ہر ایک ذکا کی کیری سینے کسی کا گریہ و سر کہ کیا بادشاہ نے شہر خبیث بچھا پرن کھا رین
آخر تن بدن کی خبر رہی جوگی صاحب بہرا وقت سے مدہوش منصور شاہ جوش خوشحال جوش محبت مین بیہوش چالیسون بادشاہ
بے آب و دانہ کال بادشاہ کے چارون وزیر ہر ایک دیوانہ کوئی ہنستا کوئی روتا کوئی ٹکی چنتا کہین کوئی ہاتھ ملتا کوئی نعرہ مارتا
کوئی فریاد کرتا جوا کر چھتا کی مکان اور ٹھکانی بیٹھنے کی تھے وہان ہر روز اژدہام ہوتا تھا ایک عجب کہرام مچتا تھا شہر ویران
غدر ظلم ہر بسر مسجدین بے چراغ و بی اذان بت خانے شکستہ و ویران خلقت تباہ رعیت بی پشت و پناہ ہر محلہ مین اکی چورون
کی دھوم ہر گلی کوچہ مین بدمعاش خانہ جنگوں نکا ہجوم مہاجنون نے داد و ستد سے ہاتھ کھینچے سیکڑون ساہوکارون کے دوالے نکلے صد ہا
دکانین بند ہو گئین تمام شہر ویران رعیت نالان اکثر عمارتین مکان ہزارون قصر عالیشان خراب ہو گئے بارہ دریون مین گرگ و شغال
کے مسکن صحنچیون مین کرکس بوم کی نشیمن حجرون مین جالے تہ خانون مین خس و خاشاک بنگلون مین چغد بھٹکتے چھتون مین چمگادر
لٹکتے صحن مین چھوٹی چھوٹی ناگنین اور سانپ کالی کوٹھیان بھرے ہوئے چبوترون پر رنگ برنگ کی بچھو اور سنپولے کہین مین بلا و اژدر
کہین گدھ پوٹتے کہین بجو پڑے سوتے دو چار کتے روتے بلبلین اور تتیان چلین منڈلاتیان چھت پڑے دھیپٹ گئی فرش خاک
مین لٹ گئی ہر ایک جا سنسان ہو کا مکان ایک ہی عالم رہا جسکو ہوش آیا چلہ میں بیٹھا کسی نے تعویذ لکھے فلیتے جلائی کسی نے جھک
دی پیر پایا کوئی عمل پڑھتا کوئی دعائین مانگتا کوئی جبین عجز کو زمین نیاز پر دھرتا دونا پڑیا حاضری کونڈے صحنک طبق ہر ایک
اپنے موافق منتین مانتا کال بادشاہ کو زمانی کی خبر نہ تھی اگر کبھی آنکھ کھلی بجز آہ کے کچھ نہ کہا مصرع آہ صاحب درد را باشد اثر آخر الامر
جوگی صاحب نے ماہ تابان کو تلاش مین اگر صاحب کی روانہ کیا جانا شہباز کا اور ہمراہ آنا اوس طایر وطن باز کا وقت روانگی
حمید کی مشہور ہے اور اس خیال سے کہ یہ اوس طرف کا رہنے والا ہے شاید پابندی سے گھبرا کر اودھر ٹوٹے ہی شہباز کو نہین چھوڑا اس
حادثہ جانگزا مین ہر ایک کو اپنی اپنی پڑ گئی سینے اوسکے آب و دانہ سے منہ موڑ لگی فاقے گذرے آخر شیخ جی گی صاحب سے کہا آیندہ پر وحسکی رشتہ
محبت مین بند ہا تھا وہ ہما اوج سعادت آشیان گم گشتہ ہوا مرغ روح میرا قفس جسم مین پھڑکتا ہے زندگی وبال ہے اب سے
تصدق کر دو مجھے آزادی دو مین بھی نتیجہ تلاش میدان کو جستجو مین کھو دون پرواز کو ہوا ہمت کی سنگ کر تو شاید مصرع ہما اوج
سعادت بدام ما افتد جوگی صاحب نے پنجرا توڑا شہباز کو چھوڑا وہ روتا جاتا تھا اور کہتا تھا ۵ جانور جو تیری صید مین نا ہوا
اندیشہ حسن وجہ عشقی ہی ہما ہوتا ہی خدا تجھے صیاد تک پہونچا پھر مجھے تیرے دام مین پھنسا پہلے وہ اپنے وطن مین گیا تمام باز اوس شہباز
کی خدمت مین حاضر ہوئے اوس نے کہا کہ میرا ولی نعمت روشن رائے پری کی تلاش مین گیا تھا پتھر ہو گیا اس وقت تم میری کام آؤ ویتا ہوں
یہ سنتے ہی ہزار ہا باز اپنے بادشاہ کو ساتھ لیے چلے ایک پہاڑ پر پہونچے وہان سے ہر بلا کے علو جابجا پڑے دیکھے شہباز نے کہا ہر ایک ایک علو
پنجہ مین او ٹھالو جب اوس سرزمین پر پہونچے جہان اژدہا منہ پھیلائے پڑا تھے شہباز نے کہا یہ علو زہر کر اوسکے منہ مین چھوڑ دو دفعتاً
وہ موذی زہر کی تاثیر سے ہلاک ہو گیا شہباز مع لشکر آگے بڑھا ایک کنواں دیکھا اوسمین ایک پیر زال ولا الہ شیطان کی خالا لٹکتی تھی
شہباز نے کہا اسکو اپنی منقارون سے نکالو نکا بوٹی کرو اوسکو مر رہی ایک طوفان برپا قیامت کا سامنا ہوا جب وہ شور موقوف ہوا
تو و دق میدان دیکھا اوس دشت کو بھی بدقت قطع کیا اکثر اوس بیابان مین تھک تھک کر رہ گئے قلعہ کے دروازے تک پہونچا دیکھا

بھی مستانہ گذر گیا پھر ایک باغ خوش اثمار میوہ دار دیکھا لطافت و طراوت سی قوت دل نزہت و نظارت سی بصارت چشم حاصل
ہوئی ایک درخت مین قفس سنہری جس مین ایک مینا حکمت کی فن مین طاق فسانہ کہنی مین شہرۂ آفاق نظر آئی اونہین دیکھکر
چہچہائی گھوڑی نے کہا یہ مینا طلسم جادو ہی اے بادشاہ بسم اللہ کہکر ایک تیر اسکو مار اگر تیر اسکے لگا تو تو نے طلسم توڑا اور جو
خطا کی تو خود اسیر طلسم ہوا اللہ اکبر کہکر تیر اوسنے چھوڑا بیت فقط نہ تیر نے مینا کی جسم کو توڑا ۔ اوس ایک تیر نے ساری طلسم کو توڑا
مینا کے مرتے ہی وہ باغ پتے کی طرح اوڑ گیا کف دست میدان جنگل سنسان نظر آیا حمید نے تحسین کی دو چار روز وہان آرام
فرمایا پھر گھوڑی پر سوار ہوا بستی اور آبادی کے نشان نے کھلائی دی باشندے قلعہ جہان آرا کو اوسکی جوانی پر کف افسوس ملتے تھی
کہ ملے یہ جوان ناحق اپنی جان کی پیچھے پڑا ہے کیون آپ اپنا دشمن ہوا ہے ہزارون بادشاہ سکندر جاہ یہان آئے داغ محرومی
و ناکامی دلون پہ اوٹھائے یہ تن تنہا کیا کر سکے گا شہزادہ سر جھکائے گھوڑا اوٹھائے چلا جاتا تھا جواب مینا کیسا آواز بھی
نہ سنتا تھا رفتہ رفتہ قلعہ کی دروازے پر پہونچا اوسپر لکھا تھا اس قلعہ کی اندر جانا حرام ہی جب تک اس بگلے کو نہ مار لینا کام ہے
شہزادے نے سر اوپر اوٹھایا ایک بگلہ سر پر اوڑتا پایا اوسکی پرواز سے یہ آواز پیدا اٹھی کہ بڑے بڑے بادشاہ اس پری کو لینی کو آئے پر
خاک تودہ سنگ پتھر کے ہوگئی تو ایک سوار چاہتا ہی کہ روشن پری کو لیجائے جبتک مجھی نہ ماریگا قلعہ کی اندر نجا سکیگا اگر شاہ نے
کمان کو دوش سے اوتار تیر کو راست کیا حمید اور گھوڑی نے کہا ہان ہان اسپر تیر نہ لگا تو پھر سر خطا ہی نہایت بیجا ہی اسپر جسکا تیر خالی
جائیگا مدت تک پچھتائیگا اے بادشاہ پتھر ہو جاؤگی ٹھوکرین کھاؤگی چلایا کیے اوسنے نہ مانا بگلا پکارا آکہ او مہاری ملک محبوبی مین بگلا
طلسم کا ہون تو کیا غضب کرتا ہی مجکو تجپر رحم آتا ہی مجھے دشمن جان سیرا کہا مان یہ سچ ہی شعر ناوک نے تیرے صید نچھوڑا زمانی مین
تڑپے ہی مرغ قبلہ نما آشیانے مین ۔ مگر مقدمۂ طلسم مین اسکو کیا دخل ہی افسوس تجسا پری طعمہ مجسی بدبخت کا ہوتا ہی اگر شاہ نے کہا
شعر مدانم کہ سنگ سپہر قضا ۔ ترا بشکند پیشتر یا مرا ۔ یہ کہکر تیر لگایا نشانی پر نہ بیٹھا دوسرا چھوڑا خطا کی تیسرا بھی خالی گیا فوراً تینون
پتھر کے ہو گئے ابیات وہ جسم نازنین پتھر ہوا تھا ۔ سراپا سنگ وہ دلبر ہوا تھا ۔ حمید اوسکے قدم پر سر بپا سنگ ۔ ہوا مر کب
بھی اوس آبکا ہمسنگ ظاہر ہونا اگر صاحب کا گم ہونیکا اور بیقراری مین جان کھونا ہر ایک کا کہتی ہین کہ جب اگر شاہ
پتھر کا ہوا حادثہ سخت اوسپر گذرا غیرت نے سنگ تاسف سر پر مارا روشن آرا سنگدل پر بھی کوہ الم ٹوٹا شعر ہوئی وہان ہوئی تھے
جو حادثات ۔ اب اوس سمت کی کچھ سنو واردات ۔ چندی منصور شاہ کو خیال ہوا کہ اگر صاحب جوگی صاحب کے پاس ہین جوگی صاحب کو وہان
کا احتمال تھا اوسکو بھی اسی طرح کا دھوکا تھا تاکہ جا ایک ایک جا تلاش ہوئی گم ہونیکا ماتم ہوا ہر ایک شہر مین تلاطم ہوا ہر ایک شخص کے
دل پر غم و الم نقش کالحجر تھا ہر ایک بسبب نایابی اوس پاک صفت کی خاک بسر تھا ہر ایک کی انتظار مین آنکھین پتھر اگئین ناسور ہوا ہر ایک کا
شیشۂ دل سنگ مفارقت سی چور ہوا گل شاہ لال شاہزادہ محمود فرش لال دیوا ایک سمت جوگی صاحب مع محلات جوگی صاحب بو قلمون ایک سمت
منصور شاہ خوشحال مع وزیرون مع چالیس بادشاہون ایک جانب منوچہر جواہر بست شہریار مع محلات ایک طرف اور جس وقت
آشنا بیگانہ بیگانہ رعایا برایا نوکر چاکر غرض سنا ہر ایک روتا پیٹتا خاک اوڑاتا اگر صاحب کی تلاش مین اکثر انہین نے قالب بدل کسی جانور
بنکر روانہ ہوا ہزارہا منزل کی خاک چھانی سرٹکرایا شش جہت مین کہین سراغ و نشان نپایا بہت سی تحقیقات مین اتنا معلوم ہوا کہ
اوس یوسف زمانہ زلیخا کی زبانی تعریف مین روشن آرا پری کی شکل شمع حیف کہ بازہست و طعمہ بیست سنی تھی شاید اودھر کا

رفتہ اس عم کو نہ سمجھا وہان سے مرد اسا کے مکان مین آیا کہا کہ مین چند روز کے واسطے چلہ بیٹھونگا تم سے پوچھے میرا احوال نہ بتانا اور کان مین کہا کہ گل بادشاہ کی خبر گیری سے غافل نہ رہنا لو خدا حافظ غرض ہر یار و آشنا سے رخصت ہوا گھوڑی اور حمید کو اس امر سے مطلع کیا حمید نے کہا اے بادشاہ یہ سفر نہایت پر خطر ہے اگر ارشاد ہو مین اپنے زن و فرزند کو وداع کر آؤن کہا بہتر وہ جا کر اونکو وداع کر آیا **روشن رای پری کے ملک مین جانا اور وہان پتھر کا ہو جانا اگر صبا کا** ﷽ **نظم**

نہین عشق ہے یہ بلای عظیم ٭ ہر امید ہے مبدع خوف و بیم ٭ گل اس باغ کے سر بسر خار ہین ٭ جو چشمے ہین وہ دیدۂ زار ہین ٭ سماعت کے قابل نہین یہ بیان ٭ کہ ہوتا ہے گوش اس گہر سے گران ٭ زلیخا پشیمان تھی اس بات سے ٭ کہ کیون بیٹھی یوسف کو ہین ہاتھ سے ٭ دشت پیمایان حکایت غریب مسافران طریق مصیبت یون بیان کرتے ہین کہ اگر شاہ نے اسباب سفر خرچی مین اور کچھہ پانی مشک مین بھر کر گھوڑے پر لگایا حمید کو ساتھہ لیا سوار ہو کر منزل مقصود کو روانہ ہوا قطع منازل طی مراحل کر کے ایک مدت کے بعد قلعہ نقش جہان آرا کی سرحد مین پہونچا ایک جگہ پاکیزہ و بہتر دیکھکر کوئی دم ٹھہر آرام کیا بعد اوسکے آگے بڑھا دریا جوشان نمودار ہوا گھوڑی نے کہا اے حمید ایک مشکیزہ اس دریا سے بھر لے اگر دریا شور ملیگا حمید نے مشکیزہ لبریز کیا اوس دریا سے بعنایت خدا وہ ناخدا کشتی حباب کی طرح پار ہوا کہ ناگاہ ہوا تیرہ و تار ایسی اوٹھی کہ دن سے رات ہو گئی اسم اعظم کی برکت سے محفوظ رہا آگے بڑھا ایک کوہسار پر کہ وہ راہ سخت تر تھی گذر ہوا گھوڑی نے کہا حمید تو بھی سوار ہو لے نہین گرد کی طرح ہمراہی سے رہ جائیگا اور وہ پانی کہ دریا جوشان سے اوٹھایا ہے ایک قطرہ اس پہاڑ پر چھڑک دے جو خدا چاہے تو تاریکی دور ہو جاوے اوس پانی کے چھڑکنے سے وہ تاریکی کہ ہاتھہ کو ہاتھہ نہ سوجھتا تھا رفع ہوئی وہ منزل دشوار بھی قطع ہوئی گھوڑی نے کہا اب دو چار گھڑی لوٹو پوٹو کھاؤ پیو شہزادہ مرکب سے اوترا کچھہ کھایا آرام فرمایا گھوڑی نے کہا اے شہزادہ بارہ کوس مین چاندی سونے کی ہے لیکن حشرات الارض سانپ بچھو لا انتہا ہین اگر کوئی تمہارا نام لیکر پکارے للکارے چپ رہنا جواب نہ دینا آگے بڑھکر دکانین حلوائی والون کی میوہ فروشون کی ملینگی کہ سراسر اجزای بہشتی اوسمین ملے ہین وہ تمکو بلائینگے بھر بھر دکھائینگے زنہار زنہار نہ جانا بلکہ یہ بھی نہ کہنا کہ ہم نہین آتے اور یہان سے دو چار پھول بر گسر کے توڑ لو یہ کہکر وہ گھوڑا تیز ہوا کی طرح فلک سیر ہوا اسیکڑون کوس نکل گیا وقت دو پہر کا ہوا دیکھا کہ کوسون تک تمازت آفتاب سے آگ برستی ہے ریگ بیابان مثل اخگر چمکتی ہے کوئی درخت سایہ دار نہین ملتا کوئی جھیل تالاب چشمہ آبشار نظر نہین آتا اگر شاہ اور حمید پر غلبہ تشنگی کا اس درجہ ہوا کہ زبان خشک منہ مین کانٹے پڑ گئے گھوڑی کا یہ حال کہ زبان منہ سے نکال دی ہر قدم پر تلملاتا جاتا تھا القصہ کئی کوس جون تون نکل آئی کچھہ درخت سایہ دار آنبون کے دکھلائی دیے **شعر** برستی تھی دھوپ اوس مین یون ہر گھڑی ٭ کہ تو کہ آنبون مین بجلی پڑی ٭ گھوڑی نے کہا یہان خوف و خطر نہین آپ بھی دم لین مجھے بھی آرام دین تھوڑی دیر ٹھہرے پھر سوار ہو جیئے غرض کچھہ ہان بھی ٹھہرے آرام کیا پھر روانہ ہوا راہ مین دیکھا کہ میوہ فروشون کی دکانین آراستہ ہین پینے لباس نگار رنگ سے پیراستہ ہین ہر طرف سے بادشاہ نوش کی آوازین دیتی ہین صراحیان زنگار رنگ کی دکھائی پکارتی ہین **مصرع** آؤ پیو کہ آب بقا یہ شراب ہے ٭ شہزادے نے اودھر نگاہ نہ کی اونکے سوال کے جواب کی آواز دی تھوڑی دور کے فاصلہ سے ایک جماعت عورتون کی نظر آئی کہ شیر مالین آبدار لال لال لیے بیٹھی ہین آوازین دیتی ہین اگر شاہ نے اونکو بھی جواب دیا اوس منزل سے

محبت اپنی عاشق کی دفعتاً مضطرو بیقرار ہوکر کچھہ طعام علیحدہ اون مکھیون کیواسطے رکھوادیا اور خود گل بادشاہ کی مکان کیطرف
ایک خوان طعام ہمراہ لیکر روانہ ہوا اسپ فلک سیر نے بات کی بات مین وہان پہونچایا اپنی آواز سی عاشق کو جگایا گل بادشاہ
روتا ہوا دوڑا نقاہت وضعف سی آگر کر پڑا اگر شاہ نی کہا ایسا خود رفتہ ہوا اوسنے کہا خاطر نازک میری حضور کی سے
آزردہ نہو شہزادہ اوسکی سخن سازی پر ہنسا پہول اوسکے منہ سے جہڑ گل نی اپنے دامن امید مین بہرے ہاتھہ اوسکا
پکڑکے مسند پر آبیٹھا وزیر سے خطاب کیا کہ مجبر گرسنگی کا نہایت غلبہ ہے اوسنے عرض کی کہ ایک ہفتہ سی حضرت نی بسبب
بدمزگی طبیعت کی اب طعام ترک کیا ہے مگر ابھی تیار ہوا جاتا ہے شہزادہ نی کہا حمید کو بلالو جواہر اوسی بلانی گیا اگر نے
گل سی کہا ای بادشاہ گلنار کی بیاہ مین جو خرچ ہوا ہی اوسے فاقہ کشی سے وصول کیا چاہتا ہے ہنوز اوسنے کچھہ جواب
نہ دیا تھا کہ حمید مع خوان نعمت حاضر ہوا شہزادہ نی کہا ایسا مہمان بھی کم دیکھا ہوگا کہ میزبان کو اپنی نعمت سی سیر کری
گل نے قسم کہا مین ایسی نعمت کا بہوکا نہین اگر نے کہا بس قیل نہ لاؤ اب کہانا کہاؤ اوسنے کہا تمہین کہاؤ اگر شاہ نی ایک نوالہ
بناکر اوسکے منہ مین دیا اور یہ کہا **شعر** دی اگر یار اوسے جام شراب * توبہ اوس کی کرے زاہد توبہ * گل بادشاہ نی کہا ای شہزادہ
تجہے میری سر کی قسم سچ کہہ میرے حال سی تجہے کیونکر خبر ہوئی شہزادہ نی سب حال بیان کیا اوسنے کہا سبحان اللہ حیوان
تک میری حال کثیر الاختلال سی آگاہ اور آپ ایسے بی پرواہ ہوں شہزادے نے کہا یہان تک تو کیا اور آگے کیا چاہتا ہے یہ کہکر
رخصت ہوا گل بادشاہ نی اوس وقت یہ قطعہ کسی اوستاد کا پڑہا **قطعہ** سوال یار سی مینے کیا بوقت وداع * کہ ایک نشانی کی
تجہسے امیدواری ہے * لگا وہ کہنے کہ تو بیوقوف ہے کتنا * یہ داغ دل پہ میری تھوڑی یادگاری ہے * **حیران ہونا اگر شاہ**
کا معمای بازاست و طعمہ نیست سی اور تحقیق اوسکی زلیخا سے ایک دن اگر شاہ نی اپنی معانی سی کہ نام
اوسکا زلیخا تھا پوچھا کہ آپ نے کئی بار یہ سخن مجہہ سنا کر کہا کہ بازاست و طعمہ نیست میری عقل اس چیستان کی دریافت کرنے
مین عاجز ہے زلیخا نی کہا ای عزیز کشور خوبی و ای یوسف محبوبی مجہے یہ تاسف آتا ہے کہ تجہسا یوسف نی زلیخا اور تجہسا سلیمان نی پری
اور تیری پیوند کے قابل کوئی نظر مین نہین سماتا سوا روشن رای پری کی **بیت** وہ اہل تمیس ہے گر سلیمان ہے تو * وہ زہرہ ہے
گر ماہ تابان ہے تو * حسین اور صاحب جمال عقل و شعور مین بیمثال کتنی خسرو اوس شیرین ادا کیواسطی فرہاد کیطرح ہلاک ہوئے
بہت وامق اوس تنگ عذرا کی غم مین اندوہناک ہین اگر نے کہا اور اوسکا کچھہ نشان اثر پتا خبر معلوم ہو بیان فرمایئے
اوسنی کہا یہ سنتی ہون کہ نقش جہان آرا ایک قلعہ ہے طلسمات اور جادو سی معمور یہان سے بہت دور ہے دونون طرف اوسکی بحر عمان
جوش آتش ملتہب و شاہ ہے وہ قلعہ درمیان مین حباب مثال نمایان ہے وہان کسی کا دخل بڑا نہین لگتا آدمی کیا دیو پری کی بہی
پر جلتی ہین اگر شاہ اوس سخن گوہر دار صدف گوش مین لیکر سمند کیطرح وہانکا مشتاق ہوا حمید سے کہا گہوڑا تیار کرو
اوسنی بموجب حکم کی اسپ فلک سیر کو تیار کیا شہزادہ اوسپر سوار ہوکر گل بادشاہ کیطرف آیا دروازہ بند پایا دستک دی کسی کی آواز
نہ آئی دروازہ توڑکر اندر گیا گل کو دیکھا کہ بستر بیماری پر پڑا ہے ایک پتھر چہاتی پر ایک سر کے نیچے دہرا ہے اوس نحیف و ناتوان کو پستہ
لب بیلب قند بادام چشم عنبر زلف کی معجون سے تقویت بخشی اوٹھایا بٹھایا کہانا کہلایا دو چار گہڑی ٹہہرا پہر اوس سے رخصت ہوا
چلتی ہوے یہ پڑہا **رباعی** گر بماندیم زندہ و دوریم * پیرہن کز فراق چاک شد * ور بمردیم عذر ما بپذیر * ای بسا آرزو کہ خاک شد * خود

کب تک مانند عود و عنبر کے سوختہ آتش فراق رکھیے گا **بیت** اسی دن کا مین بھی ہون امیدوار ٭ میری ہاتھہ ہون تیری
گردن مین ہار ٭ اگر شاہ نے کہا اے کم ظرف ایک قطرہ محبت سے تیری حوصلہ کا پیالہ چھلکنے لگا ایسا بہکنے لگا اگر سو بار تیری خاک سے کلال
گردش ایام ساغر بناوے میرے وصل کی شراب سے کبھی معمور نہو یہ پری ہے جو مرد ہے دیدہ بازی کرتی ہے یہان کسی کی جوتی نہ مرتی تو
آئینہ ہو تو شکل نہ دکھاؤن تصویر ہو تو صورت نہ دکھاؤن گل بادشاہ نے کہا مین تجھسے ہنستا ہون تو تو مرد ہے تجھسے اسکی ہوس کھنا
سراسر نادانی ہے چلو ایک اور سیر دیکھو لال شاہزادہ اور ماہ پرور کی خلوت مین لایا دونون اوس وقت چوسر کھیلتے تھے داؤن گھات
سے اپنی تئین چھپایا لال شاہزادہ نے ماہ پرور سے کہا کچھ مہمانداری کا حال بیان کرو کوئی دقیقہ مدارات سے تو نہین گیا یا کوئی
اگر شاہ کی متوسلون سے آزردہ تو نہین گیا اوسنے کہا خدا کے فضل سے سب راضی گئے مگر مین تمسے ایک بات پوچھتی ہون تمھین
میرے سر کی قسم سچ بتاؤ کہ اگر شہزادہ جوگی کا پسر ہے یا تمھارے وزیر کی دختر ہے شہزادہ نے کہا یہ راز بہت نازک ہے تمھین
بھی ہماری سر کی قسم کہ ابھی کسی سے ظاہر نکرنا **قطعہ** گرچہ ہے وہ وزیر کی دختر ٭ لاکھہ مردون سے ہے اگر بہتر ٭ اور ایک طرفہ
ماجرا سنیے ٭ گل دل و جان سے ہے فدا اوسپر ٭ شیدا ہے دیوانہ ہے نام پر جان دیتا ہے تصور مین اوسکے دن رات رہتا ہے
ماہ پرور نے کہا اگر وہ دختر ہے تو گل کے ساتھہ وصلت اوسکی کیون نہین کرتے شہزادہ نے کہا محمود کی شادی مین یہی خوشحال
وزیر کو بہت سمجھا کر راضی کیا خدا کے فضل سے امید ہے کہ یہ کام سرانجام پاوے گل نے اگر کو الگ لیجا کے کہا آپ تعریف فرماتی تھے
کہ ہم سروین آپکی ولی نعمت کیا کہتے ہین خدا کیواسطے میری حال زار پر رحم کھاؤ راستی پر آؤ یہ بات بھی ظاہر ہوگی کہ نسبت
میری آپکی ساتھہ مقرر ہوئی اب تلک میرا زور بھی چلتا ہے حق بھی پہونچتا ہے اگر نے کہا وزیر کی بیٹی سے منسوب ہونا ہے تمنے بھی سنا ہے
مین تو جوگی کا بچہ ہون مجبور ہون اور حق کیا ثابت کرتا ہے یہ کہکر اوس مکان سے باہر آیا نہایت غصہ ہوا برا بھلا کہا گل نے یہ شعر
پڑھا **شعر** جھڑکی تو مدتون سے مساوات ہوگئی ٭ گالی کبھی نہ کی تھی سو اک بات ہوگئی ٭ القصہ بڑی محنت و خوشامد سے
غصہ کو اوسکی برطرف کیا مہربان پاکر یہ پوچھا کیون صاحب لال شہزادہ بہتر ہے یا ماہ پرور محمود طرحدار ہے یا گلنار اوسنے کہا پری حسن کا
وصف کیا یہ ضرب المثل ہے کہ فلانا ایسا خوبصورت ہے جیسے پری ماہ پرور اوس سے کہین اچھی ہے علی ہذا القیاس گلنار بھی پری
ہے گل نے کہا میرے اور اپنے بھی درمیان آپ منصف ہون اگر نے کہا تو تو میری جوتی کی برابری نہین کر سکتا یہ سنکر
گل بادشاہ خوب ہنسا غرض ایسی ایسی باتون سے دیر تک حظ اوٹھایا اتنے مین لال دیو گل کو ڈھونڈھتا ہوا ادھر آنکلا اگر نے کہا
اس کمبخت کی نظر سے کیونکر بچیے گل نے کہا پلنگ کے نیچے چھپیے دیو گل کو حسب دستور پکڑ چلا گیا پھر اگر شاہ نے گل سے صحبت چاہی
وہ مشتاق گرفتار رنج فراق ہوا گل نے کہا چلتے ہوے تو گلے لگا ہے اگر نے کہا اس تمنا سے ہاتھہ اوٹھائیے القصہ عاشق کو
روتا چھوڑ کر وہ اودھر روانہ یہ ادھر دیوانہ ہوا **خبر دار ہونا اگر صاحب کا گل بادشاہ کی بیقراری سے اور طعام
لیجانا وہان کو** ایکدن کا ذکر ہے کہ اگر شاہ خوان نعمت پر بیٹھا ہوا مع رفقا حاضر نوش فرماتا تھا کہ چند مسخرے طعام ہوس شاگرد
پیشہ زر و مال سے اونکو دفع کیا **شعر** نا سنج نہو جیو مگس خوان اغنیا ٭ سنتی ہین یہ تخمین البان جوین سی ہم ٭ مکھیون نے اپنی زبان
مین طعن اور ملامت کی اور کہا کہ ایک ہفتہ سے بسبب ترک کرنے آب و طعام گل بادشاہ کے ہمنے یہ پریشانی اوٹھائی اگر شاہ نے
یہ گفتگو اون مکھیون کی سنی تو بقول سا شعر خون گر مجنون سے ٹپکا فصد لیلی نے جو لی ٭ عشق مین تاثیر ہے پر جذبہ دل چاہیے ٭ جذبہ

کہا پہلے حجاب آنے جانے کا مانع تھا اب اکثر ملاقات ہوتی رہیگی غرض اوسکو بسمل چھوڑکر قریش اور لال دیو کے پاس رخصت کو گیا اونہون نے
سر اوسکا چھاتی سے لگایا بہت سا عذر کیا خدا کو سونپا رخصت کیا شہزادہ نے حمید سے کہا کہ گل بادشاہ شاید جوگی صاحب سے رخصت ہونے
گیا ہے اوسنے کہا **بیت** جہان ہے شمع پروانہ وہان ہے ۞ پری جس جا ہو دیوانہ وہان ہے ۞ حمید کے کہنے سے ادہر اودہر دیکھا گل کو وابستۂ محبت
پایا ہنسکر کہا خدا حافظ گل بادشاہ نے کہا کہ امیدوار ہون گلے لگایئے رخصت فرمایئے اگر شاہ نے سکوت کیا گل شاہ نے ہاتھون کو گلے
مین حمائل کر کے کہا **بیت** بر سر مہر و وفا ہے وہ ستمگر اپنا ۞ آج ہر طرح سے یاور ہے مقدر اپنا ۞ شاہزادے نے کہا اتنی باتین نہ بناؤ مجھے خوشامد
اور ظاہر داری سے نفرت ہے جاؤ بس رخصت ہو ہو ادکھاؤ اوسنے کہا مین کچھ کہا چاہتا ہون برائے خدا دو گھڑی ٹھہرئے شہزادے نے کہا کہو کیا کہتے ہو
کہ جوگی صاحب بلاتے ہین آدمی پر آدمی آتے ہین اسوقت غیر ممکن ہے کہ پھر کسی دن آونگا یہ کہکر اگر شاہ نے اوسکو روتا چھوڑا صید بسمل سے
صیاد نے منہ موڑا مع الخیر اپنے ملک مین آیا ایک دن کا ذکر ہے کہ اوسکی ممانی نے ایک جوڑا کبوتر کا شہزادے کو دیا کہ وہ آدمی کیطرح گویا تھے
زلیخا کی تحفہ سے وہ غیرت یوسف نہایت خوش ہوا زلیخا نے اوسے خوش وخرم دیکھکر یہ کہا کہ جائے تعجب ہے باز ہوا اور طعمہ نہو شہزادے نے
اپنے دل مین کہا یہ معما کسی طرح نہین کھلتا **بیت** مجھکو لازم ہے اسکی تحقیقات ۞ باز ہے طعمہ نہین کیا بات ہے ۞ غرض اوسکے
دریافت کرنے کیواسطے خلوت گاہ مین آیا مگر اوسکا مطلب منکشف نہوا پریشان ہوکر حمید سے کہا گھوڑا تیار کر لاؤ سوار ہوکر بسنت
کے مکان کی طرف گیا حمید نے خبر کی اوسنے کہا خیر تو ہے اگر حضرت تشریف لائے ہین چلکے کیون نہین آتے سر دا سا یہ گفتگو سنکر
استقبال کیواسطے آئی بسنت نے مسند بچھائی سر دا سا سے مہمانداری کا ذکر ہونے لگا شہزادہ نے کہا فی الحقیقت کوئی طریقہ مہمانداری کا
قریش اور ماہ پرور نے فروگذاشت نہین کیا اوسنے پھر گل بادشاہ کی روئداد تمام وکمال اوس سے بیان کی کہ فریب و مکر سے اونہون نے مجھے طلسم
سیر کو بھیجا اور تنہائی مین ہم آغوشی سے ہلکان کیا اوس بدبخت کو اپنی خنجر کی جو اوسکی کمر مین تھا خبر تھی اوسکے دستہ سے وہ نیل
سیاہ میرے سینہ پر پڑ گئی سر دا سا لحاظ وادب کلمات رمز وکنایہ کہتی رہی آپسمین ہنستی بولتی رہی دو چار گھڑی کے بعد شہزادہ
وہانسے رخصت ہوکر جوگی صاحب کے مکان مین آیا آرام فرمایا صبح صادق سے پہلے اپنی خلوت گاہ مین گیا نماز پڑھی بوستان کی تخت پر
جلوس کیا **جانا اگر شاہ کا گل بادشاہ کے ملک مین اور حظ اوٹھانا وہان کی سیر سے** جب مسافر جہان یعنی خورشید کمر بند
شعاعی باندھکر مہمانخانۂ مغرب مین گیا تن تنہا اگر شاہ مثال ماہ گل بادشاہ کے مکان کی طرف چلا اپنے آنیکی خبر کی اوسنے آنکھون کو
بچھا لینے کو آیا شہزادہ نے کہا مسنے مین نے وعدہ کیا تھا کہ تنہا آؤنگا وفا کیا گل بادشاہ نے کہا وعدہ وفائی دکھلائی مسیحائی فرمائی
تشریف لیچلو میری آنکھین تلووں سے ملو شہزادہ نے کہا تیرے ماں باپ مجھے پہچان لین گے اوسنے کہا ہرگز اونکو فرشتون کو خبر نہو
اونکا ہمزاد نہ دیکھین شہزادہ نے کہا لیجانے کی وجہ تو بیان کرو کہا دو چار گھڑی رنج فرمایئے کا سیر سے حظ اوٹھایئے گا اس سے دیر کو
چلائیے گا یہ کہکر ایک انگوٹھی اوسکے ہاتھ مین پہنادی وہ سبکو دیکھتا تھا اوسے کوئی نہ دیکھتا تھا القصہ اپنے مکان مین لا کے
تماشا طرح طرح کا دکھایا **بیت** کبھی دریا دکھایا آنسوؤن کا ۞ کبھی اپنے درخشان جگر کا ۞ وہان سے اوٹھکر محمود کی خوابگاہ مین
تشریف لے گئے دیکھا کہ گلنار کی گردن مین محمود کے ہاتھ پڑے ہین دونون ایک پلنگ پر لیٹے ہین محمود نے گلنار سے کہا کہ
اگر شاہ کی عمر دراز جسنے ہم پر باب نشاط کو باز کیا ہمارا ارمان اوسکی بدولت نکلا گلنار نے کہا جب سبب حقیقی کو کسی کام کی درستی
منظور ہوتی ہے ایسے ہی اسباب مہیا کرتا ہے گل نے اپنے مہمان کے کان مین کہا مثل مشہور ہے کہ خربزہ کو دیکھکر خربزہ رنگ پکڑتا ہے مجھے

نظر بچا کے وہان جا پہونچا اور اپنے سر کو اوسکے قدم پر رکھکر رونے لگا اوسکے احوال زار پر اگر شاہ کے دل مین رحم آیا طلسم
سکوت کو مفتاح زبان سے کھولا کچھہ ہنسا بولا اپنی ہاتھہ سے سر اوسکا قدم پر سے اوٹھایا باتین محبت آمیز کرنے لگا اوس آ[illegible]
بے جان مین جان آ گئی طایر شوق نے حوصلہ کی جرأت پائی کہنے لگا اپنی خیرات ایک بوسہ دے ڈالیئے اوسنے کہا منہ لگاتا ہے چھی جا
ہے کتنا کم ظرف پست ہمت ہے آخر گل بادشاہ دوڑ کر بے اختیار لپٹ گیا ہم آغوشی اوسکی طبیعت نازک پر بہت ناگوار ہوئی
پسینے مین تر عرق خجالت سے سر بسر خیر بہر صورت دامن عصمت کو آلودگی سے بچایا مجلس مین آیا جوگی صاحب نے کہا تمھارا
چہرہ بہت متغیر ہے اوسنے کہا روشنی کی گرمی سے عرق عرق ہوا ہون اتنے مین حمید نے عرض کیا آپ کی ماموں صاحب
مع اہل عیال تشریف لاتے ہین مگر ابھی دور ہین شہزادہ جلدی اوٹھا اودھر روانہ ہوا افلاطون اور زلیخا سے ملاقات کی محفل
مین لا بٹھایا افلاطون اوسکے قد بالا پر دمبدم نگاہ کرتا تھا شہزادہ نے پوچھا آپ مجھے گھڑی گھڑی کیا دیکھتے ہین کہا آج تمھارا
وہ بوٹا سا قد مجھے دراز معلوم ہوتا ہے اسمین کیا راز ہے شہزادہ ہنسا اور اپنی ہیئت اصلی پر آگیا زلیخا اوس غیرت یوسف
کو دیکھکر کہنے لگی ہزار حیف باز است و طعمہ نیست شہزادہ نے یہ بات اپنے جی مین رکھی ہر وقت شہباز عقل کو طعمہ کی تحقیق
پر لگایا مگر شکار مدعا نہ پایا دو دن اسیطرح کا سامان عیش و نشاط مہیا رہا تیسرے دن چوتھی کھیلنے کی تیاری ہوئی

روانگی چوتھی کی دلھن کے گھر سے اور جدا ہونا گل بادشاہ کا اگر صاحب سے

[illegible]ی اور ترکاری جو آگ
بکار خوانون مین آنے لگی پریون کے غول مہمانون کے ہجوم بہت تھے عرض والہ کو چوتھی کھیلنے کیواسطے محل مین بلایا
دلھن کو پہلو مین بٹھایا باغبان فلک نے ترنج ماہتاب اور چھڑیان شعاع کی طبق زرین مین لایا ادھر اور اودھر سے سب پریزاد
نازنین چوتھی کھیلنے سے پہنچین ہر چہار طرف سے پھولون کی بوچھار چھڑیون کی مار مار ہونے لگی محمود کا لال شہزادہ سے اگر
اور گل کا سامنا ترنج کا اور دولہ کی ماں کا مقابلہ ہوا گل بادشاہ گلاب کا پھول بھی آہستہ سے اگر شاہ پر پھینکتا تھا وہ اوس سے بھی
اپنے تئین بچاتا تھا نارنج پستان کو ہر ادا سے چھپاتا تھا گل بادشاہ نے ہر چند چاہا کہ اس بہانہ سے ہاتھہ سینہ تک پہونچائے نہ پہونچا مجبور
ہو کر شعر پڑھا شعر سمجھے ہاتھہ رکھنے دیجیے نارنج پستان پر * فراموش آپ چھتین کر دو کانہ یہ [illegible] ہی اگر شاہ نے یہ سنکر [illegible]
ایک ترنج گل کو سینہ پر ایسا مارا کہ چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا سنبھلا نہ تھا کہ ایک چھڑی زور سے لگا کر کہا کہ لو یہ بدھی مدت تک گلے کا
ہار ہینگی لال و دولہ نے یہ دیکھکر سمدھی سے کہا کہ شہزادہ کو منع کرو ایسا نہو کہ خود اوسکے طبع نازک کو کچھہ ملال آئے چوٹ کسیکے
زیادہ لگی آخر الامر سب نے چوتھی کھیلنے سے فراغت پائی رخصت کی تیاری ہوئی گل بادشاہ کی تجویز سے لال و دولہ نے یہ درخواست
کی کہ چند روز یہی صحبت ہو رخصت دولہ کی ملتوی رہے اگر شاہ نے نمانا وزیر کو ارشاد کیا کہ زنانی سواریان روانہ کرو
گل بادشاہ کا صدمۂ مفارقت سے چہرہ متغیر ہوا بہت منت و الحاح سے کہا ای شہزادے دو چار روز ابھی اس غریب خانہ کو اپنی فیض
قدم سے آباد رکھتے آپکا یہان تشریف لانا اتفاق سے تھا شعر نصیب ایسے کہان ہیں کہ آپ مہمان ہون * پس اتفاق خدا ساز اسکو
کہتے ہین * اگر نے کہا تمھاری خاطر سے اسقدر اتفاق ہی کا ہوا ہے مین کہان یہ صحبت کہان گل [illegible] اتنی ہی مین [illegible] شگفتہ
ہو کر کہا کچھہ اندنون مین آپکی طبیعت میری طرف سے صاف ہوئی تھی یہ صحبت یہ الطاف نہ بھولین گے بہت یاد آئینگے شعر اوس
رکاوٹ پہ تو مین جان فدا کرتا تھا * تیری الطاف جو یاد آئینگے مر جاؤنگا * اب امیدوار ہون کہ چندی انتظار وعدہ مین جلا [illegible]

ملتا تھا کبھی گرد پھرتا تھا تصدق ہوتا تھا اور یہ اشعار پڑھتا تھا ابیات مہ من بروز مستی بسر رفت قسم کہ امشب ٭
ز تو دیدہ دم ادائی کہ تو ہم ندیدہ باشی ٭ تو بخواب دلربودی کہ من از رقیب پنہان ٭ بکف پاے تو بوسہ ادوم زحیا شنیدہ باشی ٭
کچھ دلہن نے اگر شاہ کی تلوار بغل سے اوٹھائی شہزادہ جب بیدار ہوا سمجھا کہ یہ کام گل کے سوا دوسرے کا نہین کہا بھیجا کہ میری تلوار مجھے بھیجدو
گل بادشاہ دوڑا آیا ہنستا تھا کہتا تھا سبحان اللہ واہ واہ ایسا سوئے کہ اپنی چیز بسبت کی خبر نہ رہی تلوار کو اوٹھا لی ایسی
تیز ہوئی میان سے باہر ہوئے اگر کسی اور چیز پر قبضہ کرتا تو اپنے دشمنون کو جوہر کرتے آپ تو کہتے تھے ہم بڑے سپاہی ہین
شہزادہ نے کہا مجھے چھیڑ چھاڑ کی باتین خوش نہین آتین قصہ مختصر شہزادہ مجلس مین تشریف لایا نکاح ہوا مبارک سلامت
کا غلغلہ پڑ گیا دلہن کی رخصت کی تیاری ہونے لگی بیت دکھایا چرخ نے تازہ نیرنگ ٭ کہ یہ نیرنگ سازی مین ہے یکرنگ ٭
ہنوز برات رخصت نہوئی تھی کہ خبرداروں نے اگر شہزادہ سے گذارش کیا کہ آپ کے ماموں کے شہر پر غنیم چڑھ آیا ہے اور اوس ملک کو
تاخت تاراج کیا چاہتا ہے جانا اگر شاہ کا اپنے ماموں کے ملک مین اور فتح کرنا اوس لڑائی کا فضل خدا سے
ادھر سامان رخصت کا درپیش تھا کہ اگر شاہ جوگی کی آنکھ بچا گھوڑے پر سوار ہو کر طرفۃ العین مین منزل مقصود پر پہونچا ماموں سے
ملاقات کی تسلی و دلاسا دیا انشاء اللہ تعالے ایک میدان داری مین لڑائی فتح ہو جائیگی یہ کہتا تھا کہ ایک نوجوان ماہ تابان نظر
آیا استفسار فرمایا عرض کیا کہ آپ کے ماموں کا فرزند ارجمند ہے اوسے چھاتی سے لگایا بعد اوسکے مردانہ وشیرانہ حریف سے ہم نبرد ہوا
تو ہاتھ اوسکا اسکی برق تیغ سے سرد ہوا چوگان اقبال سے گوے فتح کو اپنی طرف غلطان دشمن کو گریزان کیا حریف نے ناچار
ہو کر امان چاہی اوس شہنشاہ تاج بخش سے امان پائی گستاخی کی عذر خواہی کی اوسے رخصت کیا اودھر فتح کا شادیانہ بجے ادھر
اگر شاہ کے گم ہونے سے نوبت سینہ زنی کی تھی ابیات ہوئی بزم ماتم وبزم طرب ٭ پریشان و حیران تھے سب کے سب ٭
ہوا حالت غم سے یہ بیقرار ٭ نشان و علم اوسکو تھے مثل دار ٭ کہانکی وہ شادی کہانکا وہ بیاہ ٭ ہوا مثل شب روز روشن
سیاہ ٭ کرون حالت گل کا کیا مین بیان ٭ مصیبت کا اوسپر گرا آسمان ٭ سب کے سب غمناک گریبان چاک بیٹھے تھے کہ شہزادہ
عالیشان سرمایہ عاشقان نمایان ہوا آمد آمد سے ہر تن بیجان مین گویا جان آئی گویا شمع رخسار پر پروانون کا ہجوم تشریف
لانیکی دھوم ہوئی سب نے اپنے اپنے قرینہ پر حال پرسی کی اگر شاہ نے وہان جانیکا احوال اور سرگذشت جنگ و جدال مجملاً بیان
کرکے ایک نامہ وزیر خوشحال کو دیا اوسکی برادر نسبتی نے لکھا تھا نامہ برادر حسب صاحب سلمہ اللہ تعالی الحمد للہ والمنہ کہ اگر شاہ کی
اقبال سے دشمن قوی دست پر فتح پائی ریاست رفتہ ہاتھ آئی خدا اوس بلند اقبال کو سلامت رکھے اوسکی شجاعت اور جوانمردی
کا بیان کرنا سراسر فضول ہے فقط جب وہ خط بادشاہ نے وزیر سے سنا اگر شاہ کو چھاتی سے لگایا مگر جوگی نے بہت غصہ فرمایا
کہ مین نے تمکو ہزار بار منع کیا ہے کہ ایسے امور مین بغیر اطلاع کے جرات نہ کیا کرو تم نہین مانتے ہو لال دیو اوس خط کا مضمون سنکر
اپنے دل مین کہنے لگا تعالی اللہ جو دختر کہ جوانمردی پر اپنی اس قدر نازان ہے کیونکر گل کے ہاتھ آئیگی اوس روز برات کا رخصت
ہونا موقوف رہا شہر مین گشت کرکے دلہن کو محل مین لا اوتارا مجلس عشرت کو بدستور ترتیب دیا اگر شاہ اوس مجلس سے
اوٹھ کر گل بادشاہ نے کہا اے شہزادہ ہماری باغ مین ایک ایسا طلسم ہے کہ کبھی تمنے نہ دیکھا ہوگا اگر آپکو میرے ساتھ چلنے مین کچھ
عذر نہو اکیلے جائیے اوسے دیکھ آئیے شہزادہ نے اوس بات کا کچھ جواب نہ دیا اوسے غافل کرکے سیر باغ کو گیا وہ شیفتہ عاشق بھی

اور گل بادشاہ اپنے ملک مین آئی محفل شادی ترتیب دی تیاری قرار واقعی کی جابجا رقعہ بھیجوائی مہمان بڑے کر و فر سے
جوگی صاحب کو ایک نامہ اس مضمون کا لکھا بعد رضا صاحب مشفق بندہ آگاہ بھتیجی کی شادی قرار پائی ہے آپ بھی مع صاحبزادہ عالی وقار
اور ازواج عصمت شعار رونق افروز بزم عروسی ہون جوگی نے اولا انکار کیا اگر شاہ نے کہا اس مجلس سے کنارہ کش
رہنا صلاح وقت نہین محمود میرا برادر حقیقی ہے خلق کیا کہی کی جوگی نے کہا بسم اللہ جو کچھ مناسب ہو کہلا بھیجو شہزادہ نے
جواب مین کہا کہ انشاء اللہ تعالی بروز معہود بسر و چشم حاضر ہونگی بعد اسکے اگر شاہ بسبب قرب مکان کے شادی محمود کی
جوگی صاحب کے ملک مین قرار دی وزیر بوقلمون کو حکم دیا کہ یہان سے دلہن کے مکان تک فرش بوقلمون خیمہ ہای گوناگون استادہ
ہون اونمین چوکی پہرہ رہے اور سب سامان عیش و عشرت کا مہیا اور آمادہ ہو بیت کہین بادلہ ہو مشجر کہین ٭ فلک کے مقابل
ہو روے زمین ٭ روشنی کے ٹھاٹھ کر جائین جھاڑ جھنکاڑ اوکھڑ جائین شبہای تیرہ مثل روز روشن وشت گلشن بیابان
وادی ایمن ہوجاوے ارباب نشاط بیحساب فوج مسلح ہمراہ رکاب بیغم بانگی بھوکے فیض شاہ سے کامیاب ہون خبردار خبردار کوئی دقیقہ
اس مین فروگذاشت نہ کرنا جو چیز درکار ہو اوسی پیادہ دیکر لینا کسی کو آزردہ خاطر نہ کرنا پھر شہزادہ نے اپنی منہ بولی بہنکو
طلب کیا شہر یار جواہر سنت نے بڑی دھوم دھام نہایت از دہام سے روانہ کیا شہر خشخاش کے بھی سب مہمان جمع ہوئے سامان
عیش و نشاط کا مہیا سب سوم بڑے سامان سے عمل مین آئے دن برات کا آیا بساعت سعید محمود کو نوشاہ بنایا منصور شاہ نے
اپنی گود مین بٹھایا مع چارون وزیرونکے خوشحال تھا اگر شاہ جوگی صاحب کے ساتھ ہاتی پر سوار چارون محل ہمراہ جوگی صاحب
کے جواہرات لٹاتے ہوئے برات سجے آمد آمد سنکے پیشوائی کیواسطے لالا دیو مع لال شہزادہ بڑی کر و فر سے موافق رسم و عادت
شہر کے پریزادونکے ساتھ آیا شعر یہ کثرت ہوئی جن و انسان کی ٭ ہوئی تنگ وسعت بیابان کی ٭ گل بادشاہ اگر صاحب کی
مواصلت سے شادان لالا دیو منصور شاہ جوگی صاحب کی مشارکت سے خندان القصہ برات روانہ ہوئی روشنی نے شب تیرہ کو دن کیا
آتشبازی کے شور نے محشر خاطر سے بھلا یا ارباب نشاط کے تخت روان بیشمار مطرب و قوال ہزار ہزار او جلوس سامان کہان تک بیان ہو برات
دلہن کے دروازے پر آئی ہر ایک نے اوس کشمکش سے راہ پائی دولہ کو ہاتھی پر سے اوتار کر تخت شاہی پر سوار کیا منت سنت زر عقد جواہر
سلک سلک گہر دولہ پر نثار کیا صغیر و کبیر بادشاہ وزیر اوسکے جلوس مین چلے آگے مسند دامادی پر بٹھایا شربت پلایا ہار دیئے
سمدھی سمدھی ملے آپسمین مصافحہ اور معانقہ ہوا گل بادشاہ نے کہا محمود صاحب مین بھی امیدوار ہون جوگی نے کہا آؤ بابا اگر شاہ
سمجھا کہ اس فیلسوف نے یہ حیلہ مجھسے ہم بغل ہونیکے واسطے اوٹھایا اگر شاہ وہان سے ٹل گیا گل شاہ جلدی جلدی جوگی صاحب سے ملکے اگر شاہ
کے پیچھے بیتابانہ دوڑا اگر شاہ جھجک کے سر کو سینہ پاس لیجا کے جلدی سے ہٹ گیا گل شاہ کہنے لگا کبھی سینہ صاف ملے توقف شہزادی نے نمش دیا
گل بادشاہ نے بڑی جرات کر کے ہاتھ مین ہاتھ لینیکو آگے بڑھایا خوب چمٹایا آئینہ کو آئینہ سے ملایا نہین جھجک کر کہا خدایا یہ دن تمھین
بھی نصیب کیجیئے گلنار کا جھوٹا پانی پی لینا کہا اے دیو کیون دیوانہ ہوا ہے وہ محمود ہی تھا جسنے تیری بہن کو قبول کیا مین تو
فرشتہ پرند تھو کون دو دو باتین رمز و کنایہ کی آپسمین ہوئین اگر شاہ دولہ کے پہلو مین جا بیٹھا اگن نکس ہونے لگا گل بادشاہ
کی نظر اگر صاحب پر جا پڑی دیکھا کہ خواب آلودہ ہے جوگی صاحب سے گل بادشاہ نے کہا اگر صاحب بے چین ہین بہتر ہے کہ یہ آرام کرین بعد تامل کے
جوگی صاحب نے کہا اچھا شہزادی کو اوسکی خوابگاہ مین سولایا گل بادشاہ کبھی اوسکی صورت دیکھتا تھا کبھی تلوے اپنے آنکھون سے

کہنے لگا یہ غفلت ہے کہ ہوشیاری خواب ہے کہ بیداری **ابیات** کہان یہ مقدر کہان نصیب + وقوعات ہین یہ عجیب و غریب +
کسے بخت خفتہ سے تھی یہ امید + کہ پھر ہوگی روشن یہ چشم سفید + مقدر میرا ایسا یاور ہوا + ہم آغوش مجھسے یہ دلبر ہوا +
بغل مین لیا اور رویا بہت + کہا بخت سے جو نک سویا بہت + کبھی اوسکی آنکھون سے آنکھین ملین + وہ آنکھین جو اندھی تھین
روشن ہوئین + کبھی ہائے بیٹا کبھی ہائے لال + شکایت بہت کی علی الاتصال + بیٹے کو گلے لگایا سینہ داغدار دکھایا
ادھر اودھر رونے کا ایک تار یہ مضطر وہ بیقرار مادر یہ خبر سنتے ہی خود رفتہ ہوئی ایسی دوڑی گہ گر پڑی لال کو دامن مین لیا
دل کو ٹھنڈا کیا سیل اشک سے پاؤن کی گرد چھڑائی کلیجہ کی آگ بجھائی دل سب کے شاد دونون گھر آباد ہوئے جو کہ مرادین
اونسے تین مانی تھین وہ کین وزیر خوشحال نے عجب ایک حسرت سے محمود کو گلے لگایا آنکھون سے دریا بہایا ہر ایک نے بیٹون کے
آنے سے جان تازہ پائی جو آرزو تھی وہ بر آئی دونون طرف مبارک سلامتی کی دھوم دھام ہوئی لال شہزادہ کہان ماہ پیکر
ماہ پرور پر ہالہ محمود کی والدین گلنار پر پروانہ محلون مین رت جگے ہوئے پیر دیدار کے کونڈے بی بی کی صحنک بی آسا کا
کانسا ترت پھرت کی پوڑیان جناب مشکلکشا کے دونے دیئے ہر جگہ سامان جشن مہیا ہوئے وقت شب شہزادہ نے منصور شاہ سے
قصہ اپنے شکار کا اور سلوک لال دیو کا افسانہ ماہ پرور اور گلنار کا بیان کیا لال دیو کو بلوایا مان باپ سے ملاقات کروائی اوسکی
مروت اور محبت کی اپنے پدر بزرگوار سے تعریف کی کہ مینے اس مہربان کی بدولت کوئی تکلیف نہین اوٹھائی بادشاہ نے کہا تمنے
اونکی بدولت آرام پایا اونھون نے آپ کی نعمت دیدار سے حظ اوٹھایا ہمنے رو رو کے آنکھون کو کھویا خیر جو مقدر مین تھا وہ ہوا
ہزار شکر کہ خدا نے پھر آج ہمین زندہ کیا القصہ دیو تو وہان سے اوٹھکر اپنی فرودگاہ مین آیا شہزادہ نے عاشق ہونا گل بادشاہ کا
اگر صاحب کو اوپر ظاہر کیا بر سبیل مذکور یہ بھی کہا کہ حضرت کو میرا حاضر رہنا منظور ہے تو وزیر کی بیٹی کو اوس سے منسوب کیجئے والا یہ غلام
خدمت سے معذور رہا بس اپنے سے مجبور ہے کوئی صورت قدمبوسی کی اسکے سوا نہین نکلتی بادشاہ نے کہا اوسکی جوانمردی شہرہ
آفاق ہے منظور نہین کہ اوسکی خلاف مرضی وقوع مین آئے شہزادہ نے کہا قبلہ عالم کا دل بسنت پر مائل نہین وہان سے اوٹھکر
وزیر کے مکان مین آیا محمود وزیر کی سرگذشت گل بادشاہ کی حقیقت کو مفصل بیان فرمایا مطلب پر سخن کو لایا وزیر نے کہا
اے شہزادہ اوسکی باعث سے اسکی مشکل آسان ہوئی انصاف چاہتا ہے جسطرح یہ مطلب مراد کو پہونچا گل شاہ بھی کامیاب
ہون لیکن اس نسبت مین عذر چند در چند ہین اول تو یہ کہ وہ ہمارے دست قدرت مین نہین اگر ملک تمھارے بعد اوسنے فتح کئے
ہین اب وہ کسی کی محکوم ہونے سے ننگ و عار رکھتی ہے دوسرے یہ کہ جوگی اوس سے بہت مالوف ہے اور اوسکی دلجوئی پر مصروف بلکہ سر انجام
ہونا اسباب کا اوسکی رای پر موقوف ہے تیسرے یہ کہ وہ جوگی مرتاض ہے سب بویری مین ممتاز ہے ایسا نہین کہ لال دیو اوسکا
کچھہ کر سکے چوتھی یہ کہ شرعاً بھی وہ عاقلہ بالغہ خود ممیز و ممتاز ہے لیکن ہمارے کہنے سے کچھہ رسوم نسبت کی درمیان مین آئینگی
ہرگاہ اوسے راضی پاونگا عقد کر دونگا شہزادے نے کہا یہی مناسب ہے وزیر نے کہا لال دیو اور گل بادشاہ کو اپنے روبرو طلب کیا پان کا بیڑا
کھلایا امام ضامن کا روپیہ بازو پر باندھا پھر یہ التماس کیا ہماری آرزو یہ ہے محمود کا بیاہ دوبارہ کرین آپ گلنار کو اپنے ساتھ
لیجاوین فلانی تاریخ ہم اسی دولہ بنا کر لائینگے لال دیو گلنار کو ساتھ لیکر رخصت ہوا دوبارہ شادی ہونا گلنار اور
محمود کی شریک ہونا منصور شاہ اور خوشحال اور جوگی اور اگر صاحب کا برات مین جب لال دیو اور

ہیچ ہے دگر دو گز جگر جگر محمود کی بیقراری دو دن نہ دیکھہ سکے ہماری کبھی بات نہ پوچھی شہزادہ نے کہا اگرچہ مین بھی
یہ جانتا تھا **ابیات** کسی کے عشق مین سرشار ہے تو ٭ کسی کی چشم کا بیمار ہے تو ٭ تجھی سودا ہے اک زلف سیہ کا ٭ تو ہے
کشتہ کسی تیغ نگہہ کا ٭ مگر پاس ادب سے پوچھہ نہ سکتا تھا اپنا ملال مجھسے بیان کیجیئے جان تک دریغ نہین ہے گل بادشاہ
بے اختیار رونے لگا اور یہ کہا کہ محمود کی بہن نے اپنی زلف سے مجھے مار رکھا ہے اوس اگر کیواسطے خود اگر کی طرح جلتا ہون
شمع صفت اور وختہ رہتا ہون شہزادہ ہنسا اور کہا عیوض معاوض گلہ ندارد خاطر جمع رکھیئے انشاالله تعالے وہ آگی ہاتھہ
آویگی القصہ شہزادی نے ہر ایک ضامند محمود کو پیام وصل سے خرسند کیا **بیت** پیام وصل جب اوسکو سنایا ٭
تب اوس خود رفتہ کو کچھہ ہوش آیا ٭ الغرض تیاری شادی کی شروع ہوئی **بیت** وہ سامان عروسی گر رقم ہون ٭
تو میری ہاتھہ مین ہنجود قلم ہو ٭ ساعت سعید مین محمود وزیر کو دولہ بنایا اور گلنار کو دولھن بنا کر محمود کے ساتھہ منعقد کیا
اوس محمود عاقبت نے شمع وصال اوسکے سے آتش اشتیاق کو سرد کیا جب وہ مجلس شادی کی برخاستہ ہوئی بعد فراغت جو آگے
اور منوچہر گل بادشاہ کے وزیر اگر صبا کی مجلس مین مشرف ہوے ارشاد ہوا کئی روز سے کہان تھے اونھون نے کہا ہماری سرکار
مین تقریب عروسی تھی محمود وزیرزادہ کا گلنار پری سے کہ بیٹی لال دیو کی گل بادشاہ کی بہن ہے نکاح ہوا بعد فراغت کے
ہم باریاب ہوئے ہین اگر شاہ نے اوس داستان کو کان بھر کر سنا اور وزیرونکو اوس خوشخبری کی عوض انعام و اکرام اونکی لائق
عطا کیا ملاقات ہونی لال شہزادہ اور محمود وزیر کی منصور شاہ اور خوشحال وزیر سے اور نسبت ہونی
گل شاہ کی اگر صبا کے ساتھہ اونکی تدبیر سے نقاش نگارستان محبت نے اس داستان مواصلت کو اوس
صفحہ بیان ملاقات لال شہزادہ کے منصور شاہ سے اور محمود کی خوشحال سے اسطرح کھینچا ہے جبکہ کمال اشتیاق
اور درد فراق سے اگر شاہ نے حال گل بادشاہ کا نہایت تباہ ہوا **شعر** شرر شعلہ پرخطر ہو گیا ٭ بھڑک کر چراغ سحر
ہو گیا ٭ لال شہزادہ نے کہا کہ میری عقل مین کوئی تدبیر اس سے بہتر نہین کہ مجھے اور محمود کو اپنی ساتھہ لیکر حضرت
قبلگاہی کی ملاقات کو چلیئے وہ ہمارے دیدار سے جان تازہ پائین گے جو کچھہ آپ کہین گے بسر و چشم بجا لائین گے اور مین
آپ سے یہ عہد کرتا ہون کہ تا بزندگی طوق بندگی گردن سے جدا نکرونگا اور حضرت سلامت کو بنج مہاجرت سے مبتلا نہ
کرونگا چار و ناچار لال دیو نے تیاری اودھر کی چلنے کی کی جلوس بیشمار بہم پہونچایا ماہ پرور کو پالکی پرتکلف مین گلنار کو محافہ
مین بٹھایا محمود کا شہزادہ نے ہاتھہ مین ہاتھہ دیکر بڑی کر و فر سے شہر خوشحاش کی طرف بہ تعجیل تمام پہونچایا تمام شہر دیوونکی
کی کثرت سے معمور ہو گیا منصور شاہ بہت گھبرایا وزیر خوشحال کو یاد فرمایا جب وہ حاضر ہوا ارشاد کیا کہ اے خوشحال تعجب
ہے کہ یہ غنیم بخوف و بیم ہماری ملک مین داخل ہوا تمنے ہمین اجتک اطلاع نہ کی اسکا کیا سبب ایسی غفلت کی
وزیر نے کہا حضرت کا فرمانا بجا ہے لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لشکر شاہراہ ممالک محروسہ سے نہین آیا اسواسطے کہ افواج شاہی
جابجا نظم و نسق پر متعینہ ہے خواہ مخواہ معرکہ آرائی ہوتی مقابلہ ہوتا کوسون کا کھیت پڑتا یہ لشکر قوم جنات سے معلوم ہوتا ہے
کہ آفت آسمانی کی کسکو خبر ہو یہ راز کیونکر کھلے بادشاہ وزیر مین یہ گفتگو تھی کہ دفعتاً ایک تخت ہوا سے زمین پر اوترا
لال شہزادہ محمود وزیرزادہ دونون اوس پر سے دکھائی دیے جلد جلد اوترکر بادشاہ کے قدمون پر گرے بادشاہ حیرت مین آگیا

پھری جلد وہان سے وہ کیون اسقدر ۞ لال شہزادہ نے کہا شعر جلو دیکھین یہ ماجرا کیا ہی ۞ اس نہان خانہ مین دھر آگیا ہے
محمود نے کہا جائو بھی دو شہزادہ نے نہانا وہان آیا تختہ اوٹھایا اوس مین ایک دروازہ مرصع خوش اسلوب پایا ادسے
مفتاح شوق سے مفتوح کیا دیکھا ایک مکان مختصر خوشتر و بہتر صحن اوسکا مسطح وبرابر اوس مین تخت زرنگار پر ایک پری خوبصورت
خوش جمال مہر تمثال اپنا رحل اوپر قرآن سامنے مسند پر تکیہ دئے بیٹھی ہے قرآن مجید کی تلاوت مصحف رخ کی صحبت کر رہی ہے
دیکھتے ہی محمود وزیر زادی کا دل سے پارہ ہوا شعر ناسخ کا ٹپڑھکر منہ کے بھل گرا شعر جھکی رہتی ہین پلکین ہر سجدہ طاق ابرو مین ۞ لکھا ہے آیہ سجدہ مقرر صفحہ رو مین ۞ پریزاد نے اپنی رسوائی کے واسطے محمود کو مصحف رخسار کی ہوا دی
سورہ اخلاص کو پانی پڑھ پڑھ کے دم کیا اوسے پلایا ہوش مین آیا آنکھ کھول کر دیکھا کہ گود مین لال شہزادی کی
کے میر اسر ہے پری کچھ دعائین پڑھ رہی ہے اس خوشی سے از خود رفتہ ہوا پری نے شاہزادہ سے کہا اللہ اسکو میری مکان
سے اوٹھا لیجاؤ مین کس و ناکس مین بدنام بلکہ رسوائے عام ہونگی ابیات مجھے عشق کے نام سے ننگ ہے ۞ کہ ناموس شیشہ ہے اور
یہ سنگ ہے ۞ نہ مین بوالہوس ہون نہ مین عشقباز ۞ نہین جانتی مین نشیب و فراز ۞ اس آلودگی سے کرو مجھکو پاک ۞ نہین کر نہ ہو
آپکو مین ہلاک ۞ شہزادہ نے کئی بار اوسکو پکارا بارے ہوش مین آیا یہ اشعار زبان پر لایا ابیات اس خاک سے مجھکو تو اوٹھایا چاہئے ۞ کہتا ہے دل یہان سے تو جایا نچاہیئے ۞ اوسکے خیال مین مری آنکھین ہوئی ہین بند ۞ یہ خواب خوش ہے مجھکو جگایا نچاہئے ۞ دیتا ہے اپنے مصحف عارض کی
وہ ہوا ۞ منہ اپنا اوسطرف سے پھرایا نچاہئے ۞ شہزادہ نے چار ناچار دوش پر اوسے اوٹھایا اپنے مکان مین لایا لال پری نے سنا شہزادہ کا دیر
بیمار وہ اوسکے لیے بیقرار عیادت کے لیے آیا حال اوسکا دگرگون پایا قیاس و تمیز سے دریافت کیا کہ کسی پری کے شعلہ رخ او نظارہ زلف
سے سوزان و پریشان ہے فکر یہ تھا کہ ہماری شمع کا پروانہ یعنی گلنار کے عشق کا دیوانہ ہے ہزار ہزار عمل لاکھ لاکھ افسون پڑھے اوسکی طبیعت
کی وحشت نہ گئی شعر کب دوا کی مین اپنی تدبیر نہین کرتا ۞ نسخہ تو کوئی اسکو تاثیر نہین کرتا ۞ جب از خود رفتہ و ام تدبیر سے دم نہوا
شہزادہ نے لال دیو سے کہا میری زندگانی کا باعث یار جانی ہے اگر اسکے دشمنون کو کچھ ہوا مین بھی اپنے تئین ہلاک کر ڈونگا دیو نے کہا
میری تدبیر اسپر کارگر نہین ہوتی جو تم کہو سو کرون شہزادہ نے کہا آپ اسکو اپنی غلامی مین قبول کیجئے گلنار کے عشق نے جلایا ہے
اوسکی زلف کے پیچ مین آیا ہے دیو نے افعی کی طرح پیچ و تاب کھایا مگر حرف انکار زبان پر نہ لایا شہزادہ سمجھا کہ یہ رضامند ہے
قریش کی خدمت مین لیگیا کوئی دقیقہ منت و الحاح و خوشامد و چاپلوسی کا فروگذاشت نہ کیا قریش نے نہایت غصہ و طیش کھایا
برہم و درہم ہوئی گھر کا جھڑکا اور کہا سبحان اللہ یہ ہوئے انہونے زمین آسمان ایک کرونگی وزیر کو کہ بمنزلہ خادم کے ہوتا ہے گل کی بہن
ندونگی اوسکی پاپوش پر سے ہزار محمود صدقے اوتاری تھے پھر اسطرح کا کلام سنونگی تو بری طرح پیش آؤنگی شہزادہ اوسے حسب اضافہ
سے رونے لگا گل بادشاہ نے کہا امی امان جان مجھے شہزادہ کا رنج نہایت ناگوار اسکا ملال خاطر پر بار ہے محمود اور یہ ایک جان دو قالب
ہین یہ مطلوب وہ طالب جسطرح محمود سے محبت اسی ہے اس سے مجھے ہے اگر اسکو صدمہ پہونچا مین بھی نہ جیونگا سوا اس کے نجوم سے
بھی دریافت ہوتا ہے کہ اس مشتری کا اوس ماہ سے مقترن ہونا ہے قریش نے تامل کے بعد لال شاہزادہ سے کہا کہ خیر تمہاری خاطر
ناگوار گو ارا کرتی ہون گل بادشاہ کی نازک طبعی سے ڈرتی ہون شہزادہ گل کا ہاتھ پکڑے ہوئے باہر آیا گل نے کہا
تیرا کہنا ہمین سب طرح منظور ہے مگر صد حیف تجھے میرے حال کی مطلق خبر نہین میرے رنج و ملال کا ذرا اثر نہین ہے

گل بادشاہ کے وزیرون کی شادیان کین محض یہ عنایات و فضل خدا ہے معاانس کرکی آواز آئی کہ سبحان اللہ قریب شاد
عاشق مغموم وزیر کامیاب بادشاہ محروم اگر شاہ نے اوس آواز پر سرو اسا کو مخاطب ہونے دیا اور اپنے دل مین کمال منفعل ہوا کہ یہ سبب
باتین گل بادشاہ نے میری زبانی سنی ہون گی قصہ کوتاہ سرو اسا کو بڑی دھوم دھام سے اوسکے باپ نے رخصت کیا اگر شاہ نے
حمید سے کہا کہ تم آگے جاؤ بسنت کو یہ مژدہ سناؤ جب سرو اسا کا آنا اوس عاشق نے سنا قمری کیطرح کوکو کہتا ہوا اوڑا راہ مین
پایا اگر شاہ کے تصدق ہوتا تھا اور یہ کہتا تھا شعر تمام عمر کو اپنا مجھے غلام کیا * کبھی کسی سے نہ ہوتا جو تمنے کام کیا * شہزادے
نے کہا اے عزیز تیرا رنج ناگوار ہوا حق تعالی نے مجھے تیری مدد کی توفیق دی سرو اسا حاضر ہے خدا تجھکو مبارک کرے بسنت
سرو اسا کو ساتھ لیکر اودھر روانہ ہوا یہ جوگی صاحب کی خدمت مین آیا اوسنے کہا اگر صاحب اب تمھاری حرکات سے مین
نہایت آزردہ ہوتا ہون مفارقت اور مہاجرت کے صدمے سہتا ہون شہزادہ نے کہا آپکا ارشاد بجا لاؤنگا جوگی نے اپنے
وزیر کو کہ نام اوسکا بوقلمون عقل و فراست مین افلاطون تھا ارشاد فرمایا کہ ایک کارنامہ جسمین یہ مہمات مندرج ہون
لکھکر قلعہ کے دروازے پر لگا دو تاکہ اوسکا اشتہار چار سو عالم مین ہو بوقلمون حسب ارشاد عمل مین لایا **بدھی پہننا گل**
بادشاہ کا اگر صاحب کو سوداگر بنکر شہر خشخاش مین اگر شاہ مہمات سلطنت مین مصروف تھا گل بادشاہ ایک دشمن
بارش سفید بنکر جامہ سنہری پگڑی اور تکلہ بہت بھاری باندھکر ملک التجار کی صورت در دولت پر حاضر ہوا بعد عرض ہونیکے
اجازت باریابی کی حاصل ہوئی اوس سوداگر نے کہ گوہر اشک اور عقیق جگر اپنا بھینٹ لایا تھا پہلے اپنے مشتری کے یاقوت لب
دہان اور الماس پارہ دندان کو خوب پرکھا پھر صندوقچہ سے ایک بیبہا بیش قیمت کہ ہر گوہر اوسکا چمک مین گوہر نایاب
تھا نکالکر پیشکش لایا بادشاہ نے کہا قیمت اسکی کہو سوداگر نے کہا پہلے قبلہ عالم اسے آراستگی سے آبرو بخشین اگر درست
و زیبا ہو تو قیمت اسکی عرض کیجاے بادشاہ نے بسم اللہ کہکر اوسے حمائل کیا پسند فرمایا سوداگر نے عرض کیا کہ ارشاد ہو تو
غلام گوہر سخن کو آہستہ صدف گوش مبارک مین پہونچاے بادشاہ نے گوشہ ابرو سے متصل بلایا سوداگر دعائین دیتا ہوا قریب سے
قریب پہونچا اور گوش مبارک مین کہا کہ حضرت نے جو احوال نہانی اپنا سرو اسا سے بیان فرمایا یہ غلام پردہ سے لگا ہوا سب باتین
سنتا تھا اگرچہ پہلے سے ثابت تھا کہ ایسے گوہر ناسفتہ کو سوزن الماس کی حاجت ہے مگر اوس عزیز سے یقین کلی ہوا یہ بدھی
رسم کی حاضر ہے مبارک ہو اس بات کے سنتے ہی شہزادہ کا عارض الماس رنگ کلام عکس سے گلرنگ ہو گیا سوداگر غائب
ہوا اگر شاہ درہم و برہم ہو کر اوٹھہ گیا جوگی صاحب نے بدھی کو اوسکے گلے مین دیکھکر کہا کہ کسی کی چیز لائی ہوئی ہمین لینا مناسب
نہین شہزادہ نے وہ بدھی گلے سے دور کی شعر عبث ہے بھیجنا میری طرف یہ ہار اوس گل کو * وہ زیور اور سینے کا ملا اسکو نہ
پہنے گا **عاشق ہونا محمود وزیر کا خواہر گل بادشاہ گلنار پری پر اور راضی کرنا لال شہزادے کا لال دیو**
کو اوسکی مواصلت پر یہان سے احوال محمود وزیرزادہ کا سنیے ایک دن لال شہزادہ محمود کو اپنے ساتھ لیکر بالاخانہ
پر گیا سیر کرتے کرتے کیا دیکھتا ہے کہ ایک عورت خوانچہ سر پر رکھے ہوئے باد تند کی مانند چلی آتی ہے ایک جگہ پر ٹھہری ادھر
اودھر دیکھکر تختہ اوسکا اوٹھایا اندر گئی بعد دو گھڑی کے خوانچہ خالی لیکر پھری **ابیات** ہو آمد و رفت سے یہ عیان
کوئی سر حکمت ہے پوشیدہ بیان * نہین آمد و رفت وہ بے سبب * وہ ہے کچھ نہ کچھ ماجرائے عجب * وہ کیا دیکھتی تھی ادھر اودھر

بدبخت یہ برن جلد اوتار نہین تجھے ہلاک کرتا ہون سرداسا نے کہا بسم اللہ یہی آرزو ہی یہ موت تو جینے سے بہتر ہے یہ سنکر چاہتا ہی کہ غصہ سے تلوار لگائے کہ اگر شاہ نے دوڑ کر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ای بزرگوار بس عجب ہی کہ باپ اپنی بیٹی کو بیگناہ قتل کرے اوسنے کہا یہ ننگ خاندان قابل گردن زدنی ہی بادشاہ نے کہا یہ سچ ہے مگر یہ تیر عشق دل پر کھائے ہوئے ہی مرگ کو زندگی سی بہتر اور قتل کو حیات سے خوشتر سمجھتی ہی **بیت** خم ابروے یار ہے جسکو تیغ ✣ جھکا دیگا وہ گردن نہ کیون بیدریغ ✣ ای بزرگوار باحمیت یہ کوچہ عشق علاحدہ ہی اس مین کسیکا قابو نہین بلبل کو خیال کرو پروانہ کو دیکھو اور ہزار ہا قصہ اہل عشق سنا **شعر** عشق تا خام است باشد بستۂ ناموس و ننگ ✣ پختۂ مغزان جنون را کے حیا زنجیر پاست ✣ اسکا انجام برا ہی اس خون ناحق سی عاصی و بدنام بلکہ رسوائے خاص و عام ہوگے وہ یہ سنکر دریئے اوسکے قتل سے باز رہا اور پوچھا تم کون ہو کہان سے آئے ہو اگر شاہ نے کہا آنا میرا ختن سے ہوا منصور شاہ کہ والی اوس مملکت کا ہی اوسکا فرزند ہون نام میرا اگر ہی سیر کرتا ہوا ادھر آنکلا ہون اوسنے کہا کسی رشک گل سے پیوند ہونا منظور ہے شاہزادہ نے کہا کیا مضایقہ حاضر ہون اس بات سی نہایت خوش ہوا پیغام شادی کا اگر شاہ نے قبول کیا سرداسا سے کہلا بھیجا کہ ای نام خدا ایک بادشاہ آدم زاد صاحب حسن و جمال ماہ پارہ قابل نظارہ تیرے عقد مناکحت پر آمادہ ہے **ابیات** نہین اس سی بہتر کوئی آدمی ✣ یہ انسان ہے نوع بشر مین پری ✣ بہت ہمنے انسان دیکھی مگر ✣ نہ دیکھا اس انداز کا بھی بشر ✣ پری ہی و یا فرشتہ ہے یا حور ہی ✣ جو کچھ ہے سو ہی دل کو منظور ہی ✣ سرداسا نے بعد تامل بسیار کے یہ جواب دیا کہ اپنی نظر مین بسنت کے سوا کوئی نہین سماتا **شعر** فرشتہ وہ ہی تو کچھ آرزو نہین مجکو ✣ وہ حور ہے تو نہین اوسکی جستجو مجکو ✣ میرا یہ جامہ نہ اوتریگا انشاء اللہ تعالی اسی قالب مین جان دونگی شہزادی نے اوسکی وفاداری پر تحسین و آفرین کرکے کہا ای بزرگوار اوسکے پیغام سے آزردہ نہو مجکو اختیار دو کہ مین خود اوس پری کو راضی کرون شیشہ مین اوتارون اوسنے کہا از ین چہ بہتر شہزادہ اوسکی خلوت سرا مین گیا الگ جا بیٹھا آہستہ کہا ای سرداسا مین بھی تیری طرح سے عورت ہون ظاہر مین مرد ہون بسنت مجسے اتحاد دلی رکھتا ہی اوسے بیقرار دیکھکر تجھہ تک پہونچا ہون اوسکے واسطے تجھے لیئے جاتا ہون یہ برن اوتار کپڑے بدل میرے ساتھ چل تجھے قسم ہے حضرت سلیمان کی کہ میرا حال کسی پر ظاہر نہو سرداسا اس مژدہ سے نہایت خوش و خرم ہوئی ماں باپ سے کہا مینے ساری عمر آپ کو آزردہ رکھا گستاخی کی عذرخواہ ہون میرا قصور معاف کرو جس سے چاہو منعقد کرو اختیار ہے ماں باپ اوسکے جواب باصواب سی شاد ہوے اوسی دن شہزادی کے ساتھ اوسے منعقد کیا پردے چھپٹ گئے دونون کو خلوت گاہ مین بھیجا **ابیات** یہ صحبت تو البتہ دیکھی ہی کم ✣ کہ بلبل سے ہو کوئی بلبل بہم ✣ صدف کو صدف سے مقابل کیا ✣ مراد دل کا اہل دل کی حاصل کیا ✣ پری فاختہ اور قمری اگر ✣ وہی ایک کو کو ادھر اور ادھر ✣ سرداسا بھی حسن مین کچھ کم نہ تھی گویا تخلیہ مین تلے اوپر کی بہنین معلوم ہوتی تھین شہزادہ نے اپنی سرگذشت ابتدا سے انتہا تک سرداسا سے بیان کی اوسنے بھی بسنت کی حقیقت تپ فرقت کی مصیبت یرقان قبل از رابع کی اذیت طبیب جان سے بیان کی پھر سرداسا نے اگر شاہ سے کہا کہ میرے باغ مین ایک حوض ہی اوسمین مرد نہائے تو عورت ہوجائے عورت نہائے تو مرد ہو مزاج مین آئے تو آزمایش کیجیے اگر شاہ نے کہا حق تعالی نے مجھے ہمت مردانگی عطا کی ہی فضل خدا سے اکثر کام بن پڑے ہین کئی مہم میرے ہاتھہ سر ہوئین ہین بار اسطرح سے لایا

اوس وقت اوس ماہ جبین کو اندھیرے مین تنہا پایا اپنے بیگانہ کی نظر سے محفوظ تا اور یار سے محظوظ ہوا یارا ضبط نرہا بیساختہ اگرشاہ کو سینہ سے لگایا جھٹ پٹ دو چار بوسے لیکر آنکھین تلووں سے ملنے لگا بادشاہ صدمہ آسیب سمجھا لاحول پڑھی سورۂ نور دم کیا الغرض جب وہ زور شور ہوا کا برطرف ہونے لگا گل بادشاہ یہ شعر پڑھتا ہوا شعر ہجر کے صدمے بھولائے گردو باد حسان ہی ٭ سو فری دل کو میرے دلبر سے بے منت ملی ٭ روانہ ہوا اگرشاہ نے اوسکی آواز پہچان کر اپنے دل مین کہا کہ غضب کیا اسنے ایسے اندھیرے مین آیا وہ بھوت بھی کمبخت تھا اتنے مین کیا دیکھتا ہی کہ ایک کشتی مین چالیس درخت مرصع دھرے ہر شاخ پر ایک دختر پری پیکر آراستہ پیراستہ بیٹھی ہوئی کڑی کمان کے تیر کیطرح چلی آتی ہی جب وہ کشتی گئی دوسری کشتی آئی اوسپر بھی اوتنے ہی درخت اور ویسی ہی حسینان شیرین ادا تھین وہ کشتی بھی گذری تیسری کشتی پر سو کے درخت شاخون پر دختران خرد سال صاحب جمال بازی کنان خندہ زنان دیکھین بعد اوسکے ایک بجرہ قابل نظارہ با تجمل شاہی نمودار ہوا اوسکا مور چھل ہوتا ہوا آمادہ جوکہ اوسپر سوار ایک مرد دیرینہ ریش سفید تا بسینہ اوسکو برابر بیٹھا ہوا نمودار ہوا شہزادہ نے لاحول پڑھ کے کہا اس باپ کیواسطے یہ سامان شاہانہ چاہا اوسے کچھ پھینک کی مار یا اوس پیر مرد کو پکارے حمید نے کہا کسواسطے شعر یہ عجب جہان ہے ایک گذرگاہ ٭ جو دیکھا یہان وہ پھر نہ دیکھا ٭

اگرشاہ اپنے مکان مین آیا مگر تحقیق حال مین متوحش اور پیچ و تاب کھاتا رہا دوسرے دن بسنت وزیر خدمت مین مشرف ہوا اگرشاہ نے چاندنی کی سیر عجیب اور وہ ماجرای غریب اوسسے بیان کیا وہ بے اختیار مانند ابر بہار رونے لگا اور برق کیطرح تڑپنے لگا اگرشاہ نے کہا اے وفادار تو کیون روتا ہی اوسنے کہا بیت قابل گفتن نہین راز نہان ٭ کیا کرون ہی اپنی بدبختی عیان ٭ بادشاہ نے اصرار کیا اور اپنے سر کی قسم دی بسنت نے عرض کیا کہ ایک بیت ہے وہ پریزاد کہ نام اوسکا سروآسا ہی مجھپر عاشق ہی میری ملاقات کی حاضر و غایب مشتاق ہی وہ مرد کہن سال اوس صاحب جمال کا پدر ہے وہ بزرگوار مجھسے آزردگی اور افسردگی طبیعت رکھتا ہی کہتا ہی کہ تیری نسبت بسنت سے ہرگز نہ کرونگا اسواسطے پری نے اپنا یہ حال کیا ہی تا کہ لوگون کو اوس سے نفرت ہو کوئی طلبگار نہ بحت نہو شہزادہ اس بات کو سنکر خاموش ہوا بسنت کو رخصت کیا جوگی کے مکان سے اوٹھکر اپنی تختگاہ مین آیا دادخواہون کو داد دی ماں باپ کی طبیعت شاد کی شام کو بحسب معمول جوگی صاحب کی خدمت مین پہونچکر صحبت کیمیا خاصیت سے راحت اور سعادت حاصل کی

جانا اگرشاہ کا سروآسا کی ملک مین اور راضی کرنا اوسکو عقد پر پہلی صحبت مین

صبح ہوئی اگرشاہ گھوڑے کے پاس گیا دست شفقت اوسکے زانو پر پھیرا گھوڑے نے کہا ای بادشاہ کچھ بسنت کی خبر ہے کہ اوسکی تقدیر سے کیا گل پھولا ہی جوگی صاحب نے کسی سے سن لیا ہی دروازے پر حکم پہونچا ہے کہ بے ہماری اجازت آمد و رفت سب کی مسدود ہو اور اغوا کر کے شہزادی کو کہین لیجاوے وہ مغضوب اور مردود ہی اگرشاہ نے کہا وہ مالک ہین مگر ہم خواہ نخواہ سروآسا کے ملک مین جاوینگے اوسکی تلاش مین خاک اوڑاوینگے ہمارا رفیق اوسکی مفارقت مین تباہ ہی گھوڑے نے کہا بسم اللہ آپ سوار ہوجیے حمید کو ہمراہ لیجیے مین آسمان کو طرار ا بھرونگا کسیکو مطلق خبر نہوگی شہزادے نے ویسی کیا گھوڑا اوس سروآسا کے ملک مین اوڑا شعر کبھی زمین پر اوسکا قدم نہین لگتا ٭ اسی سے اسپ فلک سیر نام ہی اوسکا ٭ وہان پہونچ گیا دیکھتا ہی کہ سروآسا شکل ماہ جوکی بیٹھی ہے اور باپ اوسکا با شمشیر برہنہ اوسکے قتل پر آمادہ ہی اور یہ کہتا ہی کہ اے

کی باغ بے نظیر اوسکا نام رکھا اگر شاہ نے سامان جشن اوس مین تیار کیا ایک کو مہمان کیا چند روز چوگان بازی مین مشغول
رہا گل بادشاہ نے یہ خبر سنکر جوگی صاحب کو یہ پیغام بھیجا ہمنے سنا ہی کہ آپکے فرزند دلبند نے ایک باغ بے نظیر تعمیر کیا ہی یہ تکلیف
و تصدیع ناحق اوٹھائی باغ حاضر تھا اوسی سرزمین پر نصب کردیتا اگر شاہ نے کہا سبحان اللہ چار پیسے تصدق کے
ہزار طرح سی بیچتا کے بھیجے تھے باغ کو یہان لائے آسمان پر اوٹھائی جوگی صاحب مسکرا کر چپ ہو رہے پھر وکیل نے عرض کیا کہ باغ کے
تیار ہونیکی بہت سی مبارکباد دی ہی اور یہ ارشاد فرمایا ہی کہ شہزادی اگر اوس باغ مین چوگان بازی کرتی ہین میرا بھی
جی چاہتا ہی کہ گیند کیطرح افتان و خیزان وہان پہنچون جوگی صاحب نے کہا وہ بادشاہ زادہ یہ جوگی بچہ شاہ کو گدا سی کیا نسبت
کہا یہ غریب خانہ گھر آپکا ہی ضرور تشریف لائیے لیکن اس ارادی سے قصد نہ فرمائیے جب گل بادشاہ اس آرزو سے مایوس ہو تخت
پر سوار ہوکر چوری چھپے سے وہان آیا چوگان بازی کا تماشا دیکھنے لگا جب وہ چوگان گیند پر پڑتا تھا گل بادشاہ کے دل پر چوٹ
لگتی تھی شہزادہ شاد و خرم اپنے باغ مین بیٹھا تھا جو امیر بار یاب ہوتا اوسے انعام و خلعت دیتا تھا جبتک وہ عاشق صادق
ہوا پر ٹھہرا یہ بھی بیٹھا وہ اودھر گیا یہ ایدھر اوٹھا حمید ہمراہ چلا گھوڑے کی جانب جسم امان جا نکلا اوسنے دریافت کیا کہ اس وقت
اسکی طبیعت کچھ مکدر ہی رفع ملال کیواسطے کہا ای بادشاہ کچھ سیر تماشے کو جی چاہتا ہی تو آئیے سوار ہوجیے اگر شاہ سوار ہوئے گھوڑا
اسقدر آسمان پر بلند ہوا کہ عمارت زمین کی مثل حباب کے معلوم ہوتی تھی گھوڑے نے کہا میری کف دہن کا سرمہ لگائیے آسمان تک چیزین
نمایان دور سے نزدیک کی سیر کیجیے اگر شاہ نے سرمہ دیا گھوڑے نے اشارہ کیا کہ فلانے مکان کیطرف ملاحظہ ہو بادشاہ اودھر
متوجہ ہوا دیکھا تخت پر ایک پری زاد نازنین بیٹھی ہے اگر صاحب نے کہا اس چہرہ جبین سے کچھ بوے آشنائی آتی ہی شعر یہ معنے ہو اوسکی صورت
سے پیدا ❊ یہ ناآشنا ہمسے کچھ آشنا ہی ❊ گھوڑے نے کہا یہ پریزاد گل بادشاہ کی خواہر ہی اور پیوند ہونا اوسکا محمود وزیر زادہ سے
مقدر ہی **سیر دریا میں دیکھنا سرداسا کی سواری کا بحالت عجیب اور دریافت کرنا اوسکا بسنت وزیر**
سے ایک شب کا ذکر ہے کہ نور مہتاب شب تیرہ کو روشن اور مقام ظلمت کو وادی ایمن کیا خوشنما شمع طور جس سے ظلمت رنگی بھی
کافور آب دریا پر پرتو مہتاب سے گوہر زمین صحرا نور کی چادر سر خاب مرغ سفید خفاش شکل خورشید **لیبیات** زمین نور کی آسمان نوع رنگا ❊ چادر
دیکھی یک سمان نور کا ❊ عجب چاندنی اور عجائب بہار ❊ کیا ماہ نے نور اپنا نثار ❊ مہ چاردہ چاندنی صاف صاف ❊ تنے روز مین کچھ تھا
اختلاف ❊ اگر شاہ کا دل اوس چاندنی مین لہرایا شہریار جواہر منوچہر سے کہ حاضر تھی فرمایا کہ آج تمھارے ساتھ بسنت وزیر کیون نہ آیا
کسیسے کہا کچھ علیل ہی اگر شاہ نے کہا آج دریا کی طرف چلئے چاندنی کی سیر دیکھیے سب نے بسم اللہ کہکر اوس ماہ کامل کی ساتھ مثل
نجوم کے روانہ ہوے دریا پر پہونچے ہی ایسی آندھی تیز اور تند اوٹھی کہ شب نور سے بدل بہ دیجور ہوئی ایک کو ایک نسوجھتا تھا ہاتھ کو ہاتھ
نہ معلوم ہوتا تھا درخت شدت ہوا سی پتا پتا بکھرتے تھے اور پہاڑ زلزلہ سے آسمین ٹکراتے تھے یہ حال ہولناک دیکھکر حمید اور گھوڑے
نے عرض کی کہ حضرت سلامت مراجعت فرمائیے دیکھیے کیا سنسناہٹ کی ہوا ہی جسنے قندیل فلک کو گل کردیا ہی معلوم نہین کیا آفت نازل ہو کیا
بلا آئی برائے خدا و رسول سوار ہوجیے ارشاد ہوا اگر تمھاری خاطر اس ہوا سے مکدر ہوئی جاؤ مین تو جیسے چاندنی کی سیر دیکھتا تھا
اب اس آندھی کی سیر دیکھتا ہون **شعر** کار بستہ سے نکر اندیشہ رکھ دل کو قوی ❊ آب حیوان جسکو کہتے ہین وہ ہی ظلمات مین ❊ سب وہان ٹھہر
رہے گل بادشاہ کو بھی اس سیر کی خبر ہوگئی فوراً تخت ہوا پر سوار ہوا موج کے مانند اوس دریای حسن کی ہوا میں آپہونچا

ور عنائی شہباز ہاتھہ پر تاج مرصع سر پر اسپ صبا رفتار پر سوار نمودار ہوا گل بادشاہ بیقرار ہو کر بستر اندوہ سے اوٹھا
بیساختہ منہ سے نکل گیا **شعر** منتظر جسکے تھے ہم آج وہ جانان آیا ٭ اپنے طالع نے مدد کی کہ وہ مہمان آیا ٭ اگر صاحب
آہستہ آہستہ ناز و ادا کے ساتھہ کبھی اداسے نہال کبھی پامال کرتا ہوا مکان صدر مین آیا آفتاب رخ سے اوس ظلمت کدہ کو روشن
کیا صاحب خانہ استقبال کو گیا ساتھہ لایا اگر شاہ نے گل بادشاہ کا ہاتھہ تھام کر اپنے برابر بٹھایا گل بادشاہ نے بار منت سے سر جھکایا
اور فرط خوشی سے از خود رفتہ ہوا اگر شاہ نے کہا اس سکوت و خموشی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارا آنا بہت ناگوار گذرا گل بادشاہ
کئی بار تصدق ہوا اور یہ رباعی پڑھنے لگا **رباعی** اگر خواہم غم دل با تو گویم جا کجا یابم ٭ اگر جا بی شود پیدا ترا تنہا کجا یابم ٭
اگر یابم ترا تنہا و جا ہم شود پیدا ٭ ز شادی دست و پا گم میکنم خود را کجا یابم ٭ بعد اوسکے اوس نیم جان نے جان تازہ پاکر عطر عباری
ہاتھہ پر اونڈیل کر اوسکے بدن پر ملنے لگا کہ اسی بہانہ سے کوئی نیا پھل ہاتھہ آئے اگر شاہ نے جس وقت ارادہ ادھر کا کیا تھا پہلو سے
پھول روباہ کا دیا ہوا کہ جسکے سونگھنے سے زن مرد ہو جاتی سونگھہ لیا تھا جب کہین کچھہ علامت نپائی بہت گھبرا گیا سخت نادم ہوا
شہزادہ نے کہا اے بدظن ظن باطل کو دل سے دور کر اوسنے کہا آپکے ہر وقت سے بندہ خوب واقف ہے مہمان نے کہا بس زیادہ باتین نہ بنا کھانا
منگا دسترخوان بچھایا مہمان نے کہا تنہا خوری کی عادت نہین ہے اوسنے کہا مین کھا چکا ہون آپ تناول فرمائین کہا یہ نہوگا
انکار و اصرار بہت رہا اگرچہ گل بادشاہ نے کہا مینے قسم کھائی تھی اوسکی خاطر شکنی نکر سکا بیچارہ شکنی کی ایک نوالہ کھا کر ہاتھہ کھینچ لیا
اور یہ شعر پڑھا **شعر** جھوٹا ہمین پلاؤ کوئی جام آب کا ٭ دیکھا مزا زبان کو ہماری شراب کا ٭ اگر بادشاہ نے کہا گھڑی گھڑی
اغماض موقوف کیجئے اور کھائیے کہا اپنے ہاتھہ سے کھلائیے اگر بادشاہ نے کہا اختلاط زیادہ پر اتنا اچھا نہین ہوتا ہے آزردگی
کے خوف سے دو چار لقمہ کھا کر پھر ہاتھہ کھینچ لیا اوسنے بھی ہاتھہ اوٹھایا گل بادشاہ نے کہا کہ قسم ہے اوس رزاق مطلق کی
میرا دل آپکی نعمت دیدار سے سیر ہو گیا اگر شاہ نے کہا اسکا ہضم کرنا آسان نہین غرضکہ میٹھی میٹھی باتون سے خوب سیر ہو اوٹھائے
اور سیر ہو کر کھانا کھائے جب دسترخوان بڑھایا گل بادشاہ نے کہا میری خلوت کی بھی سیر کیجئے وہان بھی قدم رنجہ فرمائیے شہزادہ نے
جواہر کو بلا کر کہا تو بھی کچھہ سنا **شعر** مجھسے کہتا ہے میرے گھر چلئے ٭ دیکھیئے اختلاط کی خوبی ٭ ای صاحب مین نے تو فقط اپنی شرط
کے جیتنے کیواسطے ناگوار گوارا کیا ورنہ **مصرع** ہم کہان تم کہان یہ بزم کہان ٭ یہ سنکر جواہر بیہوش ہوا اگر شاہ اپنے گھوڑے
پر سوار گل بادشاہ اوسکی مفارقت سے بیقرار ہوا کئی مرتبہ شہزادے نے جواہر کو بلایا وہ خجلت سے نہ آیا کسی نے کہا بادشاہ
کے سامنے کیون نہین جاتا اوسنے کہا مجھے اپنی شرط کی ہارنے کی بڑی ندامت ہے وہ مجکو لوگون مین ذلیل کرنیکو بلاتے
ہین غرض اسبات کی مدت تک ہنسی رہی **اگر شاہ نے ایک مکان گل بادشاہ مکان کی نقل بنایا گویا**
نقل مکان کر دکھایا کہتے ہین جب اگر شاہ اپنی دولت سرا مین آیا جوگی صاحب سے کہا مین چاہتا ہون جیسا گل بادشاہ
کا مکان ہے ویسا ہی ایک مکان آپ کیواسطے تعمیر کرون بلکہ نقل کو اصل کر دکھاؤن جوگی نے کہا ای بابا وہ بادشاہ
ہین فقیر بگر بسم اللہ تم مختار ہو بہتر اگر شاہ مکان کی تعمیر مین خود مصروف ہوا **اشعار** بنائی ایسی خوش اسلوب منزل ٭
جو دیکھے ہو شگفتہ غنچہ دل ٭ کیا طرفہ گلستان اوسمین تیار ہو گل بنجار تھا گویا وہ گلزار ٭ وہی رنگ آمیزی ویسی ہی گلکاری طلسم
طرح طرح کی بے نظیر بنائی تصویرین ایسی کہ جو دیکھے تصویر بنجائے جب وہ باغ تیار ہوا جوگی صاحب کو واسطے سیر کے اوسمین لیگیا جوگی صاحب نے بہت سی تعریف

پھر اگر جوگی صاحب نے گل بادشاہ سے کہلا بھیجا کہ ہمارے سفر کرنے کی شہباز کے لانیکی یقین ہے کہ خبر پہونچی ہوگی طوطے ہاتھ سے اوڑ گئے ہونگے جو اہی ہین
اتنی توفیق نہوئی کہ صدقہ تیل ماش بھی بھیجتے یہ کار نمایان بہت ناگوار گذرا گل بادشاہ زادہ اوسکا جواب یہ کہلا بھیجا کہ مینے صدقہ اسلیے
نہین جاکر کیا کہ مین پڑتیئن آپ کی ایڑی چوٹی پہ سے تصدق کرونگا اور قریب ہے کہ ایک شخص ہماری طرف سے حاضر ہوگا جو
راہ و رسم ہماری اور جوگی صاحب کی ہے گذارش کریگا خاطر جمع رکھو دوسرے دن جواہر وزیر لال دیو نے جوگی صاحب
کے پاس بھیجا اونسے تہنیت اور مبارکباد اگر بادشاہ کو دینگی شہباز کے لانے کی عرض کی اور اگر شاہ کو لال شہزادہ
محمود وزیرزادہ کا سلام پہونچایا اگر شاہ نے ہنسکر جواہر سے فرمایا کہ تیرا بھی بادشاہ کتنا خسیس ہے دفی ہے جواہر نے کہا آپ
جو چاہین فرمائین مگر وہ جان و مال سے آپ پر نثار ہین القصہ جواہر رخصت ہوا گل بادشاہ کی خدمت مین آیا کہنے لگا کہ آزاد دم دوین
یہ رسم ہے کہ جو کوئی سفر سے پھرے یا فتح کر کے آئے عزیز و اقربا یگانہ و بیگانہ یار و آشنا کچھ تصدق بھیجتے ہین گل بادشاہ نے
کہا اوس جوگی بچہ نے ایسی کونسی لڑائی فتح کی جواہر نے کہا گستاخی معاف جی ہی جانتا ہوگا ہنسکر بادشاہ
نے کہا تو تو اوسکا احسان مند ہے ایسی کیون نہ کہیگا غرضکہ گل بادشاہ نے وزیر کو مع تصدق شاہانہ اودھر روانہ کیا
باریاب ہوا آداب بجالایا اگر شاہ نے کہا اوس بوبچہ نے بہت تکلیف کی کے تصدق بھیجا بڑی زیرباری ہوئی معلوم
ہوتا ہے تیرا بادشاہ کوڑی کوڑی پر جان دیتا ہے جی چاہتا ہے اوسکو صدقے اوتار یے جواہر نے سر اوٹھا کر دیکھا کہ گل بادشاہ
تخت پر سوار گرد پھر رہا ہے تصدق ہو رہا ہے جواہر نے اشارے سے اگر شاہ کو جتایا ایسی چھپر چھپار دونون طرف سے رہی ہے پر جوگی
چھپر سے ایک دوسرے کو دیکھ لیا اگر شاہ برخاست کر کے جوگی کے مکان مین آیا نقب کی راہ سے اپنی تختگاہ مین رونق افزا ہوا
کار و بار مالی و ملکی مین مشغول تھا ایک دن کا ذکر ہے کہ اگر شاہ جوگی صاحب کے مکان مین سرگرم صحبت تھا جواہر وزیر حاضر ہوا بادشاہ
نے کہا اے جواہر آجکل تو بہت بیغرتی سے رہتا ہے تیرے بادشاہ کو پان تک میسر نہین ہے جو تجھے دیتا اوسنے کہا کیا عرض کرون
پان ایک طرف کئی دن سے میرے بادشاہ نے آب و دانہ ترک کیا ہے مین کسطرح پان کھاؤن اگر بادشاہ نے کہا اگر ہم تیرے
آقا کو کھانا کھلائین تو ہمین کیا نذر کرے اوسنے کہا غلام جان و مال سے حاضر ہے لیکن اب وہ نہ کھائینگے فرشتون و لال دیو
نے بہت سمجھایا نوش نہ فرمایا شعر فایدہ ایک کر ہے تریاق وصل ۞ زہر غم ہجر اثر کر گیا ۞ ارشاد فرمایا کہ اسپر کچھ شرط باندھی
جواہر نے کہا بہت اچھا کیا بدتے ہو بادشاہ نے کہا جو ہم اوسکو کھانا کھلائین تو سات پاپوشین تیرے لگائین اور جو شرط ہارین
تو یہ شہباز تجھے دین اوسنے کہا قبول یہ شرط بدکر رخصت ہوا گل بادشاہ کو خبردار کیا جانا اگر شاہ کا گل بادشاہ کے مکان
مین جنب صادق سے اور کھانا کھلانا اوسکو جب وہ آفتابی گرما گرم تنور مشرق سے نکلا اور رزاق مطلق نے طعام
عام کا حکم دیا اگر شاہ تشنہ دیدار کی سیری کیواسطے بصد آب و تاب چلا گل بادشاہ کو اوسکے دل نے آگاہ کیا کہ وہ جہان تمکین جمشید تزین
ادائی اس بیت الاحزان مین مہمان ہوا چاہتا ہے اس مریض محبت نے بیساختہ سر اوٹھا کر دیکھا اور یہ شعر پڑھا بیت خبرم
رسید امشب کہ نگار خواہی آمد ۞ سر من فدای رہ کہ سوار خواہی آمد ۞ جواہر وزیر آمد آمد کی خبر لایا وہ ناتوان وزار
بے اختیار اوٹھ بیٹھا درستی مکان مین مشغول ہوا آپ اہتمام کرتا تھا اور یہ شعر جواہر کو سنا سنا پڑھتا تھا شعر ہمنشین جب مرے ایام بھلے
آئین گے ۞ بن بلائے میرے گھر آپ چلے آئینگے ۞ مشتاق و منتظر تھا کہ وہ یکہ تاز میدان دلربائی طاؤس گلستان شوخی

موجود ہی لیکن دست مبارک شہباز سے خالی ہی مگر وہ شہباز جو تجھے سراپا ناز کے قابل ہی جو خواص عنقا کا رکھتا ہی
میسر ہونا اوسکا محال کسکی مجال جو طائر وہم اودھر اوڑ لئے سات سمندر پار جائے اوسکا لانا بہت دشوار ہی دو طرف
دریا سے آب جوشان دو طرف سے آتش سوزان دریا مین گرے نیست و نابود آتش مین پڑے تو دود ہوئے
اور بالفرض اوس راہ سے اگر سلامت گذرے جو ہین شہباز کا نام لیکر پکارے آواز کے تمام ہوتے ہی خاک کا
تودہ ہوکر گر پڑے آدمی کیا پریزاد بھی اوسے نہین لاسکتا دیو و دد بھی نہین جاسکتا شہزادی نے کہا انشاء اللہ تعالے
ہم جائینگے اور تائید ربانی سے اوسے لائینگے سیمرغ نے کہا کہ خبردار نہار اودھر کا قصد نہ کرنا اوس طرف بھولے سے بھی
قدم نہ دھرنا اوسنے نہ مانا پھر حمید اور گھوڑے سے پوچھا دونون نے متفق اللفظ ہوکر التماس کیا کہ یہ سفر سراسر خطر ہی اسمین
جان کا ضرر ہی کسی طرح جانا وہانکا مناسب نہین جانور لایعقل کے کہنے پر عمل کرنا عقل و فراست سے دور ہے اگر شاہزادی ایک
نہ سنی جانے پر مستعد ہوا مجبور ہوکر حمید نے کہا مین نے یہ بھی سنا ہی کہ شہباز مرد کے سوال کا جواب نہین دیتا ہی
یہی منظور ہے کہ لباس زنانہ قامت پر راست کیجیے اگر شاہ پوشاک زنانہ کہ اوسکے قد و قامت پر قطع ہوئی
تھی پہنکر گھوڑے پر سوار ہوا حمید کو ساتھ لیا مردانہ وار اسپ فلک سیر پر سوار ہوکر روانہ ہوا بفضل خدا سے
سب راہین پر خطر اور ساتون سمندر طے کرکے ساحل مراد کو پہونچا شہباز کو آواز دی کہ ای یار باناز بڑی جانبازی
سے تجھ تک پہونچا ہون تجھے قسم ہے اوسنے نیاز کی کہ میرے پاس آ یہ سنتے ہی شہباز پرواز کرکے بازی معشوقانہ
کرتا ہوا اوس زہرہ جبین کے ہاتھ پر آبیٹھا شعر نہین معلوم کیا لذت ملی انکو اسیری مین ۔ کہ مرغان چمن یون
دام مین آ آکے پھنستے ہین ۔ اگر بادشاہ نے دام اندوہ سے مخلصی پائی اور کہنے لگا ہمنے عنقا کو بھی دام محبت مین
شکار کیا اوس باغ کی سیر کی انواع اقسام کے میوے لگے ہوئے دیکھے چاہا کہ کچھ کھاوے اس اندیشہ سے کہ
کوئی اور گل نہ پھولے تامل کیا گھوڑے نے کہا اندیشہ نکیجیے شوق سے نوش فرمایئے دو چار دانے انار کے تناول
فرمایئے کچھ میوہ تر و تازہ توڑ کر گھوڑے کی خرجین مین بھر لیے پھر وہانسے سوار ہوئے اسپ فلک سیر نے عالم بالا کا
تماشا دکھایا القصہ اوس سرزمین کو طے کرکے اپنی مملکت مین پہونچے ناگاہ جوگی کی نظر اوپر جا پڑی خیال گذرا
کہ کوئی دیو اوڑا جاتا ہی اوسقدر اندازی تیر کمان مین جوڑا وزیر نے کہا ہان ہان کیا غضب کرتے ہو اگر شاہ کو بھی سیر و شکار
کی عادت تھی جوگی نے تامل کیا اتنے مین دیکھا کہ شہزادہ اسپ بادرفتار پر سوار شہباز ہاتھ پر حمید جلو دار آسمان سے اوترا جوگی نے وزیر کی
تحسین کی حمید کو گٹھر کا گھوڑے کو چھرکا یہ زبان پر لایا تمھین اسی ساری خدائی مین آوارہ لیے پھرتے ہو ابھی غضب
ہوا تھا تیر کمان مین جوڑ کر چاہتا تھا کہ اسی نشانہ کردن خود دہر ف ملامت ہون وزیر نے منع کیا اوسکا ممنون ہوا شعر غضب تھا
گر اسی کرتا ہدف مین ۔ تو ہوتا اپنے ہاتھون تیر تلف مین ۔ اور شہزادہ سے کہا ان بدبختون کو اپنے پاس سے دور کر شہزادے نے کہا بہت بہتر
پھر جوگ بھیس اوتار کے شہباز کو لائیکی بڑی خوشی سنائی بہت سی دولت اوسکی تصدق مین لٹائی یہ مژدہ ایک بادشاہ کو پہونچا مبارک باد
کو ہر طرف سے قاصد آیا تصدق لایا شہزادی نے میوے اوس باغ کی جوگی جیکو کھلائے منصور شاہ کو دو چار جوان بھجوائے بادشاہ وزیر
دونون خوشحال ہوئے سیمرغ بھی مبارکباد کو آیا یہ بات زبان پر لایا شعر ترک شہباز ہمت نے کیا عنقا کو صید اپنا ۔ اسے تسخیر کہتے ہین اسے اقبال کہتے ہین

ہوئین بادشاہ نے حمید سے کہا تم آگے جاؤ جواہر کو یہ مژدہ سناؤ شعر پیام وصل ای قاصد نہ کہنا بید ھڑک اوس سے
مبادا سنتے ہی اوسکو نہ شادی مرگ ہو جائے حمید اودھر گیا جواہر کو یہ مبارکباد دیکر کہا اوٹھو بیٹھو ہنسو بولو جس سے
لو لگائی تھی وہ شمع رو اگرشاہ کے اقبال سے تجھ پروانہ کی زیب انجمن ہوئی جواہر خوشی سے شعلہ کیطرح بھڑکنے لگا اوس
مکان کو رشک جنان کر کے اگرشاہ کے استقبال کیواسطے روانہ ہوا اگرشاہ عجوبہ پری کو جواہر کے صدف آغوش تمنا مین دیکر
فوراً گھوڑے پر سوار ہوکر شاہ لالہ کے باغ کا پھول لیے ہوئے جوگی کی خدمت مین پہونچا اوسنے کہا ای بندہ خدا اپنا جان اپنی
جان غیرون کیواسطے ہلاکت مین ڈالتا ہی تیرا پدر بھی جوان ہی اوسکے واسطے اعجوبہ کو لایا ہوتا عرض کی کہ بہت خوب اب کی
مرتبہ حضرت سلامت کی خاطر حاضر کرونگا یہ کہکر ہنستا ہوا محلسرا مین گیا شاہ لالہ کے باغ کا پھول ماہ تابان کو دیا اوس تحفہ کی
جہت سے وہ بارہ برس کی ہوگئی وہانسے اپنی تختگاہ مین تشریف لایا چالیس بادشاہ کہ اوسکے حلقہ غلامی مین تھے اونکو تاج بخشی
کرکے ہر ایک کو ملک کو رخصت کیا **سیر کو جانا اگرشاہ کا جوگیہ صبا اور اونکی محلات کے ساتھ مع موتی رانی**
اور عجوبہ پری کے اور ملاقات سیمرغ کی اور حیرانی شہباز کی اوسی پھر آوارگی شہباز کی تلاش مین
جب سیمرغ زرین بال مغربی تاج مرصع سیر رکھکر طرف مشرق کے خرامان ہوا اگرشاہ نے موتی رانی اور شہریار اور عجوبہ پری اور جواہر
کو حمید کے تئین بھیجکر طلب کیا بمجرد طلب کے سب حاضر ہوئے پھر جوگیہ صبا سے کہا آج میرا جی چاہتا ہی کہ حضرت کے چارون محلونکی ہمراہ رکاب
باغ کی سیر کو جاؤن دو چار گھڑی دل کو بہلاؤن جوگی صبا نے کہا بابا مین بھی چلونگا اوسے کہا بہت خوب اگرشاہ مع
جوگیہ صبا اور شہریار اور جواہر اور حمید سوار ہوا زنانی سواریان ہمراہ تھین ایک باغ کے دروازہ پر پہونچا اگرشاہ نے قفل
اوسکا کلید انگشت سے کھولا باغ مین داخل ہو حاضرین متعجب ہوئے کسینے کہا یہ تو کرامات آپکی دیکھی مگر یہ بھی طاقت ہی کہ
برن بدلیے روح کو اور قالب مین لائیے کہا البتہ سو طرح سے برن بدل سکتا ہون یہ کہکر اوسی وقت ہی پیکر دیو مہیب کی صورت
بنائی منہ سے شعلے نکلنے لگے ایسی صورت خوفناک تھی کہ موتی رانی اور عجوبہ پری سہم گئی اتفاقاً گل بادشاہ بھی اوسوقت تخت پر
سوار اودھر سے انکلا یہ کارخانہ دیکھکر بہت سا جلا بھنا اور کہنے لگا ابیات وہ فن کو سنا جو ہمین نہین کہین یو ہی یہ پری ہے
کہین یہ ہی صورت اژدہا شعلہ ور یہ اسی شعلہ آہ سے کیا خطر گل بادشاہ تو اسطرح سے کہہ رہا تھا کہ جوگی کی نظر اوسپر جا پڑی
اگر پر غصہ ہوا شور کیا وہ اوسکے کہنے سے صورت اصلی پر آیا واہ واہ کی صدا زمین سے آسمان تک بلند ہوئی گل بادشاہ متعجب
ہوکر کہنے لگا شعر شعلہ ہے برق ہی ہوا ہے یہ کچھ نہ ثابت ہوا کہ کیا ہی یہ اگرچہ گل ہر ادا پر نثار اور ہر صورت
پر بیقرار تھا لیکن بمجبوری اپنے ملک کو روانہ ہوا اگرشاہ نے اوس باغ مین جشن نوروزی ترتیب دیا ارباب نشاط کو طلب کیا
صحبت ناچ و رنگ کی ہوئی یہ خبر سیمرغ نے جو پائی وہ بھی اوس باغ مین آیا دعا دیکر کہنے لگا الحمد للہ کہ دوبارا تیرے
دیدار سے آنکھین روشن ہوئین مینے سنا ہی کہ حضور وقت تبسم غنچہ دہن سے گل افشانی فرماتی ہین دامن نظارہ کو گل آگین
کیا چاہتے ہین وہ نوبہار گلستان محبوبی اوسکی تمنا پر ہنس پڑا پھولون سے سیمرغ کا دامن بھر گیا شہریار اور جواہر
اپنے دلمین خوش ہوا کہ گل بادشاہ اگر یہ گلفشانی دیکھتا تو ہزار دلسے تصدق ہوتا سیمرغ نے ایک تاج مرصع نذر دیا وہ تاج اوسکے فرق مبارک
پر بہت ہی زیبا تھا مرنیج پھر اوس سیمرغ نے عرض کی ای بادشاہ اور تو سب کچھ عنایت ایزدی سے حضور مین سامان سلطنت مہیا ہی

اوس باغ مین ایگا اس امید پر وہ دیو اوس باغ مین فلانی برج مین مقیم ہی اگر اپنی ہاتھہ پاؤن دہوکر تھوڑا سا پانی چہڑک دیجئی اچھا
ہوجائیگا تو وہ جاکر پھول لائی شہزادہ اودہر آیا اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کر کی وہ پانی کہ وضو سی بچ رہا تھا اوسپر چہڑکا فوراً
آزار حمید کا دور ہوگیا جبکہ حمید کا بدن صحیح و سالم ہوا وہ سجدہ شکر بجا لاکر بادشاہ کی قدم پر گرا کہ اس احسان کا زیست بہر
بندہ رہونگا دامن دولت سی جدا نہ ہونگا بادشاہ نی کہا فلانی باغ مین جاؤ وہانسی ایک پھول توڑ لاؤ حمید نی کہا بہت بہتر
جان اپنی غلام تصدق کرتا ہی فرمایا کہ تنہا نجاؤ ہم بھی چلتی ہین اگرشاہ اور طوطا اور حمید و مینا زہرہ و مشتری اودہر روانہ ہوئی طوطا
نی کہا ای بادشاہ جسوقت وہ پھول توڑنا اوس باغ کی سیر سی منہ موڑنا پہر نظر اوسطرف نہ کیجیو شور و غل پر کان نہ کیجیو شعر
نہین تو سنگ ہو جاوینگی صبا ۞ تمامی عمر کچہا ویگی صبا ۞ قصہ مختصر جب اوسکی دروازی پر پہونچی حمید نی جھٹ پٹ ایک پھول توڑ لیا
پھول کی توڑتی ہی شور گیر و دار ہوشیار باش بلند ہوا ہزارون دیو باہر نکل پڑی زہرہ و مشتری نی مجلس مخصوص کر گرفتار کر لئی پریزاد
یہ خبر سنکر بہت جھنجلایا اور کہلا بھیجا انشاء اللہ تعالی اس تمھاری زیادتی کا ایسا عوض ہوگا کہ پہر عمر بھر یاد کروگی
بادشاہ نی یہ جواب دیا کہ خار اس گل کی لینی کا خاطر مبارک سی دور اور بندہ کو دامادی سی مسرور فرمائیی از خوردان خطا
و از بزرگان عطا وہ اس پیغام سی اور بھی خفا ہوکر کہنی لگا یک نشد دو شد غرض بعد گفتگوی بسیار کی اوسنی کہا خیر
دو شرط پر یہ پیام تمھارا قبول ہی اگرچہ طبع ہماری تمھاری گستاخی سی ملول ہی اول یہ کہ عارضہ درد سر سی مجھی افاقہ ہو
دوسری یہ کہ زوجہ میری علیل ہی تندرست ہوجائی اگرشاہ نی کہا جو تم رنجور ہو تو ہم مجبور ہین خدا مسبب الاسباب ہی یہ
کہکر حمید کو لیکر اوس پریزاد کی محل مین داخل ہوا پھول پریزاد کو سونگھایا درد سر بالکل زائل ہوا مدت سی بیچور و خواب
تھا خوب سویا ماندگی کو کھویا پہر پہر کی بعد آنکھ کھولی گرانی درد سر سی بدن کو سبکبار پایا سجدہ شکر بجا لایا اگرشاہ کو خاص
محل مین لیگیا عورت اوسکی کہ از خود رفتہ تھی ایک آدمی کا روز خون کر کی کھا جاتی تھی اور نہایت بیقرار اور بیمار تھی
سامنا کیا حمید نی اوسکی آزار کو عقل و فراست سی دریافت کر کی ایک گڑہا مین دودہ بھر کی اوسکی پاس رکھا ایک سانپ کی
کھوپڑی آگ مین ڈالی اوسکی بو سی ایک کالا اژدہا موٹا تازہ پھنپھناتا ہانپتا منہ سی باہر نکل آیا وہ عورت ہوش مین آئی یہ بات
زبان پر لائی یہ نامحرم کون لوگ ہین پریزاد نی کہا الحمد للہ تمھین تمیز اپنی بیگانہ کی ہوئی اگرچہ یہ نامحرم ہین لیکن حرمت
میری انھی سی رہی حاصل یہ کہ وہ پریزاد ممنون منت ہوکر مصروف سامان شادی ہوا بکمال عزت و تکریم سی اگرشاہ کو
مسند دامادی پر بٹھایا اگرشاہ نی اپنا نام جواہر بتایا بلبل کا بلبل سی صیغہ پڑھا زہرہ کا زہرہ سی عقد کیا جہیز مین لال
و گوہر اشرفی روپیہ لونڈی غلام کی سوا ایک گھوڑا ایسا دیا جسکی جست و خیز کا یہ عالم تھا شعر گاہ آگی نظر گاہ نظر
سی نہان ۞ کہ ہوا ہی وہ شبرنگ تھا جگنو کی چمک ۞ حمید نی کہا ای بادشاہ گھوڑا نایاب ہی اس سی بہت کام نکلیگا حمید سا غلام ایسا
خوش گام قسمت ہی سی ملتا ہی یہ وہ گھوڑا ہی کہ میدان جستجو مین جسکی سمند صبا بھی رہ گیا گھوڑا وہم و قیاس کا ٹھوکرین کھاتا حمید کی باتین سنکر
گھوڑا ہنسا شہزادہ اوسکی خلاف ادب ہنسنی سی آزردہ ہوا اوس بی زبان نی رفع ملال کیواسطی حمید کو یہ خطاب کیا جس روز سی خالق حسن
نی مجھی پیدا کیا ہی آجتک مجپر کوئی سوار نہین ہوا ہی تمنا ہی کہ اگرشاہ مجپر سوار ہو بادشاہ اوسکی گویائی سی راضی ہوا سوار ہونی
کا وعدہ کیا غرض عجوبہ پری کو ماں باپ نی رخصت کیا طوطا مینا چہچہا کرتی ہوئی اور زہرہ و مشتری قہقہہ مارتی ساتھ

شاہ لالہ کی باغ کا اور حمیدہ وفادار اسپ خوش رفتار کا کہتے ہین کہ اگر شاہ زہرہ و مشتری کو کہ وہ
دونون ماہ تابان کی خواصین تھین ساتھ لیکر قمری کی طرح سریع السیر ہوا اوس شہر مین پہونچا جس مین وہ باغ
تھا باغبان نے کہا کہ ہمین اسمین سے ایک پھول توڑ لا دے اوسنے پری کی خدمت مین عرض کیا کہ اگر بادشاہ آیا ہی ایک پھول
طلب کرتا ہی پری نے کہا چار پانچ سوار جاوین اوسکی زلفین پکڑ کے لاوین زہرہ و مشتری نے آمد سوارون کی سنکر بانگیر
اپنی دست دعا کیطرح پھیلا دین وہ سوار اپنے تئین پانچوین سوارون مین گنتے تھے بانگون مین گھوڑون سمیت تمام
ہو گئے شعر وہ تہ خانہ تھا ایک بحر عمیق :: مع اسپ اوسمین ہوئے سب غریق :: پریزاد نے غصہ ہوکر بیس سوار اور
بھیجے اونکا بھی بھل ٹرانہ لگا فوج فوج سوار موج موج پیادے آئے وہ دونون اپنی تہ خانہ سحر مین بھر گئیں قصہ کوتاہ سارے
لشکر کو ٹانک کے نیچے سے نکالا زندیون نے ہزارون نے شکست پائی اگر شاہ نے کہا ای زہرہ مجھے تشنگی غالب ہی کیا عجب ہی کہ زہرہ آب
ہو جائے اسنے کہا کہ یہان کا پانی پینا مناسب نہین آگے بڑھ چلئے وہان آب خوشگوار و باغ میوہ جات موجود ہین آگے بڑھا ایک
باغ خوش تزئین بامیوہ ہائے شیرین در و دیوار رنگین درخت لہلہاتے جانور چہچہاتے فوارہ چھٹتے ہوئے نظر آئے
اگر شاہ اوس باغ کو دیکھکر خوش و خورم ہوا اور چاہا کہ پانی ہاتھ سے اوٹھا کر پئے کہ ایک قفس آویختہ سے مینا اور طوطے
کی آواز آئی ای بندہ خدا اس نہر سے پانی پینا مناسب نہین اگر شاہ پانی سے ہاتھ اوٹھا کر اونسے مخاطب ہوا احوال
پوچھا مینا نے کہا کہ اے شہریار مالک اس باغ کا تین دن سے بے آب و دانہ ہی مہمان کو لازم ہی کہ میزبان کی بغیر اکل و شرب
سے اجتناب کرے اگر شاہ نے کہا کہ صاحب باغ سے نشان دو نام بتاؤ اوسکا حال سناؤ وہ کون ہی آب و دانہ کیون
ترک کیا ہی بیمار ہے قید ہے کسی پر مبتلا ہے طوطی نے کہا سنئیے نام تو اوسکا جواہر ہی گل بادشاہ کا وزیر ایک پری کے عشق
سے دلگیر صدمۂ مفارقت سے مانند تصویر کے ہو گیا ہی اگر شاہ نے کہا ابیات ہمین اوس سے مدت سے ہے رسم و راہ :: ہوا سخ
اوسکا خدا ہی گواہ :: بتاؤ ہمین جلد وہ ہی کہان :: ابھی اوس طرف ہوتے ہین ہم روان :: طوطی نے کہا کہ حال مکان کا نشان
دیا شہزادہ اوس طرف کو روانہ ہوا جواہر کا باپ دیوانخانہ مین بیٹھا روتا تھا اگر شاہ مستفسر حال ہوا اوسنے کہا کہ حال اوسکا کیا
بیان کرون تین دن سے بے آب و دانہ ننگ و ناموس سے بیگانہ دروازہ بند کر کے بیٹھا ہی بادشاہ نے بیت الحزن پر پکارا جواہر کی جان
مین جان آئی دروازہ کھولا اگر شاہ نے اوسکا حال زار دیکھکر رو دیا اپنی تمام و کمال سرگذشت جواہر نے بیان کی اگر شاہ اوسکو
تسلی دیکر وہان سے اوٹھا طوطی مینا کے پاس آیا اونھون نے کہا آپ مہم سر کرنیکو چلتے ہین تو ہمین ساتھ لیجئے ایک مشت پر اعتماد کیجیے
اوس ہمای اوج اقبال نے طوطے مینا کو واسطے تلاش محبوبہ پری کی اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوا جب اوس پریزاد کی مکان کے
نزدیک پہونچا شور و غلغلہ برپا دیکھا سبب اوسکا پوچھا کسی نے کہا مدت مدید سے ایک پریزاد کے سر مین درد اور چہرہ زرد
ہی رات دن سر ٹپکتا ہی نہ جیتا ہے نہ مرتا ہی مینا نے اگر شاہ سے کہا شاہ لالہ کا باغ جو اس پریزاد کی قبضہ مین ہی اوسمین
مشرق کیطرف ایک چمن ہی اوس چمن مین ایک پھول ہی کہ جسکے باعث سے یہ گل پھولا ہی اور عوام اوسکی خواص تک آگاہ نہین پہلے
وہ آئی تو اوسکا دردسر جاتا بادشاہ نے کہا میرے سوا کون ہے جسے بھیجون آپ جاتا ہون طوطی نے کہا ای شہزادے ایک دیو حمید
نام کہ مدت سے اوسے بیماری جذام کی ہی اوسنے نجوم مین دیکھا ہی کہ رہبری طالع سے وہ شرف آفتاب کہ نام اوسکا اگر شاہ ایکدن

اوسکی ہنی مین ٹیکا لگایا جوگی کو صحت کامل حاصل ہوئی قصہ کوتاہ جوگی صاحب نے ایک مدت سے بیخور و خواب اور درد دل سے
بیتاب تھے راحت و آرام پاکر استراحت کی **جانا اگرشاہ کا جوگی صاحب کی محلسرا اون مین اور ملاقات
ہونی اونکی محلات سے** اگرشاہ نے دیکھا کہ کچھ کنجیان جوگی صاحب کی سرہانے رکھی ہین فرصت وقت غنیمت سمجھکر کنجیان
نکالکر ہر ایک دروازہ مقفل کو وا کیا دیکھتا کیا ہی کہ ایک جوگن خوبصورت خوش سیرت منہ پر بھبھوت ملے ہوے منگ پھنکے
پہنے تنبورا ہاتھہ مین لیے بیٹھی کچھہ گارہی ہی شہزادے کو دیکھکر تعجب سے پوچھنے لگی ای سادہ رو جوان خوش خو تو کون ہے
تجھے مین نے کہین نہین دیکھا اوسنے کہا مین جوگی کا فرزند ہون جوگن نے اوسکی بلائین لین اور دعائین دین
پیٹھہ پر ہاتھہ پھیرا پہلو مین بٹھایا دو بیڑے پان کے اوسے دیے ایک پان کھایا اور ایک چھپایا وہان سے رخصت
ہوا دوسرے مکان مین آیا وہان دیکھا ایک شاہزادی پری پیکر خورشید منظر مسند ناز پر باصد امتیاز تکیہ دیے ہوئے
بیٹھی ہی تعجب سے وہ بھی مستفسر ہوئی اگرشاہ نے اوسیطرح جواب دیا وہ بھی بھبھوت رانی کی طور سے پیش آئی وہان سے اوٹھکر
تیسرے مکان مین آیا ایک پری جوبن مین بھری صاحب جمال پندرہ برس کا سن سال نظر آئی پری نے کہا ای دلدار گلرخسار تو
تو کوئی بادشاہ یا فرشتہ یا ماہ ہی بادشاہ نے کہا جوگی کا پسر تیرا نور نظر ہون متعجب ہو کر کہنے لگی بید مین کسنے تم دیکھا ہی اور اوس
پتھر سے یہ لال کب نکلا اگرشاہ نے کہا خداوند بے نیاز کو سب طرح کی طاقت ہی اوسنے بھی دو بیڑے پان کے دیے
ایک کھایا دوسرا غائب کیا وہان سے چوتھی محلسرا مین داخل ہوا ایک تخت پر تین عورتین نظر آئین ایک ماہ تابان
دوسری زہرہ تیسری مشتری آپسمین یہ کہہ رہی تھین اگر کوئی ہمکو اپنے ساتھہ پرنزاد و نیک فلانے ملک مین لے چلے
ہم اوس ملک کی حکومت بے تردد اوسکے قبضہ تصرف مین کردین ماہ تابان نے کہا اگر ایک پھول شاہ لالہ کے باغ کا ہاتھہ
لگتا تو مین بارہ برس کی ہوجاتی گیا کیجیے جوگی کے اولاد نہین ناگاہ انمین سے ایک کی نظر اگرشاہ پر جا پڑی ہکا بکا
ہو کر پوچھنے لگی تم کون ہو بادشاہ نے کہا جوگی کا خلف ہون ماہ تابان نے کہا غلط ہے اگرشاہ نے ثابت کیا کمال
مسرور ہوئی اوسنے دو بیڑے پان کے دیے اگرشاہ نے کہا ای مادر مہربان شاہ لالہ کے باغ کا مجھسے بیان کر کہ وہ
کہان ہی اوسنے کہا وہ جا خطرناک موضع خوف و ہلاک ہی وہان کوئی نہین گیا اوس باغ مین ایک حوض ہی اوسکا منہ
پر لوہے کا توا دیا ہی ہزار ہا دیو جمع ہون تب وہ توا اوٹھایا جا علاوہ اسکے دروازہ بھی اوسکا دس بیس سے نہین کھل سکتا
بادشاہ اون باتون پر مصروف تھا یہان جوگی کی آنکھہ کھلی پوچھا کہ اگرشاہ کہان ہے کسی نے کہا آپ کی محلسرا مین تشریف
لے گئے ہین جوگی نے محلسرا مین جا کر دریافت کیا اوسنے کہا دوسرے محل کیطرف گیا ہی اگرشاہ نے یہ خبر سنکر آپکو جلد اوسکی خدمت
مین پہونچایا پوچھا آپکا درد سر کیسا ہی اوسنے کہا الحمد للہ کہ بفضل خدا اسی اور تیری کوشش سے تندرست ہون اگرشاہ
نے عرض کیا کہ حضرت سلامت مجھے اپنے محلونکے نام سے آگاہ فرمائیے جوگی نے کہا جوگن کا نام بھبھوت رانی شہزادی کا خورشید
پریزاد کا مہتاب چوتھی ماہ تابان ہی پھر اگرشاہ جوگی سے رخصت ہو کر خلوتخانہ خاص مین تشریف لایا آرام فرمایا آدھی
رات کو وقت جوگی کی خدمت مین گیا بعد نماز صبح زہرہ و مشتری کو اپنے ساتھہ لیکر شاہ لالہ کے باغ کی طرف چلا

جانا اگرشاہ کا شاہ لالہ کے باغ مین اور انا عجوبہ پری معشوقہ جواہر وزیر کی اور پانا پھول

بھولتی اجتک وہ بہار ٭ جوانی کا ایام عہد شباب ٭ حسینان عالم مین وہ انتخاب ٭ دراز اوسکی قامت سنبل زلف رسا ٭ غرض فتنۂ دہر سر تا بپا ٭ وہ چشم سیہ شرم سے تھی خجل ٭ وہ چتون پسے جسپہ لاکھون کا دل ٭ مژہ جوہر تیغ نظارہ تھے ٭ دل عاشقان جیسے صد پارہ تھے ٭ وہ جوان رعنا ایسا دولہ بنا کہ کبھی پیر فلک نے بھی دیکھا نہ سنا قمر کے مانند برات لیے سب براتی ستارے معلوم ہوتے دولھن کے گھر آیا آتشبازی چھوٹنے لگی نسرین و نسترن سی ہر کوچہ گلشن ہوا چراغان کی روشنی پر ہر ایک دل پروانہ شہنائی کی آواز پر تان سین دیوانہ تھا گل بادشاہ نے لیجا کر دولہ کو مسند پر بیٹھایا شربت پلایا ہار پہنایا پان کھلایا مبارک سلامت کی ادھر اودھر دھوم دھام ہوئی راگ رنگ شروع ہو گیا گل بادشاہ نے جواہر و شہریار سے کہا بیٹے یہ تقریب شادی کی فقط اوس جوگی بچہ کے بلانیکے واسطے کی تھی وہ نہ آیا مجھے اسکا نہایت خار ہوا تم تخت پر سوار ہو کر اودھر جاؤ دیکھو تو وہ جوگی بیمار ہے یا اوسنے فریب کیا ہے غرض وہ دونون وزیر با تدبیر تخت پر سوار ہو کر اودھر چلے گل بادشاہ بھی وزیرون سے پوشیدہ اودھر روانہ ہوا اوس بلائے آسمانی سے بخیر افشائی راز سے بخط ہنستے بولتے طرفۃ العین مین اوس ملک مین پہونچے دیکھا جوگی صاحب درد سر مین مبتلا ہین اگر شاہ جبین نیاز کو آستانہ حضرت بی نیاز پر صندل کیطرح گھس رہا ہے کبھی جوگی پاس جاتا ہے کبھی باہر آتا ہے مصرع کہین قرار نہین اوسکو بیقراری سے ٭ شہریار وزیر نے سلام کیا بادشاہ نے کہا آج تمھارے یہان تقریب شادی کی تھی تم کیونکر آئے وزیر نے کہا ہمنے پیشاب کا بہانہ پیش کیا اور چلے آئے بادشاہ نے کہا شاباش اپنے آقا کے منہ مین شاباش کر دیا ہوا اہل مجلس قہقہہ مار کر ہنسے وہ دونون اپنے دل مین کٹے گل بادشاہ تخت پر سوار اگر شاہ کے سر پر منڈلا رہا تھا یہ کہنا اوسنے سنا متعجب ہوا اوسکے سر سے قدم تک نگاہ کی محک عقل پر طلائے حسن اوسکے کو لگایا اوس مرد کو عورت پایا تیر عشق کا جگر کے پار نہایت بیقرار ہوا چار و ناچار با دل خار خار وہان سے پھرا بیت تماشا دیکھنے آیا تھا وہ گل ٭ کیا عشق اگر نے اوسکو بلبل ٭ وہ صحبت اوسکو بزم ماتم خاطر اوسکی شمع کی طرح درہم برہم ہوئی لال شہزادی کہ نیش محبت سے آشنا ہو چکا تھا معلوم کیا کہ اسکا دل بھی کہین آیا کسی کی زلف نے اسے بھی دام مین پھنسایا عاشق سے اپنے ہم پیشہ کا حال نہین چھپتا یہ سب ایک پری کے دیوانے ایک شمع کے پروانے ہین شعر چھپے ہمدرد سے کیا حال ہمدرد ٭ محبت کی علامت ہے رخ زرد ٭ شہزادہ اوسکو بدمزہ دیکھکر اوداس ہوا رسوم برخاستہ خاطری سر کرکے اپنی دولھن کو لیکر محل مین داخل ہوا مگر گل کا اندوہ باعث ملال خاطر رہا

بیان درد سر کا جوگی صاحب کے اور سرگردان پھرنا اگر صاحب کا تدبیر علاج مین

اگر شاہ بسبب ناسازی طبیعت جوگی صاحب کی اپنے چشم کیطرح بیمار اور زلف کی مانند پریشان ہوا اوسکے درد بیدرمان کی تلاش مین سیر بیابان کرتا تھا ایک شب دریا کے کنارے ایک سیمرغ نے اوسکو با دل غمگین و چشم پرنم دیکھکر کہا اے جوان کیا سانحہ تجھے درپیش ہے اور سبب تیرے تکدر خاطر کا کیا ہے اگر شاہ نے کہا ایک فقیر سے ارادت صادق ہے اوسکے درد سر نے ہلاک کر رکھا ہے سیمرغ کے دل مین رحم آیا اپنے بازو کا ایک پر توڑا اوسے دیا اور یہ کہا اسی جائے اوج سلطنت اسے گھسکر دو تین قطرے اوسکے گوش اور بینی مین ٹپکا دینا درد سر اوسکا عنقا ہو جائیگا شہزادی نے اوسے دعا خیر دیکر وہ لیگیا اور رخصت ہو کر جوگی کی خدمت مین آیا اسی دست معجز نما سے پر کو گھسکر عرق اوسکا

ہوئے دولہ نے دولہن کی گردن مین ہاتھ اپنے حمایل کئیے پستہ لب بادام چشم کی نارپستان کو خوب مزے اوڑاے گلے سے لگایا بغل مین دبایا گدگدایا ہنسایا غنچہ گوگل سیدہ صدف کو نیسان دیدہ کیا پھر جوش دل کے ساتھ آرام فرمایا

رخصت ہونا دولہن کا اپنے مان باپ سے اور مراجعت کرنا شہزادہ کا لال دیو کے باغ مین

جب عروس شب نے خسرو خاور سے شرما کر اپنے رُخ کو پردہ عدم مین چھپایا شہزادے کو خوابگاہ سے جگایا دولہ نے دولہن کی رخصت کا سوال کیا اونھون نے کہا یہ نہوگا اگر تمھین خانہ دامادی قبول ہو تو رہو نہین اپنی راہ پکڑو شہزادے نے وہ اقرار نامہ کہ اونسے لکھوالیا تھا پیش کیا آخر کار کچھ پیش رفت نہ گئی دولہن کی رخصت کا ایک کہرام ہوا ہر ایک کا دل ماہ پرور کی مفارقت سے پسنے لگے چھوٹے بڑے گلے لگ لگ کر ملنے لگے سامان رخصت کا ہوا جہیز نکلنے لگا بیان جہیز باعث طول ہے پھر دولہ کے سامنے ہاتھ جوڑے اور یہ کہا ہم یہ لونڈی خدمت کیواسطے دیتے ہین لال دیو نے کہا یہ آپ نفرمائین یہ ہماری مخدوم ہین مان باپ کے رونیکا شور نوبت کی ٹکور القصہ بڑی دھوم دھام سے دلہن رخصت ہوئی شہزادہ ہنسی خوشی سے دلہن سمیت اپنے باغ مین آیا محمود وزیرزادہ نے سجدہ شکر کے کیئے گل بادشاہ نے گوہر شبچراغ اوسپر نثار کیا قریش نے آنکھون کو دلہن کے پاؤنکا فرش بنایا ہر ایک نے رونمائی مین جواہر بیش بہا دیا گل بادشاہ نے آئینے مین تامل کرکے کہا کہ ای بھائی اچھا ہے الایمان شہزادے نے کہا مصرعہ ہے کہین چھپے بھائی سے بھی بہن ٭ تمھین میرے سر کی قسم شیر بیغہ لاؤ گل بادشاہ سر جھکائے ہوئے گھر مین آیا ماہ پرور نے سلام کرنیکا انکار کیا کہ ہم بادشاہ ہین سب ہماری مجری ہین مگر دولہ کے اشارے سے سلام کیا

دوبارہ فرشین اور گل شاہ کا شادی کرنا لال شہزادی کی اور ظاہر ہونا عشق گل کا اگر سے

گل بادشاہ نے اپنی مان سے کہا میرا جی چاہتا ہے کہ لال شہزادیکا دوبارہ بیاہ ہو تا ہم بھی تماشا دیکھین کہ بھائی صاحب کیسے دولہ بنتے ہین آپ دولہن کیطرف ہون مین دولہ کا تمہیں ہون قریش نے کہا میرا بھی یہی جی چاہتا ہے کہ ماہ پرور کو دولہن بناؤن تمنے یہ بات میرے دل کی کہی صدقے گئی باپ کی بھی مرضی دریافت کرو القصہ لال دیو کو بھی راضی کر کے بیاہ کی تیاری کی جابجا رقعہ بھیجے جوگی صاحب کو بھی کہ اگر شاہ کا پیر و مرشد تھا یہ نامہ محبت انجام لکھا عموی صاحب قبلہ میرے بھائی کی شادی ماہ پرور پری کے ساتھ فلانی تاریخ کو مقرر ہوئی ہے حضرت بھی مع صاحبزادہ والا قدر کہ وہ آپ کے شجرہ پرستش کا گل نورس ہے اور بارہ برس کے بعد ہاتھ آیا ہے تشریف لائیے اور اون امور کے سبب مقتضائی سن کے صاحبزادے نے مجھسے کیے ہین پس و پیش نفرمائیے جوگی نے نخیال اونھین باتون کے کہ اکثر معاملات مین اگر نے گل کو دق کیا تھا اور بارہا شوخ طبعی سے گستاخی کی تھی اپنا جانا بہتر نجانا عذر چند در چند پیش کئے جواب صاف بھیجا کہ مجھے بسبب کسل طبیعت کے ہرج دشوار ہے اور فرزند میرا ابھی کہین جانیکے سزاوار نہین اس شادی مین میرا پہونچنا نہین معلوم ہوتا گل بادشاہ اوسکے لطایف الحیل سے درہم برہم ہوا شہریار وزیر سے کہا اگر مین یہ جانتا کہ وہ جوگی بچہ نہ آئیگا تو ہرگز نہ بلاتا مجھے اوسکے نہ آنیکا اور جوگی کی حیلہ بازیکا نہایت ملال ہے غرضکہ شادی کا سامان جیسا چاہیئے ویسا مہیا ہوا مہمان ہر طرف سے بڑی کر و فر کے ساتھ آئے

ابیات

بنا ایسا نوشاہ وہ بادشاہ ٭ ٹھہرتی تھی اوسکے رُخ پر نگاہ ٭ شہانا لباس اور گوا ابنا ٭ بعینہ بہار گل یاسمن ٭ پڑا منہ پر سہرا جواہر نگار ٭ خط مہر تھا اوسکا ہر ایک تار ٭ وہ مہندی وہ مسی وگوٹونکے ہار ٭ نہین

سوا اسکے کوئی علاج نہین پری کے مان باپنے کہا ہمین قبول ہے آپ اوسکی تلاش مین رہین جس وقت وہ کشتی
آئے ذرا ہمین خبر ہو یہ کہکر برہمن وہان سے غائب ہوا اپنے باغ مین آیا شہزادے کو دولہا بنایا سمجھایا بوجھایا کشتی پر سوار
کرکے روانہ کیا صبح ہوتے ہی لال شہزادے نے گریبان کو چاک کیا سر پہ خاک ڈالتا ہوا دریا کے کنارے پے
پہونچا **ابیات** صدا اوسکی یہ تھی کہ وا حسرتا ٭ مرا خان ومان غرق دریا ہوا ٭ او مجھے کیون نہ طوفان ہو رے
دیسے آہ ٭ کیا ہے حوادث نے مجکو تباہ ٭ یہ کہتا تھا اور ڈھاڑین مار مار روتا تھا خبر اسکی بادشاہ کو ہوئی برہمن کے
کہنے کا یقین ہوا امیرون وزیرون کو بادشاہ نے سمجھا کر دریافت حال کیواسطے بھیجا کسی نے پوچھا ای عزیز کیون روتا ہے
اور کسلیئے جان کھوتا ہے اوسنے کہا آہ کیونکر نہ رؤن اور جان نہ کھوؤن کل شادی کی آج بے خانمان ہوا ایک
گوہر ناسفتہ کو صدف کے مانند بارہ برس تشنہ لب رکھا پایا تھا اوسی شورش دریا قطرۂ نیسان کی کیطرح ڈوبگیا
اوسنے کہا مرضی خدا سے کیا چارہ ہے اگر اس شہر کی بادشاہ کی بیٹی ماہ پرور کے ساتھہ شادی قبول ہو تو
سفارش بادشاہ سے کیجاے دولہ نے کہا سبحان اللہ میرا تو یہ حال ہے تم شادی کو کہتے ہو غرض ہر ایک نے بہت سا
سمجھایا اور بیاہ کرنے پر آمادہ کیا دولہ نے کہا خیر اس شرط اور اقرار پر کہ جہان چاہونگا اوسے لیجاؤنگا اگر سب خویش
وبرادر وپدر اونکے اپنی مہرین کر دین مجھی قبول ہے اونکے تو دل سے لگی ہوئی تھی اور یہ جانتے تھے کہ یہ اوسکا صدقہ اسکی
جان ہے وہ اچھی ہو جائیگی یہ مرجاے گا اقرار نامہ پر چھوٹے بڑے نے مہر وگواہی کر دی شادی کی طیاری ہونے لگی
ماہ پرور کو دلھن بنایا **نظم** کرون اوسکی تزئین کیا بیان ٭ کیا مانگ کو غیرت کہکشان ٭ وہ گیسو کہ تھی سیکڑون اس
مین دل ٭ ہوئی لیلۃ القدر اونسے خجل ٭ کمان کھینچ ابرو کو اوسکے اگر ٭ مژہ ترکش تیر تھے سر بسر ٭ وہ آنکھین کہ آہو تھے
اونسے مجل ٭ وہ آہو کہ جنکے چراگاہ دل ٭ عجب خوشنما اون مین کاجل دیا ٭ مگر مردم دیدہ کو جل کیا ٭ عجب معدن حسن تھی
اوسکی کان ٭ وہ بینی کہ خود منہ ہو جس سے عیان ٭ لب اوسکے تھی یا ریزہ ہا نبات ٭ دہن اوسکا یا حوض آب حیات ٭ فقط اوس مسی
تھی بہر رنگون ٭ تصور سے بوسہ کرو وہ نیلگون ٭ گلو اور گردن یہ شفاف تھی ٭ وہ دو شیشۂ بادۂ صاف تھی ٭ وہ ساعد
نہ تھی شاخ بلور تھی ٭ بعینہ وہ شمع سر طور تھی ٭ وہ پنجہ نہ تھا پنجۂ مہر تھا ٭ وہی باعث الفت ومہر تھا ٭ حجل اوسکی سینے سے
گوہر کی آب ٭ مگر سطح آب پر دو حباب ٭ کہان تک کوئی اونکا پردہ کرے ٭ وہ دو قمقمہ رنگ کے تھے بھرے ٭ جڑاؤ جو اوس
گل کی انگیا تھی وہ ٭ نہ انگیا تھی سونیکی چڑیا تھی وہ ٭ کمر کو کہون کسطرح اوسکی ہیچ ٭ نہ آوے نظر تو یہ قسمت کا پیچ ٭ شکم تھا
جو مانند آئینہ صاف ٭ تو عکس شکم نخدان تھی وہ اوسکی ناف ٭ کھلا تھا نہ وہ گل ابھی کلی ٭ تصور سے جسکے رہی بنکلی ٭ ہر رگ گل سے نازک
شگاف نہان ٭ ہوا وہوس کو گذر وہان کہان ٭ پھسلتی تھی زانو پہ اوسکے نگاہ ٭ اونھین جسنے دیکھا کہا واہ واہ ٭ وہ
نازک قدم چشم پر ہون اگر ٭ گرانی کرے پھر مژہ چشم تر ٭ وہ سر سے قدم تک قیامت تمام ٭ قیامت تھا وہ قد وقامت
تمام ٭ مختصر یہ کہ اوس زہرہ کو ماہ کے ساتھہ قران السعدین کیا نکاح کے بعد نوشاہ کو اندر بلایا دلھن کے پہلو مین
بٹھایا اوسکی صورت دیکھتے ہی لال شہزادہ غش کھاکر گر پڑا دولھن والے خوش ہوے کہ برہمن کی بات مطابق ہوئی
دولھن نے گلاب اوسکے چہرے کا بائسے ہوش مین آیا گل کیطرح بدن مین پھولا نسمایا مدعی خجالت سے سر افگندہ بلکہ پراگندہ

بادشاہ کو اپنی خدمت گذاری سے شاد اور اثر دہی کو آباد کیا جب یہ خبر گل بادشاہ نے سنی گل کیطرح داغدار اور
اگر شاہ سے آمادہ پیکار ہوا بعد چند نامہ و پیام کے اگر شاہ نے گل کو لکھا کہ تیری پاس لشکر دیو و پری کا ہے میری پاس
انسان کا بظاہر زور قوت مین اپنے تئین غالب جانتا ہے اس سبب جنگ و ستیز کا طالب ہے لاکن باطن مین ہم تجھسے
اشرف ہین کہ حضرت سلیمان نے دیو و پری کو اپنا مطیع و فرمان بردار کیا تھا بہتر یہ ہے کہ بندگان خدا تلف نہون ہم
تم لڑین جھگڑین جو غالب ہو اوسکی متابعت کرین شہریار گل بادشاہ کا وزیر کہ اختیار کل رکھتا تھا اور اگر بادشاہ کا
بندۂ احسان تھا گل بادشاہ کی طبیعت کو بالکل اصلاح پر لایا اور باعث صلح کا ہوا بیاہ ہونا لال شاہزادیکا ماہ پرور
کے ساتھہ لال دیو کی کوشش و تدبیر سے نخلبندان گلشن حسن و عشق گلدستہ سخن وصل کو یون آرائش
دیتے ہین کہ جب ماہ پرور کا چمن حسن سموم ہجران سے زرد و پژمردہ اور لال شاہزادہ کا گل رخسار خار مفارقت
سے پژمردہ و افسردہ ہوا مثل شمع سحرگاہ کوئی دم کی مہمان یہ مانند نسیم صبح سر بسر پریشان ابیات گریبان چاک تھا یا
صورت گل ✤ وہ بھی فریاد کش مانند بلبل ✤ وہ اپنی زلف سے گرہ بنجیر تھی ✤ پریشانی یہان مد نظر تھی ✤ وہان تھی اشک
سے گریک مژہ نم ✤ یہان تھا شبنم مین دریا کا عالم ✤ لال شاہزادے نے حالت اضطرار و بیقراری مین دیو سے کہا باوجود
اس شفقت کے جو آپ میرے حال پر رکھتے ہین شومی طالع سے اپنے آجتک مبتلاے مرض فراق اور شربت وصال کا
مشتاق ہون اب میری دل کو تاب مفارقت اور صبر مہاجرت نہین کچھ دن مین چراغ سحر کیطرح بجھہ کر رہ جاؤنگا ابیات
تم اپنے جگر سوختہ کی جلد خبر لے ✤ کیا بار بھروسا ہے چراغ سحری کا ✤ لال دیو نے کہا مینے آپ کی رضامندی مین کچھہ
قصور نہین کیا اور کوئی تدبیر نامہ و پیام کی اوٹھا نہین رکھی مگر مقدر سے لاچاری ہے یہ کہکر دیر تک غوطہ زن بحر تدبیر رہا
گوہر مقصود صدف آغوش مین پاکر کہا ایک تدبیر اور ذہن مین آئی ہے پر نابات کا شرط ہے فورا اوٹھکر وہ دیو پری
کو پاس گیا شہزادے کی کمال بیقراری اور اضطرابی ظاہر کی ماہ پرور نے بہت دلداری اور خاطرداری کی شعر دہ
جو حال تھا اوسکو اوٹھایا ✤ ڈھڑکتا اوسے اپنے دل کا دکھایا ✤ دیو نے کہا آخر یہ بیقراری طرفین کی اور یہ اضطرابی
جانبین کی کیونکر دور ہو دل تمہارے کیونکر مسرور ہون پری نے کہا مجھسے کیا تدبیر ہو سکے مان باپ کا خوف ایسا
غالب نہین کہ سر اوٹھاؤن نگوڑی ناٹھی نہین کہ تمہارے ساتھہ چلی جاؤن مین سوختہ قسمت تو مجبور ہون تدبیر
کیا بتاؤن دیو نے کہا ایک تدبیر یہ ہے کہ مین تجھے وہ دوا کھلاؤن کہ جسکی تاثیر سے خون کا استفراغ اور غم کے
ہاتھہ سے فراغ ہو پری نے کہا علاج وصال مین زہر ہلاہل بھی تریاق ہے شعر دوا تو کیا کہ اب انکار زہر سے بھی نہین
تپ فراق سے مجکو کہین نجات ملے ✤ القصہ دیو نے وہ دوا کھلائی کہ جسکے کھانے سے خون کی قے آئی مان باپ
گھبرا کے دوا علاج کی تلاش مین جابجا دوڑنے لگے دیو نے اپنے تئین برہمن بنایا صندل او سفید در ماتھے پر لگا
ہر ہر کرتا مالا جپتا اودھر سے ہو نکلا کسی نے کہا مہاراج دیوتا ہماری شہزادی کو سایہ سکہ ہوا ہے پوتھی دیکھکر نشین
بیچارہ وہ برہمن نے بچار بتایا کل ایک شاہزادہ بیاہ کیے ہوئے ادھر آیگا کشتی اوسکی طوفان سے تباہ ہوگی اگر اوسکے
ساتھہ اس پری کی شادی ہو اس ہماری سے رہائی ہو پوتھی مین نکلتا ہے کہ وہ شہزادہ تو جائیگا مگر اسکا مرض جاتا رہیگا

بیٹھے ہین ؛؛ راجہ باسک نے کہا پہلی شرط یہ ہے کہ اژدہا بنکر ہمارے ساتھہ دوڑو اگر بادشاہ نے بسم اللہ کہکر پھول
کو سونگھا اور اژدہا سے دہان بنکر اوس سانپ کے ساتھہ کئی کوس دوڑا اور خس و خاشاک کو شعلہ دم سے جلایا کہین اوسکا
ساتھہ نچھوڑا جب اوس شرط سے باسک کی نشان خاطر ہوئی کہا ای عاشق صادق اب جلتی ہوئے تیل کے کڑاہ مین
کود پڑو اگر شاہ بسم اللہ کہکر اوس کڑاہ مین کودا اور انگوٹھی کی برکت سے سمندر کیطرح اوس مین سے صحیح وسالم نکلا
تیسری شرط گرم حمام مین نہانے کی مقرر کی اگر شاہ نے وہ بھی ادا کی جب وہ کار نمایان اوسکی کوشش سے ظہور
مین آیا تب راجہ باسک نے تیاری اپنی بیٹی موتی رانی کی شادی کی کی اور اگر شاہ نے اپنی تلوار کے ساتھہ نکاح
موتی رانی کا پڑھوا کے بڑی دھوم دھام سے بیاہ کرکے دلھن کو ساتھہ لیکر اپنے باغ کیطرف روانہ ہوا یہان شہریار وزیر
کے پاس آنکر کہا لو صاحب موتی رانی تمکو مبارک ہو یہ مژدہ جان بخش سنکر شہریار متحیر ہوا کئی بار اگر شاہ کے تصدق
ہوا اور بہت سی دعا و ثنا کی غرض شہرہ اگر شاہ کی ہمت و مروت کا چارطرف پڑ گیا ایک روز اگر شاہزادہ اپنے
ملک مین منصور شاہ کے تخت پر بیٹھا متوجہ امور سلطنت و انتظام مملکت تھا کہ سامنے سے ایک اژدہا خاک پر
لوٹتا سر ٹپکتا آنکھون سے لہو برساتا شعلۂ آہ کو منہ سے نکالتا بحضور اگر شاہ آنکر مستغاثی ہوا کہ ای شاہ معدلت پناہ مین
ایک روز گل بادشاہ کی مملکت مین گیا تھا اور وہان ایک ناگنی پر عاشق ہوا گل بادشاہ نے اوس گناہ پر مجھکو تو شہر سے
اپنے نکلوا دیا اوس ناگنی کو ریچھہ اور بندرون کی قید مین رکھا ہے لہذا مین امیدوار عدالت و نصفت کا ہون کہ
بدولت تیری اپنے جفت کو پاؤن بادشاہ نے اوس اژدہے کو شیر سے سیر کیا اور فرمایا کہ رات کی وقت حاضر ہونا اژدہا
رخصت ہوا بادشاہ اپنے خلوتخانہ مین تسبکو اوسکا منتظر بیٹھا تھا وہ اژدہا پھر آیا جوگی کا دیا ہوا پھول سونگھہ کر
اگر بادشاہ بھی ایک اژدہا خونخوار بنگیا اور اوس اژدہے پر کہ دادخواہی کو آیا تھا سوار ہو کر گل بادشاہ کی ملک کو روانہ
ہوا جہان وہ ناگن قید تھی وہان پہونچا ریچھہ و بندر بھاگ گئی ناگن نے کہا ای بادشاہ ہزار آفرین اور تحسین تیری ہمت پر اور
ملامت اور نفرین اوس گل پر خار پر جسنے بے گناہ مجھے میرے جوڑے سے چھوڑایا ایک ساعت کی ساعت وہ دونون
اژدہے وہان رہے بعد اوسکی وہان سے پھرے گل بادشاہ نے یہ خبر سنکر چوکیدارون پر شدت کی اونھون نے کہا ہمین یہ خیال گذرا
کہ حضرت سلامت بدل کر تشریف لائی ہین آخرکار گل بادشاہ نے اوس ناگن کے مان باپ کو ملک سے نکالدیا گھربار اوسکا تاخت
و تاراج کرکے اوس ناگن کو سات سمندر پار لیجا کر قید کیا اوسی اژدہے نے یہ خبر سنکر پھر بادشاہ سے فریاد کی اگر شاہ نے
اوسکی بہت تشفی کی اور کہا خاطر جمع رکھہ اگر شاہ اسی تردد کی پریشانی سے ایک صحرای لق و دق مین گیا وہان
بیٹھکر بین بجانے لگا پرند و چرند صحرا کی اوسکے سننے کو آئی سوا ایک روباہ کی کہ بہت فیلسوف تھی کوئی باقی نہ رہا کسی نے
اوس سے کہا کہ تو کیون نہین چلتی ہے اوسنے کہا جب وہ شیر خصلت خود میری لینے کو آویگا یا باعزاز و اکرام بلاویگا تو مین حاضر
ہونگی بادشاہ نے یہ سنکر کہا جو جانور کہ ذی رتبہ ہین اوسکے لینے کو جاوین القصہ وہ لومڑی بعد رد و بدل بازی بسیار کے
آئی اور ایک پھول نذر نظر لائی شعر وہ گل تھا کہ گلدستہ مکر و فن ؛؛ کہ بو کرکے زن مرد ہو مرد زن ؛؛ بادشاہ نے تحفہ لیکر
اوس سے فرمایا کہ تو سات سمندر طی کرکے اس اژدہے کی ناگن کو لا غرض وہ روانہ ہوئی موج کیطرح پار اوتری اور ناگن کو فوراً وہان سے لائی

جدہر سے آیا تھا چلا اگر شاہ بھی اوسکے ساتھہ ہوا ایک باغ مین آیا وہان چار شخص منوچہر جوآہر بسنت بہرام گل بادشاہ کی وزیر مانند اربع عناصر کے جمع تھے یہ پانچوان وزیر بھی کہ نام اسکا شہریار راجہ باسک کی بیٹی کی دام عشق مین گرفتار تھا نظم وہ اوسکی ناگنی زلفون کا مارا ❊ گریبان تا بدامن پارا پارا ❊ رخ اوسکا زرد تھا اور چشم خونبار ❊ کہ ظاہر محبت کی ہین آثار ❊ مثل حواس خمسہ کی صحبت احباب مین شریک ہوا بعد اوسکے اگر بادشاہ بھی مہمان ناخواندہ کی طرح خوان صحبت احباب پر حاضر ہوا اگرچہ اوسکا جانا ناگوار گذرا مگر حسن نمکین اور سخن شیرین اوسکی سے مزہ اوٹھایا شہریار نے کہا آپ کون ہین اور یہان کیونکر آئے اگر شاہ نے کہا فلانے شخص کا پسر ہون اکثر دشت وبیابان کی سیر کرتا ہون جب وہ اوسکی حوال سی ماہر ہوئی بادشاہ نے کہا ای شہریار تیری چہرے سے آثار عشق معلوم ہوتی ہین لیکن کیا وجہ کہ وصل یار سے محروم ہی اوسنے کہا شرطین میری معشوق کی احاطہ امکان سی باہر ہین چنانچہ پہلے اژدہا نکلے دوڑے پھر اپنے تئین تیل کی کڑاہ مین جلائی پھر بارہ برس گرم حمام مین نہاوی بادشاہ نے کہا پروانہ کو آگ مین جلنا آب بقا ہی اور خیال لطف معشوق کا ایک اژدہا ہے کیا دشوار ہی جو تجہسے نہین ہوسکتا مگر جذب صادق اور عشق کامل نہین شہریار نے کہا ای صاحبزادہ ہنوز نیش محبت سی آپ بیگانہ کسی شمع عارض کی پروانہ ہین آپ کیا جانین محبت کسی کہتے ہین یہ لاف زنی اور دلشکنی آپ کو مناسب نہین بادشاہ نے کہا ای شہریار اپنی تیغ مجہکو دے کہ اپنا جوہر تجہپر عیان کرون غرض وہ خودغرض اوسکو اپنی تیغ دیکر کہنے لگا اگر یہ کام آپ سی سرانجام ہوگا تو عمر بہر آپ کا غلام رہونگا اگر شاہ وہان سے چلا دلارام کی دروازی پر آکر پکارا اوسنے کہا ای عزیز آیا تجہی خلل دماغ ہوا ہے کہ گہڑی گہڑی مجکو پکارتا ہی ای کمبخت دور ہو یہان سے بادشاہ نے کہا وہ حسن مین نہین ہین کہ جیسے تونے پان دیکر رخصت کیا تہا بلکہ مین اوس جوگی کا بیٹا ہون کہ تو اوسکی رعیت سی ہی اور عاشق ہون راجہ باسک کی بیٹی پر تو میری رہبری کر اور اوس ستہ پر لگادی دلارام خوف زدہ ہوکر باہر نکل آیا اور دعائین دیکر یہ زبان پر لایا رباعی اوسٹہ وہ سو در گذر ہی بہتر ❊ یعنی یہ نہین رہ سکتا مست ❊ قاصد جو ہوا رہ فنا کا ❊ وہ لیگیا دل پہ داغ حسرت ❊ بادشاہ نے کہا شاید مین تیری قدم سے چلونگا جو تجہی راہ بتانی مین یہ اندیشہ ہی ہرچند دلارام نے عذر کیے لیکن کچہہ پیش نہ گئی غرض دلارام نے مجبور ہوکر سب سراغ ونشان بتا کر اگر شاہ کو اودہر رخصت کیا اور آپ ادہر فورا اگر یہ ماجرا جوگی صاحب سی بیان کیا جوگی صاحب بیتاب ہوکر اوسکی ساتھہ چلے راجہ باسک کی دروازی پر اگر شاہ سی ملاقات کرکے کہا ای فرزند تیری کوشش وہستی کی قابل یہ مہم نہین اس مین خوف جان ہی آدمی کیا دیو جن سی بھی ممکن نہین کہ وہ شرطین بجالاوے شہزادی نے کہا کہ مینے زبان سی کہا ہے بات پر جان بھی جائے تو دریغ نہین ہی جو کچہہ ہو ضرور جاونگا اب امیدوار ہون کہ آپ منع نفرمائین یہ سنکے جوگی صاحب نے ایک پہول خاصیت اوسکی یہ کہ پنکہڑی کی خوشبو سی آدمی اژدہا ہوجا اور پہر اوسکو سونگہنے سے جیسا تہا ویسا ہوجا اور ایک انگوٹھی کہ شعلہ آتش کو سرد کردیتی تھی اگر شاہ کو دیکر رخصت کیا جب راجہ باسک کو اوسکے آنے کی خبر پہونچی روبرو طلب کیا محو جمال ہوکر یہ سوال کیا تم اپنے معشوق کی شرطین ادا کروگے اور جان اپنی اوسپر فدا کروگے اگر اسکو شہزادہ نے کہا انشاء اللہ تعالی بیت جان تک اوسکی محبت مین گنوا بیٹھے ہین ❊ ہاتھہ جینے سی سر فرست اوٹھا

جلوہ گر ہوا خبرداروں نے خبر دی کہ کئی ملک کے سلاطین آمادہ جنگ ہو کر حضرت کی سرحد مین وارد و صادر ہوے ہین منصور شاہ نے کہا کہ اس ملک کو اگر شاہ کا تصدق سمجھتا ہون جسکا جی چاہے وہ اس ملک کو لیلے لیکن اگر بادشاہ کو اذیت نہ دے اگر بادشاہ نے عرض کیا جو قبلہ عالم کو یہی منظور تھا مجھے اپنا ولی عہد کیون کیا یہ سنکر شیرانہ و مردانہ برق کی طرح اون کے خرمن ہستی پر گرا فوج مخالف تاب مجادلہ و مقابلہ نہ لا سکی آخر کار صفین کی صفین اوس صف شکن کے آگے عرصۂ مصاف مین نظر آئین ڈھیر پر ڈھیر مردے پر مردے گرائے کشتون کے پشتے لگا دئے اگر بادشاہ کی فوج نے چالیس بادشاہون کو محاصرہ کیا فلک گنجفہ باز نے بازی کو لونکی اسطرح ابتر کیا کہ سب تاجدار اوسکے ہاتھ آئے پھر اوس غیرت آفتاب نے چالیس مکان عالیشان تعمیر کیے ہر ایک تاجدار کو جداگانہ اوسمین رکھا اوس فتح عظیم کی ملک ملک دھوم مچ گئی آدمی کیا جن و پری تھرائے منصور شاہ نے شادیانے فتح کے بجوائے جتنا نقدی اور اسباب لوٹ مین آیا سب اوسکے تصدق مین لٹایا تب سے اگر بادشاہ کو انتظام امور سلطنت مین مشغول رہتا تھا شب کو خدمتگزاری مین جوگی صاحب کی بدل مصروف ہوتا تھا یہانتک راضی کیا کہ جوگی صاحب نے اوسکی بود و باش کیواسطے اپنے ملک مین ایک باغ بے نظیر عنایت کیا اور کتاب معدن البدایع سے تین اسم اوسکو بخشے اور سو منتر برن بدلنے کے تعلیم کیے اور کچھ سرمایہ عیاری اور جادوگری کا تھا اوسکو سکھلایا اگر بادشاہ اپنے باغ کی سیر مین مشغول رہتے تھے ایک دن جوگی صاحب کے مختار کار سے کہ مدار المہام تھا ملاقات ہو گئی اوسنے کہا کہ آپ کون ہین جواب دیا کہ جوگی کا بیٹا ہون اوسنے کہا کہ وہ تارک الدنیا ہین بیٹا کہان سے پایا یہ پھل اس سرزمین مین کب آیا فرمایا کہ بارہ برس سے جوگ مین خدا نے یہ فرزند عطا کیا ہے وہ اوٹھا اور آداب بجالایا بادشاہ نے الطاف و عنایات سے اپنے اوسے بہت راضی کیا اوسنے حرم تک ایک اپنے مکان سے اوس بنگلہ تک کھودائی اور عرض کیا کہ آپ تکلیف بہت اوٹھاتے ہین اس راہ سے آمد و رفت اختیار فرمایئے جوگی صاحب نے یہ سنکر اپنے ہاتھ کی انگوٹھی کہ سب علم و کمال جس کے زیر نگین تھا عنایت کی نگینہ اوسکا گوہر شب چراغ اوسکی روشنی سے وہ راہ تاریک روشن ہوتی تھی صبح کو اگر بادشاہ اپنے تخت کی طرف توجہ فرماتے چالیس بادشاہ اوسکے مجرے کو آتے ایک مدت یہی معمول رہا ایک دن جوگی صاحب نے کہا اگر حکم ہو تو آپ کے ملک کے گرد و نواح کی بھی خبر لون جو برباد ہوا اوسکو عدالت سے آباد کر دون اسواسطے کہ روز قیامت مظلمہ رعیت کا بادشاہ کے ذمہ ہے شعر کیا خالق نے گر آباد تجکو ؛ تو کر آباد تو خلق خدا کو ؛؛ جوگی صاحب نے کہا بہت بہتر طبیعت کو رعیت پروری اور عدالت گستری پر مصروف رکھو داستان شہریار وزیر کی جو راجہ باسک کی بیٹی پر عاشق تھا کہ اگر شاہ نے کس ہمت سے عاشق معشوق کو ملایا اگر شاہ اکثر شب کو ماہ کامل کیطرح مصروف سیر و تماشا رہتا ایک دن اتفاقاً دیکھتا ہے کہ ایک دروازے پر کوئی خستہ حال دلارام کا نام لیکر پکارا بجرد آواز کسی نے اندر سے خشم آلودہ ہو کر اوسے جواب دیا کہ ای نحبت اس وقت کیون خلل انداز راحت و آرام ہے دور ہو نہین مثل مرغ بے ہنگام کے تجکو ذبح کر ونگا وہ تو کلام تلخ سے سرمہ در گلو ہوا مگر دلارام کی عورت نے اوس سے کہا ای شخص اہل حاجت سے اتنی بے اعتنائی اور درشتی نچاہیے جو کچھ اوسکا معین ہے اوسے دے دلارام نے چند برگ پان اوسے دیے وہ شخص

دلا کر بادشاہ کو کچھہ کھلاتا جب وزیر نے احوال محمود کے گم ہونے کا بادشاہ کے گوش گذار کیا اس صدمۂ جان گداز
نے اور بھی بیقرار کیا وزیر سے کہا اسکے سوا کوئی تدبیر نہین کہ آپ کو ہلاک کرون **ابیات** سینۂ دل حسرتون سے چھا گیا
بس ہجوم یاس دل گھبرا گیا ؛؛ مین سمجھتا تھا کہ محمود عاقبت کار مالک تخت و نگین تسلی دہ دل اندوہگین ہوگا کوئی بات نہ بن
پڑی اور ایک تدبیر راست نہ آئی **شعر** دانۂ باروت بنتے ہین مرے تخم امید ؛؛ تا نہ برق ابر گرے نشو و نما ہوتا نہین
آخر کار بادشاہ نے وزیر کی دختر کو کہ نام اوسکا اگر تھا پسر قرار دیکر تخت سلطنت پر قایم مقام اپنا کیا اور خلق مین جابجا
شہرت ہوئی کہ بادشاہ کا بیٹا کہ جسکو چشم خورشید نے بھی کبھی نہین دیکھا تھا وہ تخت سلطنت پر جلوہ گر ہوا ہے یہ
مژدہ جان بخش سنکر تمام شہر اوس ولی عہد کی زیارت کو گیا عمر دوازدہ سالہ حسن اوسکا رشک گل و لالہ خوبصورت
خوش رو زلف مشکبو سیاہ گیسو حسین نازنین چودہوین رات کا چاند عالم کو عالم عالم شادمانی اور جہان کو جہان جہان
کامرانی حاصل ہوئی اور اکثر مقدمات اوسنے فیصل کیے ممالک محروسہ مین اوسکی عدالت کی دھوم اور دانائی ہر صغیر و کبیر
پر معلوم ہوئی صورت مین یوسف عدالت مین نوشیروان سخاوت مین حاتم شجاعت مین رستم مشہور ہوا خلل و فساد
قصہ و قضایا اوسکے عہد دولت سے دور ہو گیا بادشاہ کو تقویت اور سرور خوشحال مسرور تھا اگر بادشاہ نے
اپنے رہنے کا مکان شہر پناہ کے دروازے کے متصل بنایا اہل فضل و کمال کو تحصیل علم کیواسطے بہم پہونچایا
چند روز مین کماینبغی حاصل کر کے طبع رسا کو علم ریاضی پر مائل کیا **معلوم ہوتا جا جوگی صاحب کے**
کمال کا اور فایدہ مند ہوئیگا اگر شاہ کو اونکی ملاقات سے از روی علم نجوم کے ہر طالع
سے علم نجوم اور رمل و جفر کو خوب معلوم کیا قواعد سابق کو ذہن رسائی سے تقویم پارینہ کر دیا علم نجوم سے دریافت ہوا کہ
ایک جوگی اس فن مین یکتا ہے فلانے مقام پر آتا ہے اگر وہان ایک مکان پر تکلف تیار ہو اور اوس مین اقسام ماکولات اور
مشروبات سے جو کچھہ لازمہ مہمانداری کا ہوتا ہے مہیا رہے تو ایک روز وہ جوگی اوس مکان مین آکر وارد ہوگا اور جو چیز تناول
فرماینگے اپنا جھوٹا کھلائینگے اوسکے اثر سے حال غیب کا مجھ پر ظاہر ہوگا اور نعمات غیر مترقب حاصل ہونگی اور اوسکی سوا چالیس
بادشاہ صاحب جاہ میرے حلقہ بگوش ہو کر خراج دیا کرینگے جب قاعدہ نجوم و رمل سے یہ حال معلوم ہوا تب
اگر بادشاہ نے ایک مکان نفیس اوس جگہہ پر تعمیر کیا اور وقت شب مہمان کی تلاش مین اپنے کو خوش کی مانند ہر طرف متلاشی
رہا بعد چند دن کے جوگی صاحب کا اوس جگہہ گذر ہوا اگر شاہ نے غبار پاؤن کا کحل البصر کیا اور بڑی عزت او تکریم کر
اوس مکان مین لاکر بٹھایا جوگی صاحب نے متوجہ ہو کر کہا صد آفرین تیری فہم و فراست پر ہزار فرزند تجھہ ایسی دختر پر قربان ہون
بادشاہ نے کہا شاہ صاحب مین دختر نہین آپکو میری سادگی پر شبہہ ہوا ہے جوگی ہنسا اور کہا کہ اسحق تو فرزند سے بہتر ہے القصہ
جوگی نے اوس دعوت سے کچھہ تناول فرمایا اپنا پس خوردہ اوسے کھلایا پھر یہ کہا کہ اے فرزند چالیس بادشاہ تیرے
محکوم اور اسرار غیبی اور سخنان جانوران تجھے مفہوم ہونگے اکثر علوم سینہ بہ سینہ تعلیم کر کے رخصت چاہی بادشاہ نے
قدم کو بوسہ دیکر عرض کیا کہ مین حضرت کو قبلہ گاہ جانتا ہون بندہ پروری سے ہاتھہ نہ اوٹھائیگا ضرور کبھی کبھی
تشریف لائیگا جوگی صاحب بصد چشم گھر رخصت ہوئے شہزادہ اپنے مکان مین آیا صبح کی نماز سے فراغت حاصل کر کے تخت پر

دیو یہ بات سنکر بہت خوش ہوا کہنے لگا بہت اچھا وہ اپنا جوگ اوتارین اونھون نی تو ایک مدت سے اپنا اور ہی
حال بنا رکھا ہے شہزادہ جاکر قریش کے قدم پر گر پڑا اوسنے اپنی چھاتی سے لگایا جو کہا وہ قبول کیا پھر ایکبار ناگن کیطرح
کینچلی ڈال کے نو دس سالہ بارہ برس کی ہو گئی گویا شب دیجور ملکر چاندنی بنگئی وزیرزادہ بھی لال دیو سے ملاقی ہوا لال دیو
شہزادے کو خلوتسرا مین لیگیا وہ خط اوسکے آگے دھرا **جواب مضمون کا پری کیطرف سے** ای یار
جانی وای دوست جاودانی اس سوختہ آتش فراق دوختہ ناوک اشتیاق کیطرف سے معلوم ہو کہ خط تیرا حرف بحرف لفظ
بلفظ پڑھا جو تو نے اپنی اضطرابی اور بیقراری لکھی ہے وہ میری اضطراب کا ذرہ ہے اور اشکباری تیری ایک قطرہ ہے **ابیات**
قابل شرح نہین حال ہمارا ہیہات * کون سی اپنی پریشانی کی لکھون تجھے بات * روز ہنگامۂ محشر ہے تیری فرقت
سے * خواب ہے خلق کو دشوار میری رقت سے * جب بہت دل پر قلق ہوتا ہے تصور مین سیر باغ کرتی ہون
وہان ہی زیادہ مضطر و پریشان پھرتی ہون شہزادہ نے جب مکتوب محبت اسلوب مطالعہ کیا خوب رویا ہر حرف اوسکا
آنسوون سے دھویا جواب اوسکا مژگان قلم سے صفحہ دل پر رقم کیا **خط شہزادے کیطرف سے** غنچۂ نودمیدہ گلزار
خوبی و نوبادۂ رسیدہ باغ محبوبی زاد اللہ حسنہا بعد چمن چمن شوق اور دستہ دستہ اشتیاق کے معلوم ہو کہ گلدستۂ
محبت والا پہونچا دل بلبل وار کو شوق تازہ ہوا بے اندازہ بخشا **ابیات** تیری ہی ہے زبانی مجھکو الفت * تیرے ہی نہین ہے مجھکو الفت
تو سیر بہار باغ مین ہے * یان تازگی دل کی داغ مین ہے * تو آب رواں سے ہمقدم ہے * یان آنکھون مین جون حباب دم ہے * تو
سبزہ پہ کر رہا ہے رفتار * یان پارہ ہے دل کے نشتر خار * تو تاک کے سایہ مین کھڑا ہے * یان بیست کا دن ہی ڈھل گیا ہے
بیٹھا ہون تیرے لیے مین مضطر * دن مجھے کٹے ہین روز محشر * ہر شب ہے ہون آہ و نالہ روتا * تو کیونکہ ہے نیند بھر کے سوتا * یان
بات نہین کسیکی بھاتی * صحبت مجھکو نہین خوش آتی * ہر چند کہ قابل جفا ہون * کر رحم کہ بندۂ خدا ہون * لال دیو اوس خط
کو لیکر ماہ پرور کے پاس گیا اوسنے خط پڑھا جواب اوسکا بصد اشتیاق ملاقات اور چند در چند کے عذرات کے ساتھ تھا **جواب
خط کا پری کیطرف سے** نامہ محبت شمامہ کہ شکایت کا بھرا ہوا تھا پہونچا خدا آگاہ ہے کہ گلگشت میرے واسطے تفریح
کی نہین بلکہ حاصل اس سے تو یہ ہے کہ رخ کو تیرے گل گیسو کو سنبل تصور کرتی ہون قد کو سرو صنوبر نرگس کو چشم جادو گر
سمجھتی ہون میری گلگشت عین نظارہ تیرا ہے اگر منظور تیرا دیکھنا نہوتا تو مجھے گلشن سے کام کیا تھا **شعر** بسا دل
مین اپنے جو تو خوبرو ہے * جدھر دیکھتی ہون اودھر تو ہی تو ہے * اگرچہ پری ہون لیکن محض بے پری مجھمین تجھمین اسقدر
فرق ہے کہ جسکے تو بس مین ہے وہ تیرا محکوم اور مین اپنی بے بسی سے مغموم **شعر** نہین کہتے ہین اپنے دل سے
ہم حسب راز پنہان کو * قلم کو کیجیے آگاہ اوس اسرار سے کیونکر * یہ خط لکھکر لال دیو کو دیا پریشانی خاطر اوس سے
ظاہر ہے لال دیو اوس خط کو لایا ماہ پرور کی پریشانی کا حال سنایا شہزادے کو اوسکے غم و الم کا نہایت قلق
اور حیرانی سے چہرہ کا رنگ فق ہوا **آگاہ ہونا منصور شاہ کا محمود کے بھی گم ہوجانے سے اور
تخت پر بیٹھانا وزیر کی دختر کہ نام اوسکا اگر تھا** منصور شاہ کو لال شہزادے کے گم ہو جانیکا
ایسا صدمہ پہونچا کہ یعقوب کے مانند یوسف کی غم مین کور ہو گیا آب طعام ترک کیا وزیر خوشحال کبھی کبھی نہین

دلاکر بادشاہ کو کچھہ کھلاتا جب وزیر نے احوال محمود کے گم ہونے کا بادشاہ کے گوش گذار کیا اس صدمۂ جان گداز
نے اوسکو بھی بیقرار کیا وزیر سے کہا اسکے سوا کوئی تدبیر نہین کہ آپ کو ہلاک کرون **ابیات** سینۂ دل حسرتون سے چھا گیا ؛
بس ہجوم یاس دل گھبرا گیا :: مین سمجھتا تھا کہ محمود عاقبت کار مالک تخت و نگین تسلی دہ دل اندوہگین ہوگا کوئی بات نہ بن
پڑی اور ایک تدبیر راست نہ آئی شعر دانۂ باروت بنتے ہین مرے تخم امید :: تا نہ برق انپر گرے نشو و نما ہوتا نہین ::
آخر کار بادشاہ نے وزیر کی دختر کو کہ نام اوسکا اگر تھا پسر قرار دیکر تخت سلطنت پر قایم مقام اپنا کیا اور خلق مین جابجا
شہرت ہوئی کہ بادشاہ کا بیٹا کہ جسکو چشم خورشید نے بھی کبھی نہین دیکھا تھا وہ تخت سلطنت پر جلوہ گر ہوا ہے یہ
مژدہ جان بخش سنکر تمام شہر اوس ولی عہد کی زیارت کو گیا عمر دوازدہ سالہ حسن اوسکا رشک گل و لالہ خوبصورت
خوش رو زلف مشکبو سیاہ گیسو حسین نازنین چودہوین رات کا چاند عالم کو عالم عالم شادمانی اور جہان کو جہان جہان
کامرانی حاصل ہوئی اور اکثر مقدمات اوسنے فیصل کیے ممالک محروسہ مین اوسکی عدالت کی دھوم اور دانائی ہر صغیر و کبیر
پر معلوم ہوئی صورت مین یوسف عدالت مین نوشیروان سخاوت مین حاتم شجاعت مین رستم مشہور ہوا اخلاق و حسنات
قصہ و قضایا اوسکے عہد دولت سے دور ہو گیا بادشاہ کو تقویت اور سرور خوشحال مسرور تھا اگر بادشاہ نے
اپنے رہنے کا مکان شہر پناہ کے دروازے کے متصل بنایا اہل فضل و کمال کو تحصیل علم کیواسطے بہم پہونچایا
چند روز مین کماینبغی حاصل کر کے طبع رسا کو علم ریاضی پر مائل کیا **معلوم ہوتا حال جوگی صاحب کے**
کمال کا اور فایدہ مند ہوئیگا اگر شاہ کو اونکی ملاقات سے از روے علم نجوم کے بہر طالع
سے علم نجوم اور رمل و جفر کو خوب معلوم کیا قواعد سابق کو ذہن رسائی سے تقویم پارینہ کر دیا علم نجوم سے دریافت ہوا کہ
ایک جوگی اس فن مین یکتا ہے فلانے مقام پر آتا ہے اگر وہان ایک مکان پر تکلف تیار ہو اور اوس مین اقسام ماکولات اور
مشروبات سے جو کچھہ لازمۂ مہمانداری کا ہوتا ہے مہیا رہے تو ایک روز وہ جوگی اوس مکان مین آکر وارد ہوگا اور جو چیز تناول
فرمائینگے اپنا جھوٹا کھلائیگا اوسکے اثر سے حال غیب کا مجھپر ظاہر ہوگا اور نعمات غیر مترقب حاصل ہونگی اور اوسکی سوا چالیس
بادشاہ صاحب جاہ میرے حلقہ بگوش ہوکر خراج دیا کرینگے جب قاعدہ نجوم و رمل سے یہ حال معلوم ہوا تب
اگر بادشاہ نے ایک مکان نفیس اوس جگہہ پر تعمیر کیا اور وقت شب مہمان کی تلاش مین کبوتر خوش کی مانند ہر طرف متلاشی
رہا بعد چند دن کے جوگی صاحب کا اوس جگہہ گذر ہوا اگر شاہ نے غبار پاؤن کا کحل البصر کیا اور بڑی عزت او تکریم کر
اوس مکان مین لاکر بٹھایا جوگی صاحب نے متوجہ ہوکر کہا صد آفرین تیری فہم و فراست پر ہزار فرزند تجھہ ایسی دختر پر قربان ہوتے
بادشاہ نے کہا شاہ صاحب مین دختر نہین آپکو میری سادگی پر شبہہ ہوا ہے جوگی ہنسا اور کہا کہ الحق تو فرزند سے بہتر ہے القصہ
جوگی نے اوس دعوت سے کچھہ تناول فرمایا اپنا پس خوردہ اوسے کھلایا پھر یہ کہا کہ اے فرزند چالیس بادشاہ تیرے
محکوم اور اسرار غیبی اور سخنان جانوران تجھے مفہوم ہونگے اکثر علوم سینہ بتعلیم کر کے رخصت چاہی بادشاہ نے
قدم کو بوسہ دیکر عرض کیا کہ مین حضرت کو قبلہ گاہ جانتا ہون بندہ پروری سے ہاتھہ نہ اوٹھائیگا ضرور کبھی کبھی
تشریف لائیگا جوگی صاحب بسر و چشم کہکر رخصت ہوئے شہزادہ اپنے مکان مین آیا صبح کی نماز سے فراغت حاصل کر کے تخت پہ

دیو یہ بات سنکر بہت خوش ہوا کہنے لگا بہت اچھا وہ اپنا جوگ اوتارین اونھون نے تو ایک مدت سے اپنا او رہی
حال بنا رکھا ہے شہزادہ جاکر درویش کے قدم پر گر پڑا اوسنے اپنی چھاتی سے لگایا جو کہا وہ قبول کیا پھر ایکبار ناگن کیطرح
کینچلی ڈال کے نو دس سالہ بارہ برس کی ہوگئی گویا شب چودھویں کا چاند نکل گئی وزیرزادہ بھی لال دیو سے ملاقی ہوا لال دیو
شہزادے کو خلوت سرا مین لیگیا وہ خط اوسکے آگے دھرا جواب مضمون کا پری کیطرف سے ای یار
جانی وای دوست جاودانی اس سوختہ آتش فراق دوختہ ناوک اشتیاق کیطرف سے معلوم ہو کہ خط تیرا حرف بحرف لفظ
بلفظ پڑھا جو تو نے اپنی اضطرابی اور بیقراری لکھی ہے وہ میری اضطراب کا ذرہ ہے اور اشکباری تیری ایک قطرہ ہے ابیات
قابل شرح نہین حال ہمارا ہیہات ٭ کون سی اپنی پریشانی کی لکھون تجھے بات ٭ روز ہنگامۂ محشر ہے تیری فرقت
سے ٭ خواب ہے خلق کو دشوار میری رقت سے ٭ جب بہت دل پہ قلق ہوتا ہے تصور مین سیر باغ کرتی ہون
وہان سے زیادہ مضطر و پریشان پھرتی ہون شہزادہ نے جب مکتوب محبت اسلوب مطالعہ کیا خوب رویا ہر حرف اوسکا
آنسو سے دھویا جواب اوسکا مژگان قلم سے صفحۂ دل پر رقم کیا خط شہزادے کیطرف سے غنچۂ نو دمیدہ گلزار
خوبی و نوبادۂ رسیدہ باغ محبوبی زاد اللہ حسنہا بعد چمن چمن شوق اور دستہ دستہ اشتیاق کے معلوم ہو کہ گلدستہ
محبت وہ لالہ پہونچا دل بلبل ار کو شوق تازہ سے زیادہ بے اندازہ بخشا ابیات تیری ہی زبانی مجھسے الفت ٭ تیری سی نہین ہے مجکو الفت
تو سیر بہار باغ مین ہے ٭ یان تازگی دل کی داغ مین ہے ٭ تو آب روان سے تیز قدم ہے ٭ یان آنکھوں مین جون حباب دم ہے ٭ تو
سبزہ پہ کر رہا ہے رفتار ٭ یان پارہ ہے دل کے نشتر خار ٭ تو تاک کے سایہ مین کھڑا ہے ٭ یان پست کا دن ہی ڈھل گیا ہے
بیٹھے ہون تیرے لیے مین مضطر ٭ دن مجھپہ کٹے ہین روز محشر ٭ ہر شب ہے یہان آہ و نالہ رونا ٭ تو کیونکہ ہے نیند بھر کے سوتا ٭ یان
بات نہین کسیکی بھاتی ٭ صحبت مجکو نہین خوش آتی ٭ ہر چند کہ قابل جفا ہون ٭ کر رحم کہ بندۂ خدا ہون ٭ لال دیو اوس خط
کو لیکر ماہ پرور کے پاس گیا اوسنے خط پڑھا جواب اوسکا بصد اشتیاق ملاقات اور چند در چند عذرات کے ساتھ لکھا جواب
خط کا پری کیطرف سے نامہ محبت شمامہ کہ شکایت کا بھرا ہوا تھا پہونچا خدا آگاہ ہے کہ گلگشت میرے واسطے تفریح
کی نہین بلکہ حاصل اس سے تو یہ ہے کہ رخ کو تیرے گل گیسو کو سنبل تصور کرتی ہون قد کو سرو صنوبر نرگس کو چشم جادو گر
سمجھتی ہون میری گلگشت عین نظارہ تیرا ہے اگر منظور تیرا دیکھنا نہوتا تو مجھے گلشن سے کام کیا تھا شعر بسا اول
مین اپنی جو تو خو بر وہی ٭ جدھر دیکھتی ہون اودھر تو ہی تو ہی ٭ اگرچہ پری ہون لیکن محض بے پری مجھ مین تجھ مین اسقدر
فرق ہے کہ جسکے تو بس مین ہے وہ تیرا محکوم اور مین اپنی بے بسی سے مغموم شعر نہین کہتے ہین اپنے دل سے
ہم جسب راز پنہان کو ٭ قلم کو بھیجیے آگاہ اوس اسرار سے کیونکر ٭ یہ خط لکھکر لال دیو کو دیا پریشانی خاطر اوسپر
ظاہر ہے لال دیو اوس خط کو لایا ماہ پرور کی پریشانی کا حال سنایا شہزادے کو اوسکے غم والم کا نہایت قلق
اور حیرانی سے چہرہ کا رنگ فق ہوا آگاہ ہونا منصور شاہ کا محمود کے بھی گم ہوجانے سے اور
تخت پر بیٹھانا وزیر کی دختر کہ نام اوسکا اگر تھا منصور شاہ کو لال شہزادے کے گم ہوجانیکا
ایسا صدمہ پہونچا کہ یعقوب کے مانند یوسف کی غم مین کور ہوگیا آب طعام ترک کیا وزیر خوشحال کبھی کبھی تھین

اوریہ چند شعر جو اوسنے بی پروائی کے لکھے ہین یہ عاشق غریب ہی کہ زیادہ اوسکی ناشکیبی ہو اوس وقت جواب باصواب
اوسکو لکھا **جواب معشوق کے خط کا عاشق کیطرف سی** ای راحت جان من سلامت ۰۰ وی روح روان من
سلامت ۰۰ ظاہر ہو یہ بعد شوق دیدار ۰۰ سیارہ نمط ہی چشم بیدار ۰۰ ہر شب سوے در میری نظر ہی ۰۰ محشر تری غم سے
ہر سحر ہے ۰۰ دل سی مرے لیگیا ہی آرام ۰۰ جانا ترا اے بت گل اندام ۰۰ گر تیغ اجل ہے جان کی دمساز ۰۰ دلبر کی
آئی آواز ۰۰ کیا تو نی لکھا تھا یہ سخن آہ ۰۰ مت کیجیو میرے وصل کی چاہ ۰۰ تو ہی کف خاک مین پری ہون ۰۰ سب جنس سے
بری ہون ۰۰ یون تیرا غلام ہون مین ای جان ۰۰ گر تخت اڑون تو ہون سلیمان ۰۰ انسان سی نہین ہی کوئی بہتر ۰۰ ہی مہر وفا بھی
ختم اسپر ۰۰ یہ خط لال دیو کو دیکر اوسکو ملک کو روانہ کیا وہ پری اپنی والدین کی ہمراہ باغ کی سیر کو گئی تھی طاوس طلسم اسکے
پلنگ کے گرد پھر رہا تھا یہان لال شہزادہ گل بادشاہ کی مجلس مین ساغر عیش بھر رہا تھا اتفاقاً بادشاہ نے جواہر وزیر سے
قاصدان طلب کیا وزیر نے حاضر کیا بادشاہ نی پہلے شہزادے کو دیا دوسرا پان آپ کھایا شہزادے کو اوس وقت محمود
وزیرزادہ یاد آگیا تو بیساختہ مغموم ہوکر **شعر** ڈبڈبائین انکھین آنسو تھم رہے ۰۰ کاسۂ نرگس مین جون شبنم رہی ۰۰ گل بادشاہ
نے کہا ای برادر اس وقت طبیعت کو ملول کر نیکا کیا باعث ہی ہر چند اصرار کیا شہزادہ نے کچھ جواب ندیا وزیر باتدبیر نے
حقیقت حال کو اپنی میزان عقل مین تولکر عرض کیا کہ شاید اس وقت شہزادہ آفاق کو اپنے وزیرزادہ کا خیال اور اوسکی
مفارقت کا ملال گذرا ہی شہزادہ نے اوسکی فہم اور فراست کی تحسین و آفرین کی پھر گل بادشاہ نی سب احوال محمود وزیرزادہ کا
سنا شہزادے کے ملال پر بہت سر دھنا اور فوراً تخت پر سوار ہوکر شہر خشخاش مین جا پہونچا تفحص اور تجسس کر کے وزیرزادے
کو کہ مانند مردے کے تہ خانہ کی قبر مین پڑا تھا نکالا وعدہ وصل سی اوسکو جلایا طرفۃ العین مین شہزادہ کے پہلو مین لا بٹھایا
ابیات ملے اسطرح سے وہ شیدا باہم ۰۰ کہ دریا سے ہو جیسے دریا بہم ۰۰ ہوئی رنج ہجران بیان یکدگر ۰۰ دکھائے
بہم اپنے داغ جگر ۰۰ شہزادہ نی دفتر صعوبت کو وا کیا وزیرزادہ نی اپنا صورتحال کہا یا قریش نی کہا ای شہزادہ تیرے رونی سی دل ٹکڑے
ہوتا ہے آنسو پونچھ شکر کر آج تجھے خدا نے تیرے مہجور سے ملایا پھر وزیرزادے کو یاقوتی قوت دل کی کھلائی
کہ اوسمین توانائی آئی اوس طرف کا احوال سنیے جب ماہ پری وردا من نظارۂ گلگشت باغ سے معمور کر کے پھری
وہ طاوس اپنے داغ دکھاتا ہوا اوس رشک بہار کے سامنے آیا اور تعویذ کہ گلے مین بندھا تھا دکھایا ماہ پری
تعویذ کو کھولکر پڑھنے لگی **ابیات** کبھی وہ پری ہنس پڑی کھل کھلا ۰۰ کبھی رکھ لئی اپنے سر کو ہلا ۰۰
رکھا چشم بیگاہ با صد سرور ۰۰ کبھی زلف آسا کیا خط کو دور ۰۰ کئی بار کھولا کئی بار پڑھا جواب اوسکا
لکھکر تعویذ بناکر اوسکے گلے مین باندھ دیا لال دیو اوس خط کو لیکر اپنے مکان مین آیا لال شہزادے کو نہ پایا
جانا کہ اونھین کی صحبت مین ہوگا دل مین کہنے لگا کہ اوسکو بھی اپنی طرح مجھسے دشمن کیا چاہتے ہین
قریش کے محل مین گیا اور نظر غیرت سے شہزادے کی طرف دیکھا وہ وہان سے اوٹھا منت کرنے لگا دیو
کے گلے سے لگ گیا دیو نے کہا کیا کہتے ہو کہو شہزادے نی کہا بھائی جان نی مجھپر بڑا احسان کیا کہ میرے
وزیرزادہ کو مجھسے ملایا مین اوسکی عوض مین چاہتا ہون کہ تم امان جان کی تقصیر بخشو اور بھائی صاحب کو چھاتی سی لگاؤ

کا اوسکے روبرو آیا گل بادشاہ نے کہا آج کھانا کچھہ زیادہ ہے آپ بھی تناول فرمایئے گل کی مان نے شہزادہ کو ٹھوکا دیا اوسنے دو ایک نوالے چھپے چھپے کھائے پھر ایکبار وہ ماہ تابان پردۂ ابر سے نکل آیا بھائی جان کہکر گل سے لپٹ گیا گل کو اوسکی ڈھٹائی اور بیتابی سے خار گذرا لیکن بسبب ہمشیر ہونیکے اور مان کی سفارش سے بھائی کہا وہ شیر برنج دونون نے نوشجان فرمائی ایک ساعت کے بعد جواہر نام وزیر فرخ روزمرہ کی لیکر حاضر ہوا چاہتا ہے کہ پیش کرے بادشاہ نے کہا اے وزیر اگر رونمائی گران دی تو وہ چیز عنقا تجھے دکھاؤن کہ تیرے ہوش و حواس کے طوطے اوڑ جائین وزیر نے کہا حاضر بادشاہ نے وزیر کو بلایا اپنے مہمان کو دکھایا جواہر لال شہزادی کو دیکھتے ہی غش ہو گیا جب ہوش ٹھکانے آئے ایک گوہر شب چراغ بیضۂ مرغ کے برابر کہ ہاتھہ جواہر کا اوسکی روشنی سے ید بیضا تھا پیشکش کیا شہزادے نے کہا مین اسے لیکر کیا کرونگی اور کہان دھرونگی گل بادشاہ نے کہا بھائی صاحب قبول کیجیئے اور طبیعت پر رنج والم کو راہ نہ دیجیئے دیکھئے تو کیا ہوتا ہے شہزادہ نے اوسکی نذر قبول کی شہزادہ بھی وہان سے رخصت ہوا تھا کہ لال دیو جواب خط کا لیکر آ پہونچا اوس مکین سے مکان کو خالی دیکھا پریشان حال ہوکر ادھر اودھر ڈھونڈھتا ہوا اوس طرف جا نکلا اوسنے چاہا کہ شہزادی کو چھپائے گل نے کہا اجی جانے دو رات کو مین آؤنگا جاکر دیکھا شہزادہ اوسے دیکھتے ہی اوٹھا دیو نے ہاتھہ اوسکا پکڑ کر چھاتی سے لگایا واسطے تنبیہ کے گھڑکا چھڑکا کہ خبردار پہونچا وہ میری تم ہے شہزادہ نے کہا میری تو وہ مان ہین اور گل بادشاہ بھائی جان ہین دیو نے کہا گل کی والدہ بارہ برس سے مجھسے خفا ہین ڈرتا ہون کہ میری رنجش کے سبب سے تجھے مضرت نہ پہونچائین یہ کہکر دیو تو تھکا ماندہ تھا سو رہا شہزادہ اپنی خوابگاہ مین ماہ پرور کے خیال مین تارے گن رہا تھا کہ گل بادشاہ آیا اور پردۂ شب مین باپ کی آنکھہ بچا کر لے گیا تمام رات وہ دونون شغل شطرنج مین رہے شہزادے نے اپنے پیل بند سے پیادون کی جماعت کو پست کیا کبھی بادشاہ نے اپنی بازی رفتہ کو قایم رکھا

مطالعہ کرنا ماہ پرور کے نامہ کا پھر جواب لکھنا شہزادیکا ماہ پرور کو اور ملاقات ہونی لال شہزادے سے اور محمود وزیرزادے سے

جب شاطر گردون نے ستارون کی نردون کو شفق کے بساط مین لپیٹا اور خسرو خاور نے شاہان نجوم کو خانہ نشین کیا شہزادے نے بازی شطرنج سے ہاتھہ کھینچا اسپ عجلت پر سوار ہوا اپنی خوابگاہ مین آکر سو رہا جب دیو جاگا شہزادہ کے قدم کو بوسہ دیکر جگایا اور ماہ پرور کا نامہ دیا عاشق نے معشوق کے نامہ کو کبھی چشم تر پر کبھی سر پر رکھا بعد ازان کھولا اور پڑھا نامہ عنبر شمامہ کی عبارت رنگین الفاظ شیرین ہر سواد اوسکا سواد چشم سے خوشنما لطافت عبارت کی دل ارباب صفا کا لیا **ابیات** لکھا تھا کہ پہونچا تیرا مجکو خط ٭ ہوا اوس سے دل کا میرے غم غلط ٭ مجھے مایۂ عیش عشرت ہے وہ ٭ مگر کیمیائے سعادت ہے وہ ٭ رکھا تھا اوسے تونے کیا زلف پر ٭ کہ خوشبوے مشک اوس مین ہے سر بسر ٭ لکھا تھا جو وہ اشتیاق وصال ٭ سمجھہ تو اوسے ہے یہ خواب و خیال ٭ پری سے کہان وصل انسان ہوا ٭ وہ مانند پروانہ سوزان ہوا ٭ محبت سے خالی ہے انسان کا دل ٭ فریب و دغا اون مین ہے آب و گل ٭ فقط چار دن کی ہین یہ آشنا ٭ یہ کل ہین نہین انمین بوے وفا ٭ شہزادہ نے جب وہ خط پڑھا جانا کہ وہ بھی اشتیاق بھری آئی ہے

حاصل کر کے گوشہ خلوت مین گئی طاؤس سے کہنے لگی کہ ایجانور قسم ہے تجھے اپنے خدا کی میرے پاس آ مور
اوڑکر اوسکی گود مین جا بیٹھا پری اوسکو گود مین لیے ہوئے چھپر کھٹ مین بیٹھی دالان کے پردے چھڑوا دیے طاؤس نے
نے کہا اے ماہ پیکر لال شہزادے نے تجکو کہان سے دیکھا کہ تیرا پیغامبر مجکو بنایا یہ بات سنتے ہی پری نے اوسکو
دامن سے نکالکر پھینک دیا اور کہا اے کمبخت بے نصیب تجھپر خدا کی مار کالا منہ نیلے ہاتھ پاؤن کون وہ لعل شہزادہ
کسکا دیکھنا تو مجکو تہمت لگاتا ہے تو سہی تیرا سر تجھ سے کچلتی ہون مور نے کہا کہ اے اوڑتی ناگن زہر بھری
او گل باتین نہ بنا رقعہ میرے گلے سے کھول مجکو در کیا ایلچی کو خطر کیا غصہ کو مار مجکو نہ للکار وہ کی چکنی چپڑی
باتون نے اوسکا غصہ فرو ہوا رقعہ اوسکے گلے سے کھولکر پڑھا بقیہ عبارت اوسکی یہ تھی کہ اے مہر آسمان خوبی و اے سرو گلستان
محبوبی ابیات شہزادہ مدہ ترا بولاؤنگی ہین * یا آپ ہی یہان پھر آؤن گی ہین * سو تو نے نہ مجکو ہی بلایا *
نہ تیری طرف سے کوئی آیا * ہے عالم فراق سے جیسے * کیا فایدہ آئی گر مر قبر * اوسکو پڑھا اور خوش ہوئی جواب رقعہ
کا لکھکر اوسکی گردن مین باندھ دیا اور رخصت کیا جانا لال شہزادہ کا مجلس مین لال دیو کی اور ملاقات
ہونی گل سے کہ بیٹا لال دیو کا تھا اور اوسکی ماں سے کہ نام اوسکا قریش تھا یہان کا احوال سنیے
کہ دیو بوقت رخصت کنجیان اپنے مکان کی شہزادے کو دیکر یہ کہہ گیا تھا کہ اگر آپ کا دل بسبب تنہائی کے گھبراوے
تو قفل کسی مکان کا کھولنا اور اپنے دل کو اوسکے سیر و تماشے سے خوش کرنا تین طرف کی سیر کی
تمہین اجازت ہے چوتھی طرف کی ممانعت ہے اودھر نجانا شعر کہ وہ البتہ جای پر خطر ہے * تمہین اوس
سمت سے لازم حذر ہے * جب شہزادہ تین طرف کی سیر کر چکا چوتھی طرف بھی گیا ایک دروازہ مقفل بقفل آہن دیکھا
اوسکو وا کیا دوسرا اور کچھ فاصلہ سے نظر آیا سیم خام کا اور عمارت سنگ خام سے اوسکا بھی قفل کھولا فرش آئینہ
پر تکلف ہر طرف بچھا ہوا متصل اوسکے تیسرا دروازہ مرصع نہایت ارفع دکھائی دیا اوسکو بھی مفتوح کیا بمجرد کھولنے
در کے ایک زن فہمیدہ گرم و سرد جہان چشیدہ اوس سے دوچار ہوئی فرط ترحم و محبت سے اوس جان باختہ پر
اشکبار ہوئی اور منع کرنے کے طور سے یہ کہا کہ اے محبوس غم و الم یہ مکان اوس ظالم خونخوار کا ہے کہ
بظاہر گل اور باطن مین خار ہے شہزادہ نے کہا مین غریب الوطن ہون تیرے دامن کی پناہ چھوڑ کر اب کہان
جاؤن اے مادر مہربان ماں باپ کی مفارقت مین آوارہ دل پارہ پارہ رکھتا ہون آپ مجھپر کرم کی نگاہ اور
اونکے نام سے آگاہ کرین کہ وہ کیسا گل ہے کہ جسکو آپ خار سے مناسبت دیتی ہین اوسنے کہا اے فرزند وہ
میرا بیٹا ہے کہ اوسکا نام گل اور نام میرا قریش ہے مین نے کہا یہان کے آنے سے اسلیے منع کیا کہ
وہ کوئی دم مین آئیگا تجھے پارہ پارہ کر کے دیوونکے آگے ڈال دیگا تو جان جو احوال تھا پوست کندہ مینے
تجھے سنایا شہزادہ اوسکے قدم پر گر پڑا قریش کو اوسپر رحم آیا لال شہزادہ کو اپنے دامن مین چھپایا اتنے مین بادشاہ
آیا ماں کو جھک کر سلام کیا ماں نے دعا دی گل نے کہا آج تو دامن سے بوی خوش آتی ہے قریش نے کہا تم گل ہو اوسی
دامن کو پلے ہوئے ہو بوی خوش کیونکر نہو گی گل ماں کے پہلو مین جا بیٹھا موافق معمول کے طبق شیر برنج

مجھے سرو قامت سے کیا نہال کریگا اگر میری دلکی حسرت اور تمنا ہے تو لال دیو کو اپنے سے رضامند کر اور
شیرین زبانی سے خرسند رکھ **بیت** چاہیے تقلید تجکو بلبل گلزار کی ٭ ایک گل کے واسطے اینداسہی سو خار
کی ٭ سے اب جا ایسا نہو کہ یہ راز کسی پر افشا ہو یہ کہکر وہ بھی اپنے تخت پر سوار ہوئی ہوا نے وہ تخت اوڑا یا
شہزادہ اودھر سے ادھر آیا دیر تک مجلس مین ہتھیار ہانپنے ہاتھ سے ہر ایک کو انعام دیا پھر چھپر کھٹ پر آرام فرمایا دیو
سے کہا اے رفیق غمخوار اور اے مونس و فادار مین چاہتا ہون کہ آج تو میرے پلنگ پر استراحت فرمائے میرا پہلو کہ
ایک مدت سے اپنے باپ کے پہلو سے جدا ہے گرم ہو دیو نے کہا معاذ اللہ میری کیا طاقت ہے کہ آپ کے برابر لیٹے
سکون مین تو آپ کے سگ پاسے بدتر ہون شہزادہ نے کہا معلوم ہوا تو مجھسے محبت نہین رکھتا کچھ دشمنی کا ارادہ
ہے کینا اپنے سینے سے نہین نکالتا لال دیو خوف آزردگی سے اوسکے برابر لیٹا مگر ڈرتا تھا کہ میرے ہاتھ پاؤن سہار ٹیٹے اور جسم
اسکا گلبرگ تر سے بھی نازک ہے ایسا نہو کہ ذرا سے میرے بدن کے چھو جانے سے کچھ صدمہ پہونچے یہ سمجھکر الگ ڈھلکا ہوا لیٹا
شہزادہ اوسکے گردن سے لپٹا معلوم ہوتا تھا کہ شب کی ناد علی اوس دیو کے گلیمین پڑی تھی جب شہزادہ نے اسقدر حکی خاطرداری
لال دیو کی کی تب دیو نے اوس سے کہا کہ حیران ہون آپ جو اتنی نوازش فرماتے ہین کیا وجہ ہے جو مطلب ہوا ارشاد فرمائیے اور
غلام کو اوس کام سے آگاہ کیجیئے شاہزادہ نے کہا مین تجھے اپنا محسن سمجھتا ہون اگر میرے کہنے کو تو رد نہ کرے تو کہون دیو نے
کہا ارشاد ہو غلام حتی الوسع قصور نکریگا اور اپنے ہاتھ پاؤن ماریگا شہزادہ نے کہا میرا رقعہ ماہ پرور کے پاس لیجا
دیو نے کہا آپ ماہ پرور کو کیا جانین یہ راز کہان پایا یہ نام کسنے سنایا شہزادہ نے کہا مین نے بھی اوسکا کسی سے سنا ہے
دیو اوس بات کی تلاش مین کھو گیا مگر کوئی بات اوسکے ذہن نشین نہوئی چار و ناچار رقعہ پہونچانا اور جواب لادینا
قبول کیا **طاؤس بنانا لال دیو کا شہزادہ کے خط اور پیغام پہونچانے کے
واسطے ماہ پرور کو** جب طاؤس خورشید سپہر مرصع بال شعاع پھیلا کر رقصان رقصان مشرق سے
مغرب کو چلا لال شہزادہ بستر خواب سے ہنستا ہوا اوٹھا ایک بند کاغذ کا اوٹھا کر ماہ پرور کو یہ نامہ لکھنے لگا
ابیات اے راحت جان بیقراران ٭ دے مردم چشم اشکباران ٭ دل شوق جمال ہے بیتاب ٭ ہے
تیرے خیال سے عدم خواب ٭ جانیسے تیرے ہون سخت غمناک ٭ ہے تیرے بغیر زندگی خاک ٭ ہے وصل
کی آرزو نہایت ٭ رہتی ہے یہ جستجو نہایت ٭ تو پاس ہمارے جب نہ تب ہو ٭ اور سینہ بسینہ لب بلب ہو
جب وہ خط تیار ہوا لال دیو نے اپنے تئین ایک طاؤس مرصع بنایا شہزادے نے وہ خط تعویذ کر کے
اوسکے گلیمین باندھ دیا دفعتاً ماہ پرور کے باغ مین پہونچا وہ پریزاد اوس وقت پریون کے ساتھ جھولا جھولتی
تھی وہ طاؤس بھی جھولے لیکے برابر جاکر شہزادے کی زبانی یہ زبان پر لایا **شعر** غم فراق مین ہین جھولتے وہان
عشاق ٭ یہان رقیبون مین طیار ہان ہین جھولونگی ٭ پری نے اوسکی آواز سے کچھ مدعا سخن دریافت
کر کے ایک پری کو حکم کیا کہ سنہری لگن مین موتی بھر کے اسکے آگے رکھ دے اوسنے وہی کیا مگر طاؤس
نے اوس مین سے ایک دانہ نہ اوٹھایا وہان سے اوڑ کر اور طرف جا بیٹھا ماہ پرور اوس شغل سے فراغت

کبوتر سے سنکر جب طاؤس زرین بال آفتاب عالمتاب آشیانہ مغرب سے مشرق کی طرف خرامان ہوا لعل شہزادہ
بھی خوابگاہ سے برآمد ہوکر اپنی نشستگاہ مین آیا شعاع جمال سے تمام باغ منور اور شرف بزرگی مین چرخ اخضر ہوا
دیو بھی اپنے معمول پر آیا آداب کورنش بجالایا بعد اسکے اپنے کاروبار کیطرف متوجہ ہوا شہزادہ اپنے مکان مین تنہا بیٹھا تھا
ناگاہ ایک جفت کبوتر خوش منظر گرہ باز بلند پرواز اوڑتے اوڑتے حوض کے کنارہ آبیٹھا مادہ نے نر سے کہا دیکھ
تو شہزادہ کیا بلا مین پھنسا ہے کہان یہ شہریار کہان وہ دیو ستمگار شعر کہان یہ اور کہان وہ زشت منظر خسوف
اوس ماہ کا ہے وہ بد اختر ٭ چلو اس واردات عجیبہ کی خبر ماہ پرور پری کو پہونچائین اور یہ داستان غریبہ اوسکو
سنائین کہ ہمنے ایک آدم زاد طلسمات لال دیو مین دیکھا ہے پری سے بہتر حور سے خوشتر اغلب ہے وہ سنکر خیلی شادمان
اور ہماری ممنون احسان ہو شہزادہ نے کہا ہماری واردات عجیبہ سے یہ غریب تر ہے کہ تم ذی زبان ہو اور ہماری زبان آوری کرتے
ہو ہمارے ملک کے جانورونکو گویائی سے بہرہ نہین اونھون نے کہا ای شہزادہ یہ کارخانہ طلسمات کا ہے یہانکی زمین بولتی
ہے نہ کہ ذی حیات شہزادہ نے کہا آدم زاد کا شہر یہان سے کتنی دور ہوگا کبوتر نے کہا بارہ برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا
یہ کہکر وہ جوڑا غنقا ہوا اور شہزادہ طایر بسمل کے مانند ماہ پرور کے دام عشق مین پھڑکنے لگا کبوتر کے جوڑے نے احوال
شہزادیکا اور ظلم لال دیو کا ماہ پرور سے بیان کیا پری کو سنتے ہی غلبہ ذوق اور ولولہ شوق پیدا ہوا شعر گفتگوی یار بھی
دیدار سے کچھ کم نہین ٭ آرزوی وصل وصل یار سے کچھ کم نہین ٭ یہان لال دیو نے ایک خلعت شاہانہ پر زر اور تاج مرصع
بجواہر شہزادہ کو پہنا کر مجلس عشرت مین بڑی کر و فر سے بٹھایا اور پریون کو بلا کر جلسہ ناچ گانے کا شروع کیا یہان تو
یہ راگ و رنگ تھا وہان ماہ پرور پری پوشاک پر تکلف پہنکر تخت مرصع پر سوار ہوکر اوس باغ مین آئی اور ایک گوشہ
مین چھپکر تماشا دیکھنے لگی گل رخسار معشوق سے باغ باغ اور شعلہ حسن سے داغ داغ پروانہ کیطرح جب نظر
اوسپر جا پڑی تھی بیساختہ یہ بند پڑھتی تھی بند پہونچے نہ تیرے حسن کو زنہار ماہ و مشتری ٭ ہم چہرۂ خورشید
کو تجھسے نہو ہم بستری ٭ کب حور و غلمان کرسکین تجھہ ساتھہ پیاری ہمسری ٭ ای چہرۂ زیبای تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت میکنم در حسن زان بالاتری ٭ اگرچہ وہ پری جادو دا معشوقہ جہان فتنۂ دوران تھی مگر اوسکے
عشق سے ایسی پریشان ہوئی کہ دیوانہ کیطرح مدہوش اور مانند غنچۂ تصویر کے خاموش تھی اودھر
لال دیو بیہوش پڑا تھا آدمی کے حسن ملیح کا وہ مزا ہے کہ دیو پری کا دل پس جاتا ہے اور منہ مین پانی
بھر آتا ہے شعلہ اوسکے عشق کا سنگ آہن کو پگھلاتا ہے شہزادہ اگرچہ نغمہ کیطرف مصروف تھا مگر ماہ پرور پریکا
بھی تصور پیش نظر جہان وہ چھپی بیٹھی تھی شہزادہ کی نظر اودھر جا پڑی کسی بہانہ سے اوٹھا دیو نے چاہا اوس پر ہیبت وفا
کا سایہ بنکر اوسکے ساتھہ ہو غصہ سے منع فرمایا وہان جاکر دیکھتا کیا ہے کہ عجائب حسن جلوہ گر ہے اور ایک گل اندام بتکلف تمام
تخت مرصع پر بلقیس بنی بیٹھی ہے نگاہ اولین غش کھاکر گرا اوس نازنین نے سر اوس سلیمان کشور خوبی کا زانو پر رکھا اور
گلاب اشک اوسکے چہرہ پر چھڑکا اپنے دہن کی خوشبو کہ لخلخہ مقوی دماغ سے بہتر تھی سنگھائی ہوش مین آئی خم رفتہ کو لاکر کہا
کہ ای آدم زاد یہ بیخودی اور بیہوشی عبث اور یہ لوٹنا اور غش بیفایدہ ہے کیا حاصل جسکے بس مین ہو اوس سے تو یہ کچھ ادا ای کرتا ہے

الماس کی برگ زمرد کے ثمر عقیق ہین کی قمری اور بلبل سیم و زر کی درختون کی شاخون پر بیٹھی ہوئین ترنم کر رہی ہین یہ باغ
طلسم کا معلوم ہوتا ہے یہان پھرنا اور گلگشت مناسب نہین شہزادی نے اوسکی بات کا جواب کچھ نہ دیا آگی بڑھا ایک مکان
مین گیا اوس مین ایک پلنگ جواہر نگار آراستہ اور شراب و کباب انواع و اقسام قرینے سے کشتیون مین چنی ہوئی دیکھی لیکن
آدم کا نشان معدوم یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی کوئی پریزاد یا انسان اوسکے قدم کی آہٹ پا کر اوٹھ گیا ہے شہزادہ تھکا ماندہ
تھا اوس پلنگ پر لیٹ گیا محمود وزیرزادہ چپ چپ کرنے لگا ناگاہ لشکر خواب اوسکے متاع ہوش پر تاخت لایا وزیرزادہ
رفع احتیاج ضرورت کو وہان سے اوٹھا تھا پھر جو وہان آیا اوس مسافر کو مہمان خانہ مین نپایا یہ رنگ دیکھکر طوطی ہاتھ کی اوڑ گئی
وحشی کیطرح ہر نخل و شجر کی بو لیتا اور صبا کیطرح سر ٹکراتا تھا ابر بہار کیطرح گریان بلبل کی مانند گرم فغان آہو کیطرح ہر طرف
دوان تھا کبھی اپنی تنہائی پر فریاد کرتا تھا کبھی اوسکی آوارگی پر دم سرد بھرتا وزیر عاقل نام کہ اونکی حفظ و حراست کو معین تھا
ڈھونڈھتا ہوا مع لشکر وہان پہونچا محمود سے یہ حالت سنکر گھبرایا اور وہ اخبار مصیبت شعار سمع مبارک بادشاہ تک پہونچا
جس وقت یہ خبر وحشت اثر گوش گذار بادشاہ ہوئی سنتے ہی کلیجہ پکڑ لیا مان نے ایک پتھر اپنی چھاتی پر مارا اور وزیر خوشحال نے
بیتابانہ جاکر محمود سے وہ ماجرا پوچھا اوسنے تمام احوال کہا اور بمنت و الحاح متمنی اس امر کا ہوا کہ خدا کیواسطے مجکو یہان سے نہ لیچلو کہ مین اپنے سجن کی
جدائی مین زندہ نہین جا سکتا کسیکو اپنا روسیاہ دکھاؤن اور زمان طعن خلائق سے خفت اوٹھاؤن اور اگر لیچلتے ہو تو ایک
تہ خانہ مین زندہ درگور کرنا کہ میری صورت نحس کوئی نہ دیکھے القصہ خوشحال وزیر زادے کو ساتھ لیکر وہانسے مراجعت کی اور اوسکو
تہخانہ مین ڈال دیا محمود وزیرزادہ اوسکی مفارقت مین یہ پڑھتا تھا اور روتا تھا **شعر** تجھیکو اگر جلوہ فرما نہ دیکھا ٭ برابر ہے دنیا
کو دیکھا نہ دیکھا **ظاہر ہونا شہزادہ پر حال لو تیمگار کا اور بیقرار ہونا اوس گرفتار کا** اب ادھر کا قصہ سنیے کہ جب لعل
شہزادہ نے دیدۂ مخمور نیم باز کیا آپکو تنہا دیکھا محمود کو اپنی بالین پر نپایا اسیر قفس کیطرح گھبرا کر مانند مرغ نو گرفتہ کے پھڑکنے لگا اور
بیساختہ محمود وزیرزادہ کو پکار کر یہ شعر پڑھا **شعر** سرو و قمری نہ گل و بلبل نہ تجھسا ہمصفیر ٭ وہ گلستان کیا ہوا یہ گھر ہے کس
صیاد کا ٭ اوس وقت لعل دیو نے سامنے آکر عرض کی کہ محمود تو نہین ہے پر یہ آپکا قدیمی بندہ ہے حاضر ہے شہزادہ نے کہا اے
شخص مینے کبھی تجکو نہ دیکھا تو قدیمی نہین بلکہ حادثات سے ہے دیو نے کہا اے شہزادے مین ایک مدت سے جگر خستہ دل بر شتہ تیرے
عشق سے ہون **بیت** کہتے ہین قدیمی جیسے مین یار ہون تیرا ٭ زلفین بھی تجھین جیسی گرفتار ہون تیرا ٭ تیری جستجو
اور تلاش مین برسون تلوون کو خار تردد سے فگار کیا اور جنگل جنگل کی خاک چھانی جب تجھسا لعل ہاتھ آیا شہزادہ نے دیکھا
کہ بجز صبر کے کوئی چارہ نہین اپنے دل کو مراحم خداوند حقیقی کا امیدوار کر کے اوس سے آفتابہ و جانماز طلب کی لعل دیو نے
دونون چیزین حاضر کین شاہزادہ نے وضو کر کے نماز باصد نیاز ادا کی جب نماز اور دعا سے فارغ ہوا دیو نے
کشتیان جواہر کی پیش کین اور کچھ میوہ جات خوش ذائقہ اور ماکولات لطیفہ حاضر کیے شاہزادہ نے کچھ تناول
کیا واسطے تفریح کے محفل نغمہ پردازی کی گرم ہوئی مگر شہزادی کو اپنے رنج و الم کے سوا کسی طرف توجہ نتھی بلکہ غنا
باعث عنا کا تھا سب کو اشارے سے منع کیا اور مجلس سے اوٹھکر اپنی خوابگاہ مین آیا اور محمود کے تصور مین
روتے روتے سو گیا **عاشق ہونا لعل شہزادیکا ماہ پری پر اور تعریف اوسکے حسن کی**

مہ چاردہ اوس سے شرمندہ تھا ٭ اور وہ دختر خجستہ اختر کہ پری کنیز اور حور اوسکی خادمہ تھی حسن اوسکا غارت گر ایمان مسلمان اور لطافت اوسکی صندل پیشانی برہمنان گل تر نزاکت مین وہ سیم بر سراپا بدن مین بھی بوے اگر وزیر نے سجدہ خداوند اکبر کا بجالا کے یہانتک سخاوت و ہمت کو کام فرمایا کہ گوہر نے تہ دریا و لعل نے سنگ خارا مین آپکو چھپایا اور حضرت قبلۂ عالم کی نذر کیواسطے دو جفت گوہر کہ جواہر خانہ قدرت سے اوسکو ملے تھے لاکر بادشاہ کے قدمون پر ڈال دیے بادشاہ نے اون موتیون کو صدف آغوش مین لیا چھاتی سے لگایا وزیر کو خلعت فاخرہ پہنایا گئی روز جشن کی دھوم دھام رہی بعد اوسکے منصور شاہ نے ایک باغ خوش تعمیر دلپذیر طیار کرایا **بیت** عجب طرح کا باغ تھا جانفزا جسکے تو نمونہ تھا فردوس کا ٭ درخت قطار قطار فوارہ بیشمار گلبن گلشن گلشن خیابان چمن چمن حوض دریا دریا وسعت صحرا صحرا بلبل ہزار ہزار قمریان ترانہ شعار اوس مین چہچہاتین اور حسب حال یہ گاتین تھین **شعر** ہوا ہے ابر ہے ساقی ہے صہبا ہے گلستان ہے ٭ مبارک قمریونکو آمد سرو خرامان ہے ٭ اوس باغ مین ایک تہ خانہ مثل نہانخانۂ دل طیار کرکے شہزادیکو لعل کی مانند اوس منزل سنگین مین پوشیدہ کیا نیرنگی تقدیر سے کیا چارہ کسی نے حکم قضا اوس لعل بے بہا پر نظر ایک دیو کی کہ نام اوسکا لعل دیو تھا پڑ گئی اور پیکان خدنگ عشق کی اوسکے دل مین اتر گئی مگر عشق دیو کا کسی پر ظاہر نہوا **ابیات** کوئی اسحال سے واقف کہان ہے ٭ یہ رمز عشق عاشق پر عیان ہے ٭ جہان گل ہے وہان ہے خار لازم ٭ جہان ہے شمع پروانہ وہان ہے ٭ غرض جب مدت بارہ برس کی تمام ہوئی اور روشنی اوس ماہ نخشب کی مانند ماہ چاردہ کے عام ہوئی بادشاہزادی اور وزیرزادی کے سوار ہونیکا دن آپہونچا سامان سواری کا بڑی کروفر سے دروازۂ باغ سے جلوہ خانہ بادشاہی تک دو طرفہ آراستہ ہوا **شکار کو جانا لعل شہزادیکا وادی پرخار مین اور گرفتار ہونا قید دیو ستمگار مین** شہزادہ افق اقبال سے مانند مہر تابان کے وزیرزادہ کے ہاتھہ مین ہاتھہ دیے ایک کا دل دوسرا لیے دونون دروازہ باغ سے ہنستے کھیلتے برآمد ہوئے اور وزیر نے طبق جواہر کے اونپر نثار کیے اور ہودج مرصع مین اوسکو بٹھاکر یہ شعر پڑھا **شعر** خدا کا شکر کر اے دل کہ یاری مقدر سے ٭ میسر وہ ہوا جس چیز کی تھی آرزو ہمکو ٭ دو چار گھڑی ادھر اودھر کی خوب سیر کی پھر اوسی باغ مین لاکر داخل کیا مغنیان پری انداز دلربایان نغمہ پرداز نے اوس باغ کو راجہ اندر کا اکھاڑا بنایا ایسی تانین اوڑین کہ مطربہ فلک نے بھی کان پکڑ لیے اور صدمے تال سے اونکے طایر ہوش تان سین کے بھی اوڑ گئے تین دن رات یہی دھوم دھام رہی ہنگامہ مہمانداری کا گرم ہوا اکثر شہزادہ اور وزیرزادہ دونون مشغول شکار رہتے تھے ایکدن شہزادہ اسپ بادرفتار پر سوار شکار کی تلاش مین صیاد آسا سرگرم صحرا تھا ناگاہ قطار قطار حلقہ حلقہ غزال دامن صحرا سے نمودار ہوے اور اپنی شوخی اور رعنائی سے شہزادہ کے دل کو وحشی کیا وہ مثل آہو از خود رمیدہ ہوکر اوسکے تعاقب مین دوان وزیرزادہ بھی گرد کی مانند روان ہوا آخر ان دونون کے گرد سواری مثل آہو نظر سے غائب ہوا ایک اوس غزال رعنا کا طالب ہوا ارقنہ رفتہ قطار ہرنکی دیوار طلسمات کیطرح درمیان حائل ہوئی اور ایکباغ اوس زمین پر نمایان ہوا شہزادہ اپنی گھوڑے سے برآمد ہوکر اوسمین جو آمد ہوا عجب طرح کا ایک باغ دیکھا کہ مثل بلبل محو حیرت ہوکر رہگیا وزیرزادہ نے کہا صاحب عالم دیکھیے کہین تو سونیکی زمین اور کسی چمن کا تختہ سیم خالص کا ہے جو شجر ہے وہ عجیب اور غریب ہے شاخین

ہمت مردان مدد خدا یہ عصا کہ میرا مایہ تقویت ہے اسے لے اور باغ مین جا جو پھل تیری قسمت کا ہوگا وہ سیب کے درخت
سے ملیگا بادشاہ نے وہ عصا کہ فقیر کا دست دعا تھا لیکر اوس گلشن امید مین قدم رکھا اور اوس شجر تک پہونچکر دیکھا
کہ وہ درخت ثمر افشان بلکہ برگ ریزان ہوچکا ہے بسم اللہ کہکر اوس عصا کو سیب کے درخت پر مارا ایک ثمر تر و تازہ بالائے
شاخ سے گرا بادشاہ نے خاک سے اوسکو دامن مین اوٹھالیا اور سپر کی طرح عزیز کیا پھر وہ عصا اپنے وزیر کو دیکر
کہا کہ تو بھی اپنے بخت کا امتحان کر اوسنے بھی عصا کو نخل تمنا پر لگایا قدرت کاملہ سے اوسکے لیے بھی نخل بارآور ہوا ایک
سیب مین پر شکل گو ہر غلطان کی غلطان ہوا وزیر نے بھی جیب اپنی کو ماموں کیا پھر بادشاہ و وزیر اوس باغ سے درویش
کی خدمت مین آئے اور عرض حال کیا فقیر نے کہا اے بادشاہ پھل تمھین مبارک ہو نخل تمھاری مراد کا بارآور ہوا بادشاہ
نے کہا آپکی دعا کی برکت سے خدا ہمکو فرزند عطا کرے تو اوسکا نام کیا رکھین فقیر نے کہا بابا اوس لعل کا نام لعل شہزادہ
کے سوا کیا رکھیگا پھر وزیر سے کہا کہ تیرا سیب توام ہے خدا کی قدرت سے ایک فرزند اور ایک دختر ساتھ پیدا ہونگے پسر
محمود اور دختر کو اگر سے نامور کرنا اور حفظ آسیب زمانہ بہت سا ملحوظ رکھنا کہ اونکی شمع جمال پر انسان کیا پریزاد بھی
پروانہ کیطرح نثار ہونگی لازم ہے کہ شہزادہ کو بارہ برس تک آغوش تہ خانہ سے باہر نہ بھیجو اور اوس دُر یکتا کو صندوق حفاظت
مین رکھیو اور اگر اس مین غفلت کروگے بہت پچتاوگے القصہ بادشاہ مع وزیر خدمت فقیر سے رخصت ہوا اور اپنے وطن مین
تشریف لایا **پیدا ہونا لعل شہزادہ کا منصور شاہ کے گھر سیب کی تاثیر سے اور محمود و اگر کا خوشحال وزیر کے گھر**
کہتے ہین جب منصور شاہ بادشاہ اور خوشحال وزیر اوس درویش روشن ضمیر سے رخصت ہوکر اپنے شہر خشخاش مین
پھر آیا تینون وزیرون کی جان مین جان آئی رعیت اور سپاہ کے دل کو خوشی ہوئی بادشاہ نے وقت شب
محل خاص مین آرام فرمایا تحفہ درویش کا کھلایا بزم حرم کو رشک ارم بنایا خدا کی قدرت سے اوسی شب صدف تمنا پر گوہر
مراد ہوئی اور اسی امید خوشی مین نو مہینے تک دن عید رات شبرات رہی بعد ایام معہودہ کے اول شب بادشاہ کی دولتسرا
مین فرزند ارجمند جہان کا روشن کرنیوالا چاند کا ٹکڑا آنکھونکا تارا سپہر خوبی کا ستارا ساعت سعید مین تولد ہوا **ابیات** عجب ماہ تابندہ
پیدا ہوا ۔ مہ چاردہ جسپہ شیدا ہوا ۔ یہی فرق یوسف مین اور اوسمین تھا ۔ وہ پنہان ہوا یہ ہویدا ہوا ۔ ہر طرف شادی کی
دھوم پڑگئی لونڈیان باندیان دادائیان انا کھلائیان سب جمع ہوکر خوشخبری اوسکی پیدا ہونے کی بادشاہ کی خدمت مین
لائین کسینے کڑے کسینے چھڑے کسینے توڑے کسینے جوڑے کسینے شہر فیان پائین دائی کو نال کٹائی مین پالکی عطا کی شاگرد پیشہ کو سال
بھر کی تنخواہ انعام مین دی اکثر پیادون کو سوار اور سوارون کو فیل نشین بنایا بادشاہ نے فضل خدا سے ایسا لعل
پایا جسکی خوشی مین خزانہ قارون لٹایا **بیت** رکھا لعل شہزادہ جب اوسکا نام ۔ نچھاور کیے لعل و گوہر تمام ۔
بادشاہ کی دولتسرا مین اول شب جشن صبح عید تھا بعد اوسکے وزیر کے خاص محل سے آواز مبارک سلامت
بلند ہوا آخر شب کو اول کنیز و خدم تہنیت کے مژدہ سے نہال ہوکر وہان پاکر انعام و اکرام سے مالا مال فرزند
و دختر کے جمال سے کہ قران ماہ و مشتری تھا مادر نہال اور پدر خوشحال ہوا اوس عاقبت محمود کا نام محمود اور دختر خجستہ
اختر کا نام اگر رکھا **ابیات** وہ محمود محمود جسکا ایاز ۔ کیا حق نے جس پر در حسن باز ۔ ستارہ نہ تھا ماہ تابندہ تھا

شہرہاے قدیم سے ایک شہر کہ نام اوسکا خشخاش اور لوگ وہانکے خوش معاش تخت نشین اوس سرزمین بہشت آئین کا
رعیت پرور عدالت گستر مقبول حضرت ذوالجلال صاحب ملک و مال وارث فوج و علم مالک جاہ و حشم کرم شعار منصور بنام
نامدار چار وزیر مثل اربع عناصر کے ہمدم اور مشیر رباعی عاقل تھا معظم اور ثانی خوشحال ٭ قابل تھا تیسرا نہ تھا
جسکا مثال ٭ کامل تھا نام جو چہارم تھا وزیر ٭ مشہور تھا جسکا ربع مسکون مین کمال ٭ لیکن نخلبند قدرت
نے باغ جہانبانی اور نخل زندگانی کو اوسکے گل اور ثمر مراد سے کہ علاقہ بہار اولاد سے ہے آبیاری رحمت سے
اپنی سرسبز اور شاداب نہین کیا تھا اسی صرصر غم سے وہ مانند برگ نخل خشک خزان رسیدہ کے اپنے تئین برباد کیے
رہتا تھا ایک سوداگر باریاب حضور اقدس اعلی ہوا اور چند خوان جواہر بیش بہا کے پیش کر کے ملتمس ہوا حضرت
جہان پناہ سلامت خانہ زاد کو قاضی حاجات نے ایک گوہر شبچراغ زینت خانہ عزت کہ مراد وجود فرزند ارجمند
سے ہے عطا کیا ہے امیدوار ہون کہ حضرت قبلہ عالم زبان مسیح بیان سے اوسکو نامور فرماوین کہ وہ اس برکت
سے عمر طبعی کو پہونچے ارشاد ہوا کہ اوس در بے بہا کا نام محبت بہادر رکھو شعر محبت بہادر رکھو اوسکا نام
کہ اوسکی محبت تمھین ہو مدام ٭ سوداگر آداب بجا لا کر خندان و فرحان بادشاہ کی بارگاہ سے رخصت ہوا مگر حضرت
صدمہ عدم اولاد سے اوس وقت محزون ہو کر تخت سے اوٹھ گئے کئی روز برآمد نہوے ایکدن خوشحال وزیر کہ وہ
بھی بادشاہ کیطرح اولاد نرکھتا تھا اوسے یاد فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ دل اپنا امور سلطنت سے برخاستہ ہے اسلیے
کہ بعد اپنے کوئی وارث خاندان سلطنت نہین بہتر یہ ہے کہ ترک سلطنت کر کے گوشہ نشین ہون اور حیات مستعار
کو یاد الہی مین بسر کرون خوشحال نے دست بستہ عرض کی بہت مناسب لیکن غلام نے سنا ہے کہ درویشان با
صدق و صفا کی دعا مین اثر اور سوال انکا مقبول بارگاہ رب اکبر ہے پہلے حتی الامکان بمقتضاے السعی منی والاتمام من اللہ تعالی
تدبیر کیجائے آگے جو مالک تقدیر چاہے وہ کرے اور اگر حضرت کا یہ ارادہ ہے خانہ زاد بھی سایہ کیطرح رفاقت
کو آمادہ ہے القصہ وہ دونون ایکدل ہو کر اور اختیار سلطنت کا تینون وزیرون پر کہ عاقل و قابل و فاضل تھے
چھوڑ کر دشت گرد اور صحرانورد ہوے بعد مدت ایک دشت مین جا نکلے وہان ایک درویش صحرا نشین عزلت
گزین عابد زاہد صالح پرہیزگار چارہ ساز بیقرار حاجت رواے امیدوار روشن ضمیر باکمال توقیر ملکین اوسکی
حجاب رخسار مشغول عبادت کردگار نظر آیا دونون نے اوسے جھک کر سلام کیا اور دست بستہ روبرو کھڑے ہوئے فقیر روشن ضمیر
پہلے بادشاہ سے مخاطب ہوا اور بولا کہ ای بادشاہ اس بیابان مین تو کہان آیا یہ تو ہمسے خاکسارونکی جاے سکونت ہے اور آوارہ
وطنون کا گوشہ عافیت ہے پھر وزیر کیطرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ ای خوشحال تونے بھی اپنے ولی نعمت کا خوب ساتھ
دیا خوشحال تیرا بادشاہ نے عرض کی کہ ہم دونون آوارہ دشت یاس ہو کر یاوری طالع سے آپ تک پہونچے ہین شعر راہ گم
کردہ ہین ای خضر بیابان مدد کے ٭ بندہ عاصی ہین ای پیر خدا داد ان مدد ٭ اور جو ہمارا مطلب و مقصد ہے وہ بھی حضرت سے مخفی نہین اور
درویش معرفت کیش نے کہا بر آرندہ مرادات قاضی حاجات ہے اگر مین مستجاب الدعوات ہوتا صحرا کی خاک کیون چھانتا پھرتا تب بادشاہ
اور وزیر نے یہ تقریر اوس فقیر کی سنی مغموم اور دلگیر ہو کر اوٹھے تب درویش نے ان دونون کو پھر بٹھایا اور رجوع بخدا کر کے کہا ای بادشاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرسبزی گلستان سخن کی حمد اوس باغبان قدرت کی ہی کہ اگر گل ہوا محبت مین اوسکی گریبان چاک نہوتا تو چشم بلبل
مین مثل خار نظر آتا **ابیات** وہ کلمۂ کن کا نغمہ پرداز ٭ اس گلشن دہر کا چمن ساز ٭ ہر غنچہ و گل مین جسکی بو ہی ٭ بلبل
کی زبان پہ تو ہی تو ہی ٭ رنگ گل و نوک خار ہے وہ ٭ طغرا کش نو بہار ہی وہ ٭ رزاق وحوش و طیر و انسان ٭
خلاق ددو کون رب یزدان ٭ کل عبد ہین جسکے اور وہ معبود ٭ ممدوح وہی وہی ہی محمود ٭ اور بہار بوستان کلام کی
نعت اوس سرو خیابان رسالت کی ہی کہ اگر سرو انگشت شہادت سے گواہی اوسکی نبوت کی ندیتا تو نگاہ فاختہ مین
مانند دار کے ہو جاتا **ابیات محمد** باعث ایجاد کل محبوب سبحانی ٭ شرف ہی عیسیٰ گردون نشین کو جسکی دربانی ٭ چراغ
طاق گردون ماہ بام یثرب و بطحی ٭ کہ جسکے معجزون پر دال ہین آیات قرآنی ٭ شب معراج مین ہر گہہ براق باد پا اوسکا ٭
گیا ہو چھوڑ پیچھے عالم اجسام و روحانی ٭ کہو یارو کہ اوسکے مرتبہ کو کیا بھلا پہونچے ٭ خیال فلسفی و ہندسی و وہم انسانی ٭
سراپا نور یزدان وہ شہ لولاک ہین **عاصی** ٭ مہر کیا منہ کرون کر دعوی نعت اور ثنا خوانی ٭ بعد ازان منقبت علی ابن
ابیطالب اسد اللہ الغالب مین زبان طبع طوطی قلم کیونکر نہ لال ہو کہ جہان طائر سدرہ بھی اگر خیال اوج مرتبت کا اوسکی کرے تو محض ابر و باد ہے
ابیات علی حجت کردگار ودود ٭ علیہ الصلوۃ و سلام و درود ٭ علی گلشن زہد کا آب و رنگ ٭ علی مونس دشت
گور تنگ ٭ بہا خلد کا ہی ولائے علی ٭ رضای خدا ہے رضائے علی ٭ وصی نبی شیر پروردگار ٭ شہ لافتی قاسم خلد و نار
کسی کا نہ ہی جس جگہہ کوئی ساتھہ ٭ وہان وا من اوسکا ہی اور میرا ہاتھہ ٭ اور سلام اور تحیت آل اطہار رسول کردگار پر کہ اطاعت
اونکی عین اطاعت پروردگار ہے بقول استاد **شعر** ہوس ہم ہین اثنا عشر کی غلام ٭ برابر ہین اپنے تو بارہ امام ٭ اب یہ
بندہ خاکسار ذرہ بمقدار ہیچ خدمت سامعین نکتہ پرور اور شائقین سخن گستر کی حکایت رنگین اور داستان خوش آئین کہ نام
اوسکا قصہ **اگر گل** ہی بحسب فرمایش بعض احباب کے زبان فارسی سے بیان اردو مین جلوہ نو دیتا ہے **آغاز داستان**

بعون صناع مکین مکان وفضل خلاق زمین و زمان

قصہ اگر و گل

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع جہان ہوا

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہوسکتا ہے کہ قیمت اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب قصہ جات نثر و کتب فسانہ نظم و کتب تذکرہ شعرا و کتب مجموعات نایاب و کتب علم موسیقی ذیل مین درج کرتے ہین ناظرین اور شائقین ملاحظہ فرما کر حظ کافی و بہرہ وافی اوٹھا دین —

کتب قصہ جات نثر

الف لیلہ اُردو مترجمہ منشی طوطا رام شایان —
ایضاً عربی ترجمہ — مترجمہ منشی عبدالکریم —
ایضاً 〃 〃
ایضاً 〃 〃
فسانہ عجائب با تصویر مؤلفہ مرزا رجب علی بیگ سرور
ایضاً 〃 〃
ایضاً 〃 〃
ایضاً 〃 بغیر تصویر —
سروش سخن بجواب فسانہ عجائب مصنفہ سید فخرالدین حسین مودودی —
طلسم حیرت برنگ فسانہ عجائب مؤلفہ منشی جعفر علی شیون
باغ و بہار یعنی قصہ چار درویش مؤلفہ میر امن دہلوی —
ایضاً ایضاً
طلسم فصاحت مصنفہ مولوی محمد حسین جاہ —
سہیل یمن مصنفہ مولوی رفیع الدین وکیل —
وقائع راجکمار مصنفہ کنور جگت سنگہ خلف مہاراجہ مان سنگہ —
پنچی بہادری ترجمہ راجہ شیو پرشاد ستارہ ہند —
آرائش محفل قصہ حاتم طائی با تصویر مؤلفہ سید حیدر بخش
ایضاً 〃 〃
ایضاً 〃 بغیر تصویر —
قصہ گل و صنوبر مؤلفہ منشی بیم چند —
طوطی نامہ مع قصہ ابراہیم ادہم مؤلفہ شاہ غلام حیدر —

داستان امیر حمزہ با تصویرات نظر ثانی حافظ محمد عبداللہ بلگرامی —
نوطرز مرصع — قصہ چار درویش بعبارت مسجع مؤلفہ منشی محمد عوض زرین —
بستان حکمت اُردو ترجمہ انوار سہیلی کا مؤلفہ فقیر محمد خان گویا —
قصہ سیاہ پوش مؤلفہ عنایت اللہ خان قیس —
فسانہ معقول مصنفہ سید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمیشنر —
قصہ سورج پور ایک زمیندار کا فسانہ مولفہ چرونجی لال
آئینہ عقول یعنے قصہ قاسم و ہاشم فرح افزا ترجمہ خلیفہ بغداد مترجمہ غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمیشنری
جادہ التسخیر نادر عبارت مسجع مصنفہ نواب محمد عبد العلیخان بہادر
نورتن مصنفہ میان محمد بخش تخلص مہجور —
قصہ اگر گل — مولفہ عاصی تخلص —
سیر مقبول نادر عبارت مصنفہ سید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر —
قصہ گوپی چند بھرتھری —
سنگھاسن بتیسی — قصہ راجہ بھوج با تصویرات —
بیتال پچیسی — قصہ راجہ بکرم مع تصویرات ہے
گل بکاولی مؤلفہ نہال چند شاہجہان آبادی
طوطا کہانی — تصنیف سید حیدر حسین —

Kissa Augar gool

INDIAN INSTITUTE

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

قصہ اگر و گل

مطبع نامی منشی نولکشور میں بالطبع مزین مطبوع جہان ہوا

Qiṣṣah i
Ledgar o Gul.

15. 828

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.